بے ادبوں کی پہچان

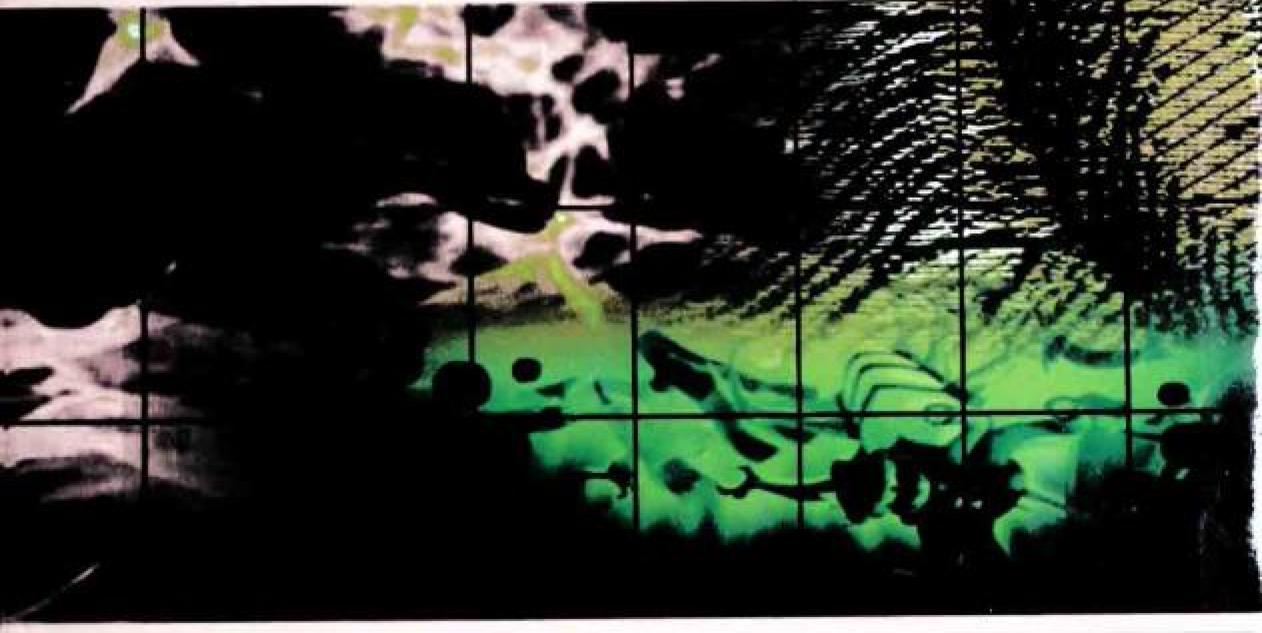

مصنف

محقق دوراں حضرت علامہ ابوابراہیم حافظ محمد نصر اللہ مدنی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

ناشر: ابوسلطان الحافظ القاری خواجہ محمد سلیمان عثمانی

سیالکوٹ پاکستان 0344-6307830

marfat.com

بے ادبوں کی پہچان

مصنف

محقق دوراں حضرت علامہ ابو ابراہیم حافظ محمد نصر اللہ مدنی

فاضل مدینہ یونیورسٹی

تقریظ

ترجمان اہلسنت

ابو الحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

ناشر: ابو سلطان الحافظ القاری خواجہ محمد سلیمان عثمانی

فکر یوسن رائٹس اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن سیالکوٹ پاکستان 0344-6307830

marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	بے ادبوں کی پہچان
مصنف	ابوابراہیم حافظ محمد نصر اللہ مدنی 0332-8028182
تصحیح	غلام مرتضیٰ ساقی مجددی
کمپوزنگ	ریاست علی مجددی
تعداد	1100
صفحات	160
ہدیہ	110 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور / جمالِ کرم لاہور
کرمانوالہ بک شاپ لاہور / مکتبہ نبویہ لاہور
نوری بُک ڈپو لاہور / عطار اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ
حافظ بُک ایجنسی سیالکوٹ / اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ
رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ / مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / مکتبہ اسلامیہ رام تلائی سیالکوٹ
مکتبہ نعمانیہ شہاب پورہ روڈ سیالکوٹ / لاثانی بکس ریلوے روڈ
شکر گڑھ / نقشِ لاثانی پبلک سکول عقب جناح اسٹیڈیم
سیالکوٹ / محمد عمران بیگ مغلپورہ تلواڑہ سیالکوٹ
صراط مستقیم پبلی کیشنز ، دربار مارکیٹ لاہور

marfat.com

حُسنِ ترتیب

مضمون	صفحہ نمبر
آیت نمبر ۱ حضور ﷺ کی بے ادبی سے اعمال ضبط ہو جاتے ہیں......	15
آیت نمبر ۲ ادب والوں کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے..............	16
آیت نمبر ۳ یا رسول اللہ ﷺ نظر کرم فرماؤ................	17
آیت نمبر ۴ گستاخ رسول کی فوری گرفت کرنا سنت الہیہ ہے..........	18
آیت نمبر ۵ حضور ﷺ کا گستاخ ولد الحرام ہے....................	20
حدیث: ۱ کفر کی اصل مدینہ سے مشرق کی طرف ہے................	24
حدیث: ۲ بے ادبوں کی جائے پیدائش.............................	24
حدیث (۳) شیطان کا سینگ........................	25
حدیث (۴) بے ادبوں کی ایک خاص علامت سر منڈانا ہے..........	32
حدیث (۵) گستاخ رسول منافق اور واجب القتل تھا................	34
حدیث (۶) بے ادبوں کا تعلق قبیلہ بنی تمیم سے ہوگا..................	35
حدیث (۷) مسلمانوں کو قتل اور کافروں سے پیار کریں گے..........	41
حدیث (۸) بے ادب گروہ قرآن و حدیث کی طرف بلائے گا........	44
حدیث (۹) بے ادب ٹولہ آخر میں دجال کے ساتھ مل جائے گا......	46
حدیث (۱۰) بے ادبوں کے پاس علم تو ہوگا لیکن عقل نہ ہوگی.......	47
حدیث (۱۱) قرن الشیطان کا ظہور اور اس کے قتل کا حکم............	48

marfat.com

	حدیث (۱۲) بے ادبوں کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی	52
	حدیث (۱۳) کفار کے متعلق نازل شدہ آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرنا.	53
	حدیث (۱۴) مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی کہنا..............	57
	قرآن میں غیر اللہ سے مدد مانگنے کا ثبوت..................	61
	پندرھویں نشانی: انبیاء کرام پر شرک کا فتویٰ لگانا...............	62
	سولھویں نشانی: حضور ﷺ کے والدین کو مسلمان نہ سمجھنا..........	68
	آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا تھے.....................	71
	سترھویں نشانی: بے ادب حیات النبی ﷺ کے منکر ہیں...........	74
	انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں..........................	75
	(باب نمبر دوم) آیت نمبر ا بے ادبوں کا انجام.............	78
	آیت نمبر ۲ منافقین اور مسلمین کا اتحاد ناممکن ہے..............	79
	حدیث (۱۵) نبی کریم ﷺ کے علم کا انکار منافقین کا طریقہ ہے...	80
	حدیث (۱۶) منافقین کو رسوا کر کے مسجد سے نکال دیا گیا	81
	حدیث (۱۷) منافقین نبی کریم ﷺ کے وسیلہ کے منکر تھے	
	پیغام اعلحضر ت رحمۃ اللہ علیہ ہر سنی کے نام......................	85
	وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا	
	حدیث (۱۸) بدعقیدہ کے پاس بیٹھنے سے ایمان کو خطرہ ہے.....	90
	حدیث (۱۹) بدعقیدہ کا درس قرآن وحدیث بھی سننا جائز نہیں.....	91
	حدیث (۲۰) صحابہ کا بے ادب وگستاخ ملعون ہے................	93
	حدیث (۲۱) بے ادب اور بدعقیدہ سے شادی بیاہ ممنوع ہے......	94

marfat.com

حدیث (۲۲) اہل بیت سے محبت رکھنے والا جنتی ہے..............	96
اہل بیت کے محب صرف سنی ہیں	
اہل سنت والجماعت ناجی جماعت ہے	
شیعہ اہل بیت کے منکر ہیں..............................	97
نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا	
نبی ﷺ کی ازواج بھی اہل بیت میں سے ہیں..................	99
مؤمن کی پہچان..................................	100
شیعہ ازواج مطہرات کے گستاخ اور بے ادب ہیں..............	101
مودودی صاحب شیعوں کے نقشِ قدم پر..................	102
حدیث (۲۳) کعبہ کا بے ادب امامت کے لائق نہیں	
امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی کا فتویٰ	
گستاخانِ اولیاء کا عبرت ناک انجام..................	104
حدیث (۲۴) ولی کے بے ادب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانِ جنگ.........	106
حدیث نمبر (۲۵) بے ادب کا منہ ٹیڑھا ہو گیا..................	107
حدیث نمبر (۲۶) گستاخ رسول کو زمین بھی قبول نہیں کرتی	108
حدیث نمبر (۲۷) درندے بھی حضور ﷺ کے گستاخ کو پہچانتے ہیں..................	109
حدیث نمبر (۲۸) گستاخ رسول کو قتل کرنا سنت صحابہ ہے.........	111
حدیث: (۲۹) اہل مدینہ کو ڈرانے والا ملعون ہے..................	112

marfat.com

حدیث نمبر (۳۰) بدعقیدہ کو مخلوق کے سامنے رسوا کیا جائے گا.....	113
حدیث نمبر (۳۱) بدعقیدہ کا انجام بُرا ہوتا ہے..................	115
حدیث نمبر (۳۲) تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی..................	117
حدیث نمبر (۳۳) قرآن پاک کی بے ادبی کرنے والا ملعون ہے	119
امام مالک کا ادب حدیث..................	120
حدیث نمبر (۳۴) صحابی پر جھوٹا الزام لگانے والی عورت اندھی ہو گئی..................	121
گستاخ صحابہ کے پاس بیٹھنے والا آخری وقت کلمہ سے محروم رہا.....	123
حدیث نمبر (۳۵) صحابہ سے محبت نبی سے محبت ہے..................	123
گستاخان ابوبکر و عمر کو عبرت ناک سزائیں..................	130
سبِ صحابہ پر مشتمل شیعہ علماء کی چند عبارات..................	134
وہابی علماء کی شان صحابہ میں گستاخیاں..................	136
بابا کرموں اور اس کے بیٹے..................	144
اختتام..................	160

marfat.com

تقریظ

از

ترجمانِ اہلِ سنت، مناظرِ اسلام، جامع معقول ومنقول، حاوی فروع واصول

حضرت علامہ مولانا ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہٗ

مہتمم دارالعلوم نقشبندیہ غوثیہ قلعہ دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ضلع گوجرانوالہ

پیشِ نظر کتاب ''بے ادبوں کی پہچان'' فاضلِ نوجوان، عالمِ باعمل حضرت علامہ مولانا حافظ محمد نصر اللہ مدنی صاحب کی ایک علمی، تحقیقی اور فکری کاوش ہے، جس میں اُنہوں نے بے اَدب، گستاخ اور بَدعقیدہ فرقوں مثلاً روافض وخوارج، دیوبندی اور غیر مقلد وھابی وغیرہ کی علامات اور عقائد کو بیان فرمایا ہے تاکہ سادہ لوح عوام اِن لوگوں کے دامِ تزویر سے محفوظ رہیں۔ اِس سلسلہ میں قرآن وحدیث اور مخالفین کی معتبر کتب کو بنیاد بنایا ہے۔ روافض وخوارج یہ دونوں فرقے توہین وتنقیص اور تحریف وتخریب کی پیداوار ہیں۔ تاریخ اِسلام گواہ ہے کہ مسلمانوں کو جتنا نقصان اِن فرقوں سے پہنچا ہے شاید ہی کسی اور سے پہنچا ہو۔ محبتِ اہلِ بیت کا نام لے کر رافضیوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف جو اُودھم مچایا ہے ''الامان والحفیظ''۔ حالانکہ یہ لوگ اہلِ بیت کے خود بہت بڑے گستاخ ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو کافر قرار دیا ہے ملاحظہ ہو ''جلاءُ العیون'' وغیرہ، لیکن محبتِ اہلِ بیت کا جھوٹا ڈھنڈورا پیٹ کر عوام النّاس کو اَپنی جانب مائل کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے جب مسلمان اِن کے مکروہ دھندوں اور ناپاک عزائم سے آگاہ نہیں ہوں گے تو بے خبری

marfat.com

میں اپنا ایمان لٹا بیٹھیں گے۔

ایسے ہی خارجی فرقہ قرآن وحدیث اور اکابرینِ اُمّت کا نام لے کر خود کو ہر دلعزیز بنانے کے چکروں میں ہے۔ لیکن اِس قدر مکار ہے کہ قرآن وحدیث میں معنوی تحریف کر کے اپنے گھناؤنے کردار کو چھپانا چاہتا ہے۔ توہین ذاتِ باری تعالیٰ، تنقیصِ رسالت اور انتشار، افتراق اِن لوگوں کا روز مرّہ کا وطیرہ ہے، انہیں فرقہ وریت کی گھٹی دی گئی ہے۔ ان کی شاطرانہ چالیں اِشتباہ پذیر ہیں، لیکن اِس قدر بھولے بنتے ہیں کہ شاید اِن سے بڑا خیر خواہ ہی کوئی نہ ہو۔ اِسی فرقے نے ہر دور میں مختلف رویے اختیار کیے، فروعی امور میں معمولی اختلاف کے باوجود مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا اِن کے بائیں ہاتھ کا کمال ہے۔ آئے روز اِن کے نت نئے فرقے جنم لے رہے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کو ہی لے لیں، دیوبندی، غیر مقلد وھابی، خاکساری، قادیانی، نیچری، چکڑالوی، مماتی، جماعۃ المسلمین وغیرہ سب کا مخرج ہی خارجی فرقہ ہے اور اِن سب کی ماں اِسماعیل دہلوی ہے، جسنے ہندوستان میں اِن کو جنم دیا۔ ہم نے تفصیل کے ساتھ یہ حقیقت اپنی کتاب ''خارجیت کے مختلف روپ'' میں زیب قرطاس کر دی ہے، شائقین تفصیل کے لئے اُسے ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مدنی صاحب نے بڑے اختصار کے ساتھ ان گمراہ فرقوں کا تعاف اپنی اِس کتاب میں کرا دیا ہے۔

ظاہر ہے کہ دُشمن جب خیر خواہ کے روپ میں آئے تو زیادہ نقصان دیتا ہے، ایسے ہی لاعلمی میں مسلمان اگر اِن لوگوں کو خیر خواہ سمجھ لیں تو پھر ان کے ایمان، عقیدت اور نیاز مندی کا اللہ ہی حافظ ہے۔ یہ فرقے دونوں ہاتھوں سے اِن کی متاعِ ایمان کو لوٹ لیں گے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہمارے لوگ اِن بھیڑ نما بھیڑیوں سے آگاہ ہوں...... کیونکہ

لباسِ خضر میں یہاں ہزاروں رہزن پھرتے ہیں
منزل پہ پہنچنا ہے تو کوئی پہچان پیدا کر

قرآن وحدیث اور ہمارے اکابرین کی بھی یہی تعلیمات ہیں کہ اَدب والوں سے

marfat.com

تعلق قائم کرو اور بے اَدب اور بد مذہبوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ ہر نمازی کو عین حالت نماز میں جو دُعا تلقین کی گئی ہے اُس میں دوٹوک اِس بات کا ذکر ہے کہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿الفاتحہ: ۵ تا ۷﴾

اے اللہ! ہمیں سیدھی راہ پر چلا، جو تیرے اُن بندوں کا راستہ ہے جن پر تیرا اِنعام ہوا، اور ہمیں اُن لوگوں کے راستے پر نہ چلا جن پر غضب نازل ہوا، اور نہ ہی گمراہ لوگوں کا راستہ دکھا۔

اِس کتاب کا بنیادی مقصد ہی یہی ہے کہ اللہ کے نیک اور مقرب بندوں کے طریقہ کو اپنانا چاہیے، اور جن گمراہ فرقوں کے ایسے گندے عقیدے ہوں اُن کے عقیدہ و مسلک سے خود کو بھی اور اوروں کو بھی بچانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اِس عمل خیر پر اجرِ کثیر عطا فرمائے......امین۔

دعا گو

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

02-06-2010

marfat.com

تقریظ

از
حضرت علامہ مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری
(بی ایس سی... بی ایڈ... ایم اے... اُردو... پنجابی... تاریخ "آف کاموکی")

محترم و مکرم! فاضلِ جلیل، محققِ دوراں، حضرت علامہ ابو ابراہیم محمد نصر اللہ مدنی مدظلہٗ العالی اہل سنت و جماعت کے ممتاز اہل قلم ہیں۔ آپ نے بڑی مفید اور قابلِ قدر تصنیفات سے اہل سنت کے لٹریچر میں اضافہ کیا ہے۔ آپ کی نئی تصنیف "بے ادبوں کی پہچان" ہے۔

"بے ادب" کا لفظی استعمال ہی اس کی پوری حقیقت کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ علماء کرام تو مختصر لفظوں میں بیان کیا کرتے ہیں کہ

ماں باپ کا بے ادب:- اِس دنیا میں اُس کا خاتمہ برا ہے تو آخرت میں بھی اُس کا انجام بد ہے۔

اُستاد کا بے ادب:- اِس دُنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوتا ہے اور اُس دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوگا۔

بڑے بوڑھوں کا بے ادب:- وہ اُمتِ محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء میں شمار ہونے سے ہی محروم رہ جائے گا۔

marfat.com

اولیاء کرام کا بے ادب:۔ اللہ عزوجل نے اُس کے خلاف اعلانِ جنگ فرمایا ہے۔اُس کے بُرے خاتمہ میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

صحابہ کرام کا بے ادب:۔ اللہ عزوجل اور اس کے حبیب مکرم کی بارگاہ سے راندھا جائے گا۔دُنیا میں بھی ذلیل وخوار ہوگا،اُس سے ہر کسی کا تعلق توڑلیا جائے گا۔حاکمِ وقت اُس کو شرعی سزادے،اُس کو دُرّوں سے پیٹا جائے۔جن سے اللہ اور اُس کا رسول راضی ہو،انہیں ناراض کر کے کون راضی رہ سکتا ہے۔

اہل بیتِ عظام کا بے ادب:۔ اہل بیت کی محبت ایمان کا جزو ہے۔جس کے دل میں اہل بیت کی محبت نہیں اُس کا دل ایمان سے خالی ہے۔

اُمّھاتُ المؤمنین کا بے ادب:۔ نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات سے محبت وعقیدت دنیوی اور اُخروی نجات کا ذریعہ ہے اُن پر لعن طعن کرنے والا ذلیل،کمینہ،......حتیٰ کہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہے۔ جو کُتا آپ کی ازواجِ مطہرات پر بھونکے اُسے صفحہ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا جائے۔اللہ عزوجل تو اُنہیں مومنین کی مائیں فرمائے اور اُن پر طعن کرنے والا اُن پر اپنی غلیظ زبان کھولے۔

marfat.com

سید عالم سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا بے ادب:-

کافر...... جہنم کا کتا...... حرامی...... واجبُ القتل، اُس میں تقریباً وہ تمام نقائص پائے جائیں گے جو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے گستاخ کے بتائے ہیں۔

المختصر اللہ عزوجل نے جس جس کو مقام و مرتبہ، عظمت و شان، قدر و منزلت عطا فرمائی ہے، اُن تمام کا گستاخ اِس دُنیا میں ذلیل و خوار اور رُسوا ہے اور آخرت میں اُس کا انجام ناقابل بیان ہے۔ اَبدی رُسوائیاں اُس کا مقدر بن جاتی ہیں۔ یا اللہ عزوجل! ہمیں تمام قسم کی بے ادبیوں اور گستاخیوں سے بچا۔ مخالفین اہل سنت و جماعت میں یہ بے ادبی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اُن کا ماں باپ کے ساتھ "حُسن سلوک" دیکھیں، اُن کا ماں باپ اور اَساتذہ کے ساتھ ملنے کا انداز دیکھیں، وہ والدین جن سے اللہ عزوجل نے انتہائی شفقت و مہربانی سے سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے، اُن کے ساتھ اِن کا رویہ اور سلوک دیکھیں، جہاں یہ اللہ عزوجل اور اُس کے حبیب مکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ گستاخ، منہ پھٹ اور دیدہ دلیر ہیں، وہاں اِنہیں اَولیاء اللہ سے اِنتہائی عداوت ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل نے اَپنے حبیبِ مکرم ﷺ کی زبانِ اقدس سے فرمایا ہے کہ

"مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ"

﴿بخاری کتاب الرقاق باب التواضع، مشکوٰۃ کتاب الدعوت﴾

جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے، میں اُس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔

لہٰذا ولی اللہ کا گستاخ، بے ادب نہ صرف اللہ عزوجل بلکہ اُس کے حبیب مکرم ﷺ کی بارگاہ سے بھی راندہ جاتا ہے۔

جب اللہ عزوجل ولی کو محبوب بنالیتا ہے تو زمین و آسمان میں اُس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے پھر ولی اللہ کی مخالفت کرنے والا کس طرح اُنہیں رسوا کرسکتا ہے، وہ تو خود رسوائیوں کو اپنا مقدر ٹھہرالیتا ہے۔ اللہ عزوجل تو اُن کی دُعا کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے

marfat.com

اور یہ بد باطن اُس کے خلاف زبان طعن دراز کر کے اپنی دُنیا و آخرت بگاڑتا ہے جہاں اللہ عزوجل نے قرآن مجید فرقان حمید میں سود خور کے خلاف اعلانِ جنگ فرمایا ہے وہاں اس حدیثِ قُدسی میں اپنے ولی کے مخالف کے لئے بھی اعلان جنگ فرمایا ہے۔

جب ولی اللہ کا مخالف مبغوض بارگاہِ الٰہی ہے تو اُس کی دُنیا اور آخرت کیسے سنور سکتی ہے۔ آپ یہ سوچتے ہوں گے کہ بہت سے بے ادب اور گستاخ تو بڑی خوشحال زندگی گزار رہے ہیں، اللہ عزوجل نے ان کو مال و دولت اور اولادِ نرینہ کی کثرت سے نوازا ہوا ہے۔

لیکن قرآن مجید میں اللہ عزوجل کے کلام عبرت نشان کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مال و دولت ہر ایک کے لئے نعمت نہیں، اولادِ نرینہ کی کثرت ہر ایک کے لئے نعمت نہیں، یہ مال و دولت اور اولادِ نرینہ ہی بے ادبوں کے لیے مبغوض بارگاہِ الٰہی ہونے کا سبب بن سکتی ہے۔ جہاں نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے وہاں گستاخ و بے ادب کی یہ اولاد نرینہ اُس کے لئے جہنم میں جانے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ بے ادبوں کی نشانیاں قرآن و حدیث میں کثرت سے بیان ہوئی ہیں۔

شیطان سب سے بڑا اور پہلا بے اَدب ہے، اُس کے متعلق غور فرمائیں تو واضح ہو گا کہ وہ خود کو اللہ کے برگزیدہ بندے سے افضل قرار دیتا ہے، احکامِ الٰہی ماننے سے انکاری ہوتا ہے، جو اللہ عزوجل نے اپنے مقبول و محبوب بندوں کو عظمت و شان اور قدر و منزلت عطا فرمائی ہوتی ہے وہ اس کا انکاری ہوتا ہے، تکبر و غرور اُس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے، وہ اہل ایمان کے خلاف ہر وقت سرگرم عمل رہتا ہے، وہ اہل ایمان کو راہ راست سے ہٹانے کے لئے ہر طرح کے دھوکہ و فریب اور مکاری و عیاری کو استعمال میں لاتا ہے۔

جہاں یہ نشانیاں گستاخ اوّل سے ظاہر و باہر ہیں وہیں یہ نشانیاں دوسرے بے ادبوں اور گستاخوں میں روزِ روشن کی طرح واضح ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں ابولہب، ابولہب کی بیوی، ابوجہل اور دوسرے گستاخوں سے بھی ان نشانیوں کو واضح طور

marfat.com

پر دیکھا جا سکتا ہے۔

حضرت علامہ سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ فیض احمد اویسی مدظلہ العالی نے اس موضوع پر باقاعدہ تحقیقی کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ علامہ فیض احمد اویسی صاحب کی کتابیں ''علاماتِ وہابیہ فی احادیث نبویہ'' مسمّٰی ہے ''نشانی'' اور اس طرح ''گستاخوں کا بُرا انجام'' اور ''باادب بانصیب''، ''بے ادب بے نصیب'' کا مطالعہ فرمائیں۔

اولیاء کرام کے متعلق احادیث میں بھی اُن کے گستاخوں کی واضح نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔

جہاں اُولیاءُ اللہ فرائض کے علاوہ نوافل کثرت سے ادا کرتے ہیں، وہاں اُن کے گستاخ نوافل سے دور بھاگتے ہیں۔

جہاں اولیاءاللہ کے فضائل وکمالات اللہ عزوجل بیان کرتا ہے وہاں اُن کے گستاخ ان کے فضائل وکمالات کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔

جہاں اللہ عزوجل کے ہاں انکی مقبولیت اہل ایمان پر روشن اور واضح ہے وہاں اُن گستاخوں کا بُغض اور اُن کے مقام ومرتبہ سے دشمنی روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

اگر تمام احادیث کو سامنے رکھ کر تمام گستاخوں کی علامات اور نشانیاں بیان کی جائیں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے گی لیکن اہل فہم وفراست کے لئے چند اشارے ہی کافی ہیں۔

آخر میں مَیں علامہ محمد نصر اللہ آسوؔی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس موضوع پر ایک خوبصورت اور حوالہ جات سے مزین کتاب لکھ کر بے ادبوں اور گستاخوں کو آئینہ دکھایا ہے کہ وہ بھی راہِ راست پر آجائیں۔

تمام گستاخوں، بے ادبوں سے بیزار

محمد نعیم اللہ خان قادری

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بے ادبوں کی پہچان

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب سکھایا ہے کہ اپنی آواز اُن کی آواز سے بلند نہ کرنا ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے۔

آیت نمبر۱

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی سے اعمال ضبط ہو جاتے ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔

﴿سورہ حجرات آیت ۲﴾

ترجمہ:۔اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اِس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ادنیٰ بے ادبی بھی کفر ہے کیونکہ کفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں۔ جب ان کی بارگاہ میں اونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں تو دوسری بے ادبی کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ (تفسیر نور العرفان)

محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مخاطب ہونے کے لئے جہاں الفاظ کی نوک پلک اور تعبیر کی نزاکتوں پر نگاہ رکھنا ضروری ہے وہاں آواز کا لب و لہجہ بھی آزاد نہیں ہے۔ پھر

marfat.com

آیتِ بالا میں اندازِ بیاں کا وہ تیور جس کی دہشت سے خون سوکھ جاتا ہے۔ یہ ہے کہ انسان اپنی سرشت کے لحاظ سے بے عیب و بے خطا نہیں ہے۔ طرح طرح کے معاصی کا وہ بار بار ارتکاب کرتا ہے لیکن رحمت یزدانی کا یہ احسانِ عام ہے کہ کسی بھی نئے گناہ کے ارتکاب سے وہ نیکیوں کے پچھلے ذخیرے کو برباد نہیں کرتا۔ کفروشرک کے علاوہ بڑے سے بڑے جرم کے لئے یہی قانون ہے کہ مجرم نے کسی جرم کا ارتکاب کیا۔ نامہ اعمال میں ایک فردِ گناہ کا اضافہ ہوگیا۔ پچھلی نیکیاں اپنی جگہ پر برقرار رہیں لیکن محبوب کی شان میں گستاخی اتنا بڑا جرم ہے کہ پچھلی نیکیوں کا ذخیرہ بھی ختم کردیا جاتا ہے۔

یہ سوچ کر کلیجہ کانپ جاتا ہے کہ محبوبِ باری کی جناب میں ذرا سی آواز اونچی ہوگئی تو اس کی سزا صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ نامہ اعمال میں ایک گناہ کا اندراج کرلیا جائے گا بلکہ قرآن کہتا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ پچھلی نیکیاں بھی مسخ کردی جائیں گی اور سب سے بڑا غضب یہ کہ لٹ جانے والے کو اس کی خبر بھی نہیں ہوسکے گی کہ عمر بھر کی نیکیوں کا خرمن کب لٹا اور کیسے لٹا۔ قیامت کے دن جلی ہوئی خاکستر جب سامنے آئے گی تب اچانک محسوس ہوگا کہ ہائے ہم لٹے گئے۔

ذرا نخوتِ علم وادب کی تاریکی سے باہر نکل کر سوچئے! جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ذرا سی اونچی آواز کرنے سے یہ سزا ملتی ہے تو جن لوگوں نے ان کی تنقیصِ شان کو ہی اپنا شعار بنالیا ہے ان کی بربادیوں کا تصور کون کرسکتا ہے؟

(محمد رسول اللہ ﷺ قرآن میں / از علامہ ارشد القادری)

آیت نمبر ۲

ادب والوں کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ۔ ﴿سورہ حجرات آیت ۲﴾

marfat.com

ترجمہ: بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس، وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے۔ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

آیت نمبر ۳

یارسول اللہ نظر کرم فرماؤ

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ ﴿سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۰۴﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! میرے پیغمبر سے راعنا نہ کہا کرو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

شانِ نزول

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم دیتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے راعنا یارسول اللہ کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے حال کی رعایت فرمائیے، یہ کلام واضح فرمادیں۔ یہود کی زبان میں یہ لفظ گالی تھی، انہوں نے بُری نیت سے کہنا شروع کردیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے۔ آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم پر اللہ کی لعنت۔ اگر اب میں نے کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اُس کی گردن ماردوں گا۔ یہود بولے، مسلمان بھی تو یہ لفظ بولتے ہیں۔ اس پر آپ رنجیدہ ہوکر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، تب یہ آیت نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو بھی اس لفظ کے استعمال سے روک دیا گیا۔

اس سے پتہ چلا کہ جو کوئی توہین کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایسا لفظ بولے جس میں گستاخی کا شائبہ بھی نکلتا ہو وہ ایمان سے خارج ہوجاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہلکا لفظ بولنا حرام ہے اگرچہ توہین

marfat.com

کی نیت نہ بھی ہو اور توہین کی نیت سے بولنا کفر ہے نیز جس لفظ کے دو معنیٰ ہوں، اچھے اور بُرے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے استعمال نہ کیے جائیں تا کہ دوسروں کو بد گوئی کا موقع نہ ملے اللہ کو میاں نہ کہو کیونکہ میاں کے معنیٰ مالک کے ہیں اور خاوند بھی۔ لہٰذا اب اللہ کو مالک کے معنیٰ میں بھی میاں نہ کہو۔ تفسیر خزائن العرفان ونور العرفان

اس آیہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ گستاخانِ رسول کو دندان شکن، بہادری اور سختی کے ساتھ فوراً جواب دینا سنتِ صحابہ ہے جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہود سے یہ کلمہ سن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم پر اللہ کی لعنت، اگر اب میں نے کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اُس کی گردن ماردونگا۔

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے ...... ☆ ...... ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

اس قرآنی اصول اور عملِ صحابہ کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن پر ایمان اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر وہ کتاب یا کیسٹ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیاروں کی توہین یا توہین کا شائبہ بھی ہو۔ ان کتابوں اور کیسٹوں کو جلا دیا جائے یا دریا بُرد کر دیا جائے یا کم از کم اُن عبارات کو کتابوں سے خارج کر دیا جائے تا کہ اتحاد واتفاق کی فضا قائم ہو کیونکہ یہی کفریہ عبارتیں مسلمانوں کے درمیان اختلاف، خانہ جنگی، فتنہ اور انتشار کا باعث ہیں۔

آیت نمبر ۴

گستاخ رسول کی فوری گرفت کرنا سنتِ الٰہیہ ہے

ایک دن رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ صفا کی چوٹی پر چڑھ گئے اور اہلِ مکہ کو آواز دی۔ جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کی گھاٹی میں دشمن کا لشکر چھپا ہوا ہے اور تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو

marfat.com

کیا تم میری اس خبر کا یقین کرلو گے؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا کیوں نہیں۔ اس زبان پر ہم کیوں اعتماد نہ کریں جو کبھی جھوٹ سے آلودہ نہیں ہوئی، جس کی طہارت پر یقین کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس سے بھی سنگین اور تباہ کن عذاب کی خبر دیتا ہوں جو تمہارے سروں پر منڈلا رہا ہے اگر تم سلامتی چاہتے ہو تو کفر وشرک کی زندگی سے تائب ہو کر پرچم اسلام کے دارالامان میں آ جاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریر سن کر ابولہب کے تن بدن میں آگ لگ گئی، آنکھوں سے چنگاری اڑنے لگی، غصے سے چہرہ تمتما اٹھا، فرط غیظ میں جلتے ہوئے کہا: ''تو ہلاک ہو جائے کیا تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟'' ابولہب کی بات ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ قہر الٰہی کی ایک بجلی چمکی، قہر خداوندی کی دھمک سے پہاڑ کا کلیجہ دہل گیا، فرط ہیبت سے حرم کی سرزمین کانپ اٹھی، اتنے میں روح الامین کے پروں کی آواز کان میں آئی۔ سرکار نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہ پر سمیٹے قہر وجلال میں ڈوبی ہوئی یہ آیتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا رہے تھے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ○ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ۔ ﴿پارہ ۳۰ سورہ اللھب﴾

ترجمہ: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔ اب دھنستا ہے، لپٹ مارتی آگ میں وہ۔ اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا۔

محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچانے والے ایک فقرہ پر ذرا قہر الٰہی کے چڑھتے ہوئے دریا کا تلاطم تو دیکھئے! ایک لمحہ میں ابولہب کی دنیا اور آخرت کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ابولہب اپنے وقت کا نیا مجرم نہیں ہے۔ غضب ناک تیور میں ڈوبی ہوئی آیات کل

marfat.com

تک کیوں نہیں اُتاری گئی تھیں۔ کل بھی تو غیرت الٰہی کو حرکت میں لانے والے اسباب اس سے صادر ہوئے تھے۔ خدائے واحد کی پوجا سے بغاوت کر کے بتوں کی عبادت کرنا کیا یہ کم درجے کا جرم تھا۔ لیکن قربان جایئے! اس ادائے محبت پر کہ اپنے مجرم کا سوال آیا تو مہلت دے دی لیکن محبوب کے مجرم کی تعزیر کے لئے ایک لمحے کا انتظار بھی روا نہیں رکھا گیا۔ "محمد رسول اللہ ﷺ قرآن میں از علامہ ارشد القادری"۔ معلوم ہوا کہ گستاخِ رسول کو سخت اور فوراً جواب دینا سنتِ الٰہیہ ہے۔

آیت نمبر ۵

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخ ولد الحرام ہے

دنیائے کفر کے مشہور گستاخ ولید بن مغیرہ نے ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "اے وہ شخص جس پر قرآن اترا تم تو مجنون ہو" بس اتنا کہنا تھا کہ قہر الٰہی کا بادل کڑکا، بجلی چمکی اور غیظ وجلال میں ڈوبی ہوئی یہ آیتیں ولید بن مغیرہ کی مذمت میں نازل ہوئیں۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ○ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ○ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ○ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○ فَسَتُبْصِرُ وَیُبْصِرُوْنَ ○ بِاَیِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ۔

ترجمہ:۔ قلم اور ان کے لکھے کی قسم۔ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔ اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے۔ بیشک تمہاری خو (اخلاق) بڑی شان کی ہے۔ تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کون مجنون تھا۔

اب گستاخ کی مذمت میں ذرا قرآن کے الفاظ کا شمار کیجئے اور اندازہ لگایئے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کے ساتھ قرآن کی گفتار کا تیور کتنا غضب ناک ہو گیا ہے۔ وہ آیتیں یہ ہیں۔

marfat.com

فَلَا تُطِعِ الْمُکَذِّبِیْنَ ○ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ○ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ ○ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ○ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ○ ﴿سورۃ القلم آیات نمبر ۱ تا ۱۳﴾

ترجمہ:۔ تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا۔ وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔ اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل۔ بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا۔ بھلائی سے بڑا روکنے والا گنہگار حد سے تجاوز کرنے والا۔ درشت خو، اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کے دس عیب قرآنِ پاک میں اس طرح بیان کئے گئے ہیں

(۱)......﴿اَلْمُکَذِّبِیْنَ﴾ جھٹلانے والا

(۲)......﴿حَلَّافٍ﴾ بڑی قسمیں کھانے والا

(۳)......﴿مَهِیْنٍ﴾ ذلیل

(۴)......﴿هَمَّازٍ﴾ بہت طعنے دینے والا

(۵)......﴿مَشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ﴾ چغل خور

(۶)......﴿مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ﴾ بھلائی سے بہت روکنے والا

(۷)......﴿مُعْتَدٍ﴾ حد سے تجاوز کرنے والا

(۸)......﴿اَثِیْمٍ﴾ گنہگار

(۹)......﴿عُتُلٍّ﴾ درشت خو (اکھڑ مزاج)

(۱۰)......﴿زَنِیْمٍ﴾ ولد الحرام (حرام زادہ)

marfat.com

اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی وہی کر سکتا ہے جو بے نسب ہو، حسب و نسب والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باادب غلام ہو گا۔ اب جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی اور بے ادبی کرے یا کتابوں میں لکھے۔ سمجھ لو یہ وہی ہے جس کا ذکر قرآن کی ان آیات میں کیا گیا ہے۔

منقول ہے کہ جب ولید بن مغیرہ کی مذمت میں یہ آیات نازل ہوئیں تو عالم غیظ میں وہ تلملا اُٹھا اور اپنی ماں سے جا کر دریافت کیا کہ ابھی ابھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے متعلق دس باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اپنی نو برائیوں کے متعلق تو میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرے اندر موجود ہیں لیکن دسویں بات کہ میری اصل میں خطا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ ویسے ہزار دشمنی کے باوجود مجھے اس بات کا یقین واعتراف ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ اس لئے سچ سچ بتا دے کہ حقیقت کیا ہے ورنہ میں تیرا سر قلم کر دونگا۔

تیور دیکھ کر اس کی ماں نے صاف صاف بتا دیا کہ تیرا باپ نامرد تھا۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائے گا اور اس کا مال غیر لے جائیں گے۔ اس لئے ایک چرواہے کے ساتھ میرا ناجائز تعلق ہو گیا اور اس کے نتیجے میں تیری پیدائش عمل میں آئی۔

﴿تفسیر خزائن العرفان﴾

حالتِ غیظ میں جب انسان اپنے کسی دشمن کا پردہ چاک کرتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ نفسانی ہیجان کا ردِ عمل ہے لیکن یہاں کیا کہئے گا؟ کہ یہ کلام تو اس پاک و مقدس خداوند کا ہے جس کی ذات شوائبِ نفسانی سے بالکل پاک و منزہ ہے۔ اس لئے لامحالہ ماننا پڑے گا کہ وہ ستارُ العیوب جو اپنے بڑے سے بڑے سیاہ کار بندے کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک گستاخ کو سارے جہاں میں رسوا کر کے یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ جس معصوم اور محترم نبی کے گستاخ کے لئے اس کے یہاں کسی عفو و درگزر کی گنجائش نہیں ہے۔ اس کی حیثیت ''نامہ بر'' کی نہیں ہے بلکہ محبوب ذی

marfat.com

وقار کی ہے۔ یہاں بھی وہی ادائے رحمت جلوہ گر ہے کہ گستاخ نے نشانہ بنایا ہے ذات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔ جواب دے رہا ہے ان کا رب کریم۔ محبوب خاموش ہے۔ قرآن اس کی وکالت کرر ہا ہے۔ کیا اس کے بعد بھی کوئی بدنصیب کہہ سکتا ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت ایک خبر رساں کی ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ تو ایک ایسے محبوب کی ہے جو خدا کی محبت کے گہوارے میں پلا۔ اسی کی رحمتوں نے اسے ساری کائنات کی افسری بخشی اور اسے خالق ومخلوق اور عابد ومعبود کے درمیان رابطہ کا ایک ذریعہ بنایا۔ اس لئے اس کی حیثیت ایک نامہ بر کی نہیں بلکہ نامہ کے اسرار ورموز سے باخبر کرنے والے کی ہے۔

(محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن میں/از علامہ ارشد القادری)

حق پر کون؟

مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں میں سے حق پر صرف مسلمان ہیں۔ اس لئے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر اور بے ادب ہیں اور عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے منکر اور بے ادب ہیں۔ ویسے بھی یہ لوگ انبیاء سابقین کا نام لینے کے باوجود اسلام اور بانی اسلام کے متعلق دی گئی بشارتوں کو تسلیم نہیں کرتے لیکن مسلمان تمام سچے نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے صرف اہل سنت حق پر ہیں۔ اس لئے کہ بعض لوگ اہل بیت اور اولیاء کرام کے گستاخ اور بے ادب ہیں اور بعض لوگ صحابہ کے گستاخ اور بے ادب ہیں۔ لیکن صرف اہل سنت وجماعت وہ مسلک ہے جو کسی کا گستاخ اور بے ادب نہیں، یہ تمام نبیوں اور ولیوں کو مانتا ہے، یہ صحابہ کا بھی با ادب غلام ہے اور اہل بیت کا بھی ادنیٰ خادم ہے۔ اگر شیعہ صحابہ کی گستاخی کریں تو کافر ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ صحابہ افضل ہیں یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ صحابہ کرام کا گستاخ اگر کافر ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخ اور بے ادب کافر کیوں

marfat.com

نہیں ہے؟

باقی جتنے بھی فرقے ہیں معتوب ہیں ☆ حکم سے رب اکبر کے مغضوب ہیں
ادب کی اے خضر جس کو دولت ملی ☆ مسلکِ حق اہل سنت کی کیا بات ہے

حدیث نمبر ا

کفر کی اصل مدینہ سے مشرق کی طرف ہے

عنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ خَرَجَ رسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآلهٖ وسلم مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ: رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَان يَعْنِي الْمَشْرِقَ

ترجمہ:۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر آ کر کہا: کفر کی چوٹی ادھر سے نکلے گی جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے یعنی مشرق سے۔

﴿مسلم حدیث نمبر ۲۹۰۵ کتاب الفتن﴾

حدیث نمبر ۲

بے ادبوں کی جائے پیدائش

عن ابی مسعودٍ رضی الله عنه قال: اَشَارَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وآلهٖ وسلم بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: اَلَا إِنَّ الْإِيْمَانَ هٰهُنَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ

ترجمہ:۔حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: سنو! ایمان اس طرف ہے اور شقاوت اور سنگدلی (

marfat.com

مدینہ کی شرقی جانب) ربیعہ اور مضر میں ہے جو بکثرت اونٹ پالتے ہیں اور اونٹوں کی دُموں کے پیچھے ہانکتے ہوئے جاتے ہیں۔ اس جگہ سے شیطان کے دو سینگ نکلیں گے۔

﴿مسلم حدیث نمبر ۵۱ کتاب الایمان، بخاری حدیث نمبر ۳۳۰۲ کتاب بدء الخلق﴾

اس حدیث میں ہے کہ (مدینہ کے) مشرق سے شیطان کے دو سینگ نکلیں گے۔

علامہ مالکی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

مشرق سے مراد مدینہ کا مشرق ہے اور وہ نجد ہے، اسی طرح تبوک کے مشرق میں بھی نجد ہی ہے نیز اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جس میں فرمایا گیا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہاں سے نکلے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اے اللہ! مضر کو سختی سے کچل دے، اور مضر بھی نجد میں ہے۔

﴿اکمال اکمال المعلم جلد ۱ ص ۱۵۹﴾

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں: صوبہ نجد میں ایک مقام ہے ''عینیہ'' اِسی جگہ مسیلمہ کذاب پیدا ہوا اور اِسی جگہ محمد بن عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا اور ان کی وجہ سے لوگوں کے عقائد متزلزل ہوئے اور بہت فتنے ظاہر ہوئے۔ ہو سکتا ہے کہ اس حدیث میں شیطان کے جو دو سینگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد یہی دو شخص ہوں.

﴿شرح مسلم سعیدی جلد ۱ ص ۴۷۰﴾

حدیث نمبر ۳

شیطان کا سینگ

عنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآلهٖ وسلم: (اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا) قالوا : يارسُولَ اللهِ وَفِي نَجْدِنَا؟ قالَ:(اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا) قالوا : يارسُولَ اللهِ وَفِي نَجْدِنَا؟ فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ:(

marfat.com

هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے شام میں برکت دے! اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت دے! لوگ عرض گذار ہوئے، ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے شام میں برکت دے! اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت دے! لوگ عرض گذار ہوئے ہمارے نجد میں بھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہونگے اور شیطان کا سینگ وہاں سے نکلے گا۔

﴿بخاری حدیث نمبر ۷۰۹۴ کتاب الفتن باب الفتنة من قبل المشرق﴾

﴿مشکوٰة ۶۲۷۱ کتاب المناقب باب ذکر الیمن والشام﴾

شیخ القرآن والحدیث مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

اس حدیث میں زلزلوں سے مراد ظاہر زلزلے بھی ہیں اور دلوں کے زلزلے انقلابات بھی۔ اس گروہ کو شیطان کا سینگ فرمانے کی تین وجہیں ہیں

(۱) سینگ والے جانور کے سارے جسم سے سخت تر سینگ ہی ہوتے ہیں۔ یہ ٹولہ بھی انبیاء اور اولیاء کی عداوت میں شیطان سے بھی سخت ہے کیونکہ شیطان نے کہا تھا:

﴿وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ﴾

ترجمہ:- میں ان سب کو بے راہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔ ﴿سورہ الحجر ۳۹۔۴۰﴾

مگر یہ فرقہ ہمیشہ نبیوں ولیوں کے پیچھے ہی پڑا رہتا ہے اور انہیں من دون اللہ کہتا ہے۔

(۲) ہمیشہ سینگوں والا جانور سینگوں ہی سے لڑتا ہے کہ سامنے والے کے مقابل سینگ کرتا ہے خود پیچھے سینگوں پر زور لگاتا ہے۔ اور شیطان نے انہیں بھی آگے کر رکھا ہے اور پیچھے سے زور لگا رہا ہے۔

marfat.com

(۳) سینگ والا جانور جب کسی گھر میں داخل ہوتا ہے تو پہلے سینگ داخل کرتا ہے باقی اعضاء بعد میں۔ شیطان دوزخ میں پہلے ان کو داخل کرے گا پیچھے خود جائے گا۔

﴿مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد نمبر ۸ ص ۵۷۹﴾

اعتراض

اس حدیث کے تحت مشہور وہابی عالم وحید الزماں نے ایک عجیب مؤقف اختیار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ نجد سے مراد وہ ملک ہے عراق کا جو بلندی پر واقع ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے رحمت کی دعا نہیں فرمائی کیونکہ ادھر سے بڑی بڑی آفتوں کا ظہور ہونے والا تھا امام حسین علیہ السلام بھی اسی سرزمین میں شہید ہوئے۔ کوفہ بابل وغیرہ یہ سب نجد میں داخل ہیں بعض بے وقوفوں نے نجد کے فتنہ سے محمد بن عبد الوہاب کا نکلنا مراد رکھا ہے ان کو یہ معلوم نہیں کہ محمد بن عبد الوہاب تو مسلمان اور موحد تھے وہ تو لوگوں کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلاتے تھے اور شرک و بدعت سے منع کرتے تھے ان کا نکلنا تو رحمت تھا نہ کہ فتنہ۔ ﴿تیسیر الباری جلد ۹ ص ۱۵۶﴾

جواب

وہابیہ کا عراق کو نجد قرار دینا غلط ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عراق کے لئے حج کا میقات ''ذاتِ عرق'' مقرر فرمایا ہے جب کہ نجد کے لئے میقات ''قرن المنازل'' مقرر فرمایا ہے۔

بخاری حدیث نمبر ۱۵۲۶، مسلم ۱۱۸۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۱۶ کتاب المناسک

معلوم ہوا کہ نجد الگ علاقہ ہے اور ''عراق'' الگ۔

marfat.com

گھر کی گواہی

ایک اور وہابی عالم مسعود عالم ندوی صاحب لکھتے ہیں

عرب کے مختلف حصوں اور خاص ''نجد'' کا جغرافیہ ذرا مشکل سے سمجھ میں آتا ہے مختصر طور پر یوں سمجھئے کہ نجد کے تین بڑے حصے ہیں۔

(۱) شمالی مشرقی حصہ: جس کا نام شمر ہے۔اس کے مشہور شہر حائل اور القصر ہیں

(۲) شمالی مشرقی حصہ: جس کا نام القصیم ہے۔اس کے مشہور شہر عنیزہ اور بریدہ ہیں۔

(۳) جنوبی حصہ: جو العارض کہلاتا ہے۔اس کا مشہور شہر ''ریاض'' ہے۔جو آج سعودی حکومت کا پایہ تخت ہے۔

عارض کو جبل یمامہ بھی کہتے ہیں۔اصل میں یہ ایک پہاڑی کا نام ہے اور اس کے گردونواح کی زمین وادی حنیفہ اور یمامہ کہلاتی ہے۔شیخ الاسلام (محمد بن عبدالوہاب) کی جائے پیدائش عینیہ اور دعوت کا مرکز درعیہ دونوں اسی وادی میں واقع ہیں جو نجد کے قلب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

﴿محمد بن عبدالوہاب ایک مظلوم اور بدنام مصلح ص ۲۷ـ۲۸﴾

۱۳۹۸ھ میں شاہ فہد بن عبدالعزیز کے حکم سے ''فتاوی ابن تیمیہ'' شائع ہوا اس کے سرورق پر لکھا ہوا ہے عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم العاصمی النجدی اگر نجد سے مراد عراق ہے تو ''فتاویٰ ابن تیمیہ'' کا مرتب وجامع ''نجدی'' کیسے ہوگیا۔پھر اسی مجموعہ ''فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۱'' مقدمہ کے ص: ب پر فتاویٰ علماء نجد کا تذکرہ بھی موجود ہے اور صفحہ ج پر ''نجد'' کی تعریف میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

وكانت نجد، ولا زالت بحمد الله اسعد الأقاليم بالإنتفاع بمؤلفات شيخ الاسلام

marfat.com

وہابی علماء سے سوال ہے کہ ''فتاوی علماء نجد'' کیا علماء عراق کے فتاوی کا مجموعہ ہے یا سعودی عرب کے علماء کا اور نجد کے حق میں یہ تعریفی کلمات کیا عراق کے کسی صوبہ کے حق میں ہیں یا سعودی عرب کے۔ معلوم ہوا کہ نجد الگ علاقہ ہے اور ''عراق'' الگ۔

وحید الزماں کا یہ کہنا کہ چونکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سرزمین عراق میں شہید کئے گئے تھے اس لئے یہی جگہ نجد ہے۔ انتہائی مضحکہ خیز ہے چلئے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سرزمین عراق میں ظلماً شہید ہوئے لیکن داماد نبی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خود مدینہ منورہ میں شہید ہوئے تو کیا اب معاذ اللہ مدینہ منورہ کو بھی وہابی علماء نجد قرار دیں گے؟

رحمت یا زحمت

وحید الزماں نے محمد بن عبد الوہاب نجدی کو فتنہ کی بجائے رحمت قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے علماء دیوبند سے پوچھ لیتے ہیں کہ آیا وہ رحمت تھا یا زحمت؟

دارالعلوم دیوبند کے صدر المدرسین ''حسین احمد مدنی'' لکھتے ہیں

صاحبو! محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداء بارھویں صدی (یہ ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوا اور ۱۲۰۶ھ میں مرگیا) نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اُس نے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان کے قتل کرنے کو باعثِ رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔

marfat.com

الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔ غرضکہ وجوہات مذکورۃ الصدر کی وجہ سے ان کو اس کے طائفہ سے اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے اور بیشک جب اُس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں تو ضرور ہونا بھی چاہئے وہ لوگ یہود و نصاریٰ سے اس قدر رنج و عداوت نہیں رکھتے جتنی کہ وہابیہ سے رکھتے ہیں۔ ﴿الشہاب الثاقب ص:۴۲﴾

محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خاں نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔ ﴿الشہاب الثاقب ص۴۳﴾

علماء عرب نے علماء دیوبند سے ۲۶ سوال کئے تھے جن میں بارھواں سوال یہ تھا

السوال الثانی عشر

قد کان محمد بن عبد الوهاب النجدی یستحل دماء المسلمین واموالهم واعراضهم وکان ینسب الناس کلهم الی الشرك ویسب السلف فکیف ترون ذلك وهل تجوزون تکفیر السلف والمسلمین واهل القبلة ام کیف مشربکم

ترجمہ:۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو، یا تمہارا کیا مشرب ہے؟

marfat.com

الجواب

الحکم عندنا فیھم ما قال صاحب الدر المختار وخوارج ھم قوم لھم منعة خرجوا علیه بتاویل یرون انه علی باطل کفر او معصیة توجب قتاله بتاویلھم یستحلون دمائنا واموالنا ویسبون نسائنا إلی أن قال وحکمھم حکم البغاة ثم قال وإنما لم نکفرھم لکونه عن تاویل وإن کان باطلا ﴿۳﴾

وقال الشامی فی حاشیته کَمَا وَقَعَ فِی زَمَانِنَا فِی اَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَی الْحَرَمَیْنِ وَکَانُوْا یَنْتَحِلُوْنَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لٰکِنَّهُمْ اعْتَقَدُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَاَنَّ مَنْ خَالَفَ اِعْتِقَادَهُمْ مُشْرِکُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذٰلِکَ قَتْلَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتّٰی کَسَّرَ اللّٰهُ شَوْکَتَهُمْ وَظَفَرَ بِهِمْ عَسَاکِرَ الْمُسْلِمِیْنَ عَامَ ثَلٰثٍ وَثَلَاثِیْنَ وَمِأَتَیْنِ وَاَلْفٍ۔ ثم أقول لیس ھو ولا احد من أتباعه وشیعته من مشائخنا فی سلسلةمن سلاسل العلم من الفقه والحدیث والتفسیر والتصوف……

ترجمہ:- ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے: اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان ومال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں پھر فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے پھر فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی۔ اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار نجد سے نکلے، حرمین شریفین

marfat.com

پر زبردستی قبضہ کرلیا یہ لوگ خود کو مذہب حنبلی کی طرف منسوب کرتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف وہی لوگ مسلمان ہیں اور جو شخص بھی ان کے عقیدہ کا مخالف ہے وہ مشرک ہے اسی لئے ان نجدیوں نے اہلسنت اور ان کے علماء کا قتل جائز قرار دیا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے نجدیوں کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کیا اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی یہ واقعہ ۱۲۳۳ھ میں ہوا۔ ﴿رد المحتار جلد سوم باب البغات﴾

اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں نہ تفسیر وفقہ وحدیث نمبر کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔ تمام علماء دیوبند کی مصدقہ کتاب ''المهند على المفند ص ۴۵۔۴۷''

علامہ شامی اور علمائے دیوبند کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ

(۱) کہ نجدیوں کے حرمین شریفین پر تسلط سے قبل وہاں کے لوگ اہل سنت تھے۔

(۲) ان نجدیوں نے حرمین شریفین پر زبردستی قبضہ کیا اور وہاں قتل وغارت کا بازار گرم کیا۔

حدیث نمبر ۴

بے ادبوں کی ایک خاص علامت سر منڈانا (ٹنڈ کرانا) ہے

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلَ الْمَشْرِق، وَيَقْرَؤُوْنَ الْقُرآنَ لايُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لايَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتَّى يَعُوْدَ السَّهْمُ إِلَى فُوْقِهِ) قِيْلَ: مَا سِيْمَاهُمْ ؟ قَالَ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان

marfat.com

کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکلتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا اُن کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا اُن کی نشانی سر منڈانا ہے۔

﴿بخاری حدیث نمبر :۷۵۶۲ کتاب التوحید باب قراءۃ الفاجر﴾

مفتی مکہ عرب مؤرخ علامہ احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد گرامی "سر منڈانا اس قوم کی خاص علامت ہوگی" میں اس قوم پر نص ہے جو مشرق سے نکلی۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار بنے اس لئے کہ یہی وہ لوگ تھے جو اپنے پیروکاروں کو اپنے گروہ میں داخل کرتے وقت سر مونڈنے کا حکم دیتے تھے اور جب تک یہ لوگ اپنا سر منڈوا نہ لیتے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے گروہ کے لوگ ان نئے شامل ہونے والوں کو اپنی مجلس سے اُٹھنے نہ دیتے۔

اس نجدی سے پہلے جتنے گمراہ فرقے گذرے ہیں ان میں سے کسی نے بھی یہ علامت اختیار نہیں کی پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث نجدیوں کے متعلق صریح ہے۔

حضرت شیخ سید عبدالرحمٰن مفتی زبیر فرمایا کرتے تھے کہ کسی شخص کو اس نجدی کے رد میں مستقل کتاب لکھنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کے رد کے لئے سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی "سر منڈانا اس قوم کی خاص علامت ہوگی" ہی کافی ہے۔

یہ محمد بن عبدالوہاب نجدی ان عورتوں کو بھی سر منڈانے کا حکم دیا کرتا تھا جو اس کے ٹولہ میں شامل کی جاتیں۔ ایک مرتبہ ایک عورت اُس کے دین میں داخل کی گئی۔ نجدیوں نے اپنے فاسد گمان کے تحت اس کو نئے سرے سے اسلام میں داخل کیا پھر اس کو سر منڈانے کا حکم دیا تو اس عورت نے محمد بن عبدالوہاب سے کہا کہ تو مردوں کو تو سر منڈانے کا حکم دیتا ہے اگر تو ان کی داڑھیاں منڈانے کا حکم دیتا تو عورتوں کے سر منڈانے کا حکم

marfat.com

دے سکتا تھا۔ کیونکہ عورتوں کے سر کے بال مردوں کی داڑھیوں کی طرح ہیں۔عورت کی یہ بات سن نجدی مبہوت ہوگیا۔کوئی جواب نہ بن پڑا لیکن اُس نے عورت کا سر منڈوا کر چھوڑا تا کہ اس پر اور اس کے پیروکاروں پر سرورکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ''سر منڈانا اس قوم کی خاص علامت ہوگی'' صادق آجائے۔(الدرر السنیہ ص:۵۰)

حدیث نمبر ۵

صحابہ کرام کے نزدیک گستاخِ رسول منافق اور واجب القتل تھا

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم بِالْجِعْرَانَةَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبِ بلال فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ: يامُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ: وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب رضی الله عنه: دَعْنِي يارسُولَ اللهِ فَأَقْتُلَ هَذَا الْمُنَافِقَ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرآنَ لايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

ترجمہ:۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین سے واپسی پر جعرانہ میں تھے۔آپ کے پاس ایک شخص آیا درآں حال کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چاندی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو دے رہے تھے۔پس اُس نے کہا اے محمد عدل کیجئے! آپ نے فرمایا تمہیں عذاب ہو! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو اور کون عدل کرے گا اگر میں عدل نہ کرتا تو تو ناکام اور نامراد رہ جاتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گذار ہوئے، یارسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام)! اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں اس کی گردن اڑادوں فرمایا معاذ اللہ

marfat.com

کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ میں اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہوں، یہ شخص اور اس کے اصحاب قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا اور یہ قرآن سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

﴿مسلم حدیث نمبر۱۰۶۳ کتاب الزکوۃ باب ذکر الخوارج﴾

وہ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بھی واجب القتل تھا لیکن آپ ﷺ نے اس لئے اُسے چھوڑ دیا کہ کہیں لوگوں کو مغالطہ نہ لگ جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کو قتل کرتے ہیں کیونکہ بظاہر وہ کلمہ پڑھتا تھا اور نمازی تھ
دوسری وجہ یہ تھی کہ ابھی اس کے قتل کا وقت نہیں آیا تھا کیونکہ ابھی اور منافق اس سے پید
ہونے تھے۔

حدیث نمبر ۶

بے ادبوں کا تعلق قبیلہ بنی تمیم سے ہوگا
اور ان کا سردار کالے رنگ کا اور ٹنڈا ہوگا

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْ
رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم - وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا- أَتَاهُ ذُ
الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ، فَقَالَ يارسول اللهِ اعْدِلْ فَقَالَ
وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ
فَقَالَ عُمَرُ: يارسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِيْهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، فَقَالَ: دَعْهُ، فَإِ
لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاتَهُ مَعَ صَلاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ
يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُ
السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْ

marfat.com

،أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، قال أبو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رسول اللهِ صلى الله عليه وآلهٖ وسلم وأشهَدُ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أبي طالب قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآلهٖ وسلم الَّذِيْ نَعَتَهُ

وفي رواية لمسلم: فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عليٌّ ابْنُ أبي طالب رضي الله عنه قال: انْظُرُوْا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا فقال: ارْجِعُوْا فَوَ اللهِ مَا كَذَبْتُ وَلا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أو ثَلاثًا ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

وفي رواية: فقال عليٌّ رضي الله عنه: الْتَمِسُوْا فِيْهِمُ الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَامَ عليٌّ رضي الله عنه بنفسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ: أَخِّرُوْهُمْ فَوَجَدُوْهُ مِمَّا يَلِي الأَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم فرما رہے تھے پس بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام)! انصاف سے کام لو۔ آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو ناکام و نامراد رہ جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گذار ہوئے، یارسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام)! اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں فرمایا جانے دو کیونکہ اس کے کچھ ساتھی ہوں گے کہ تم اپنی نمازوں کے مقابلے میں ان کی نمازوں کو حقیر جانو گے اور اپنے روزں کو ان کے روزں کے بالمقابل حقیر جانو گے یہ قرآن بہت

marfat.com

پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ ان لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا جس کا ایک شانہ عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا جیسے ہلتے گوشت کا لوتھڑا ہوگا (یعنی جب یہ فرقہ نکلے گا تو ان کا سردار اس شکل کا ہوگا کہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا دوسرا نہ ہوگا بلکہ اس کے کندھے پر عورت کے پستان کی طرح گوشت ہوگا۔

﴿مرآۃ ۸۔۱۹۹﴾

یہ گروہ اُس وقت ظاہر ہوگا جب لوگوں میں تفرقہ ہوگا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا اور میں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا، وہ مل گیا اور اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اور میں نے اس شخص کو انہی صفات کے ساتھ پایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کی تھیں۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے قتال کر چکے تو فرمایا اس آدمی کو تلاش کرو اُسے ڈھونڈا گیا مگر وہ نہیں ملا، فرمایا اس کو پھر جا کر تلاش کرو، خدا کی قسم نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھے جھوٹ بتایا گیا ہے یہ بات انہوں نے دو تین بار کہی حتی کہ لوگوں نے اُسے ایک کھنڈر میں ڈھونڈ لیا۔ تو اسے لے کر آئے اور آپ کے سامنے رکھ دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں ناقص آدمی کو تلاش کرو اسے ڈھونڈا گیا لیکن وہ نہ ملا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اٹھے اور وہاں گئے جہاں اُن کی لاشیں ایک دوسرے پر پڑی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا ان لاشوں کو اٹھاؤ تو اس کو زمین پر لگا ہوا پایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تک صحیح احکام پہنچائے۔

marfat.com

﴿بخاری حدیث نمبر ۳۶۱۰ کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام﴾
﴿مسلم حدیث نمبر ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۵ کتاب الزکوٰۃ باب ذکر الخوارج﴾
﴿مشکوٰۃ ۵۸۹۴ باب المعجزات﴾

اس حدیث سے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا عقیدہ علم غیب بھی معلوم ہوا کہ ہمارے آقا نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حق سچ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آنے والی نسلوں کی بھی خبر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی ساری نشانیاں ہو بہو پوری ہوئیں اور جو عقیدہ بابِ مدینۃ العلم کا وہی ہم اہل سنت کا۔

؎ تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

اس حدیث میں ذوالخویصرہ نامی جس گستاخ رسول کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بھی بیان ہوا کہ وہ قبیلہ بنی تمیم کا آدمی تھا اور آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا گروہ اسی کی نسل سے ہوگا اب عرب کے ایک مستند مؤرخ کا ایک تازہ انکشاف ملاحظہ فرمایئے۔

مفتی مکہ مشہور عرب مؤرخ علامہ احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

واصرح من ذلك ان هذا المغرور محمد بن عبد الوهاب من تميم فيحتمل انه من عقب ذی الخويصرة التميمی الذی جاء فيه حديث البخاری عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه

اور سب سے زیادہ واضح بات یہ ہے کہ ابن عبد الوہاب نجدی کا سلسلہ نسب بنی تمیم سے ہے اس لئے کچھ بعید نہیں کہ ذوالخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہو جس کے متعلق بخاری شریف کی یہ حدیث ہے۔ ﴿الدرر السنیہ ص ۱۵۱﴾

شیخ القرآن والحدیث مفتی احمد یار خاں صاحب لکھتے ہیں

marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کی اجازت اس لئے مانگی کہ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گستاخی کر کے مرتد ہو گیا تھا مرتد قابلِ قتل ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا منع فرمانا اس لئے تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر لوحِ محفوظ پر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ تقدیرِ الٰہی یہ ہے کہ اس کی نسل خوارج وہابی پیدا ہوں نیز یہ قتل حضور کا حق تھا جب حضور نے اپنا حق خود ہی چھوڑ دیا تو قتل ختم ہو گیا آج اگر کوئی یہ بکواس کرے تو قتل کیا جائے گا...... دیکھو مرقات۔

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صلح کرنے کے لئے حکم یعنی ثالث مقرر کر لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کو اپنا حکم مقرر کیا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو تو ان لوگوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں مشرک ہو گئے کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوا حاکم مان لیا ہے وہ اس آیت کے انکاری ہو گئے ہیں ﴿اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ﴾ حکم نہیں مگر اللہ کا (سورہ یوسف: ۴۰) ان کی تعداد دس ہزار تھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فہمائش پر پانچ ہزار ان میں سے توبہ کر گئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پیش فرمائی ﴿فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَ حَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا﴾ ایک منصف (جج) مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور منصف عورت والوں کی طرف سے) (سورہ النساء: ۳۵) جب لڑنے والے زوجین اپنے اختلاف کو مٹانے کے لئے جج و حکم مقرر کر سکتے ہیں تو اگر علی و معاویہ نے حکم مقرر کر لئے تو کیوں کر شرک ہوا اس جواب پر پانچ ہزار توبہ کر گئے باقی پانچ ہزار ذوالفقار حیدری سے فی النار ہوئے ان کے چند آدمی بچے جن کی ذریت آج وہابیوں کی شکل میں ہمارے لئے وبال بنی ہوئی ہے یہ لوگ ہر بات پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں یہ شرک کا فتویٰ خوارج سے چلا ہے اب انہوں نے کتابیں شائع کی ہیں جن میں یزید ابن معاویہ کو برحق اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے دیکھو ان کی کتب ”خلافت معاویہ و یزید“ اور ”خلافت رشید ابن رشید“ حضرت امیر المومنین یزید (

marfat.com

نعوذ باللہ) (اور مودودی کی کتاب ''خلافت وملوکیت'') ﴿مراۃ شرح مشکوٰۃ ۸۔۱۹۹﴾

خارجی قرآن کی بعض آیات کو مانتے تھے اور بعض کا انکار کرتے تھے جیسا کہ مسلم شریف میں ہے تو ﴿لاحُکمَ اِلا لِلّٰہِ﴾ حکم نہیں مگر اللہ کا حضرت علی نے فرمایا: (کَلِمَۃُ حَقٍّ اُرِیْدَ بِھَا بَاطِلٌ) یہ حق بات ہے جس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ ﴿مسلم شریف حدیث نمبر ۱۰۶۶ کتاب الزکوٰۃ﴾۔

اسی طرح آج کل کے بے ادب نفی والی آیات پڑھیں گے اثبات والی آیات چھوڑ دیں گے حالانکہ علم غیب کی نفی والی آیات سے مراد علم غیب ذاتی کی نفی ہے اور ثبوت والی آیات میں علم غیب عطائی کا ثبوت ہے ہم اہل سنت کا پورے قرآن پر ایمان ہے۔

اسی طرح بعض آیات میں اختیار کی نفی ہے اور بعض میں ثبوت ہے اگر خارجیوں کی طرح صرف ایک قسم کی آیات کو مانا جائے تو اس سے ظاہر ہوگا کہ معاذ اللہ قرآن میں اختلاف ہے حالانکہ قرآن میں اصلاً اختلاف نہیں کیونکہ اگر قرآن میں اختلاف مانا جائے تو وہ اللہ کا کلام نہیں رہتا اس لئے تمام قرآن پر ایمان رکھتے ہوئے ذاتی اور عطائی کا فرق کیا جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا ﴿اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا﴾ ساری عزت اللہ کے لئے ہے۔ ﴿سورۃ النساء آیت ۱۳۹﴾

اگر اس آیت پر ایمان رکھتے ہوئے اگر کوئی کسی کو عزت والا سمجھے تو کیا وہ مشرک ہوگا ہرگز نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود دوسروں کے لئے عزت ثابت کی ہے۔

ارشاد فرمایا: ﴿وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے لیکن منافقین کو خبر نہیں۔ ﴿سورۃ المنافقین آیت نمبر ۸﴾

پہلی آیت میں ذاتی عزت کی نفی ہے اور دوسری آیت میں اللہ کی عطا سے دوسروں کے لئے عزت کا ثبوت ہے اگر قرآن وحدیث نمبر سمجھنے کے لئے اس اصول کو اور صرف اسی آیت کو پیش نظر رکھا جائے تو تمام اختلاف ختم ہو سکتے ہیں لیکن علامہ اقبال فرماتے

marfat.com

ہیں۔

؎ سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

حدیث نمبر ۷

بے ادب گروہ کی نشانی مسلمانوں کو قتل کرنا اور کافروں کو چھوڑنا ہے۔ نمازیں اور قرآن بہت پڑھیں گے۔ ان کے ماتھے پر محراب، گال پھولے ہوئے، داڑھی گھنی اور سر منڈے ہونگے

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: أَلَا تَأْمَنُوْنِیْ وَأَنَا أَمِیْنُ مَنْ فِی السَّمَاءِ یَأْتِیْنِیْ خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً؟ قال: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْیَةِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ: فَقَالَ یارسول اللّٰہِ اتَّقِ اللّٰہَ فَقَالَ: وَیْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ یَّتَّقِیَ اللّٰہَ؟ ثُمَّ وَلَّی الرَّجُلُ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ یارسول اللّٰہِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ: لَا لَعَلَّهُ أَنْ یَّكُوْنَ یُصَلِّیْ قَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ یَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ مَا لَیْسَ فِیْ قَلْبِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: إِنِّیْ لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَیْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ: إِنَّهٗ یَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰہِ رَطْبًا لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ قَالَ أَظُنُّهٗ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ وفی روایة: یَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الإسلامِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

marfat.com

ترجمہ:- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم پر اعتراض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجھے امین نہیں قرار دیتے حالانکہ میں اُس کا امین ہوں جو آسمانوں میں ہے۔ میرے پاس صبح وشام آسمانی خبریں آتی ہیں۔ ایک آدمی کھڑا ہوا جس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں اور دونوں گال پھولے ہوئے تھے، پیشانی اُبھری ہوئی تھی، داڑھی گھنی، سر منڈا ہوا تھا اور تہہ بند پنڈلیوں سے اونچا تھا، اس نے کہا: یارسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)! اللہ سے ڈریئے! آپ نے فرمایا: تجھے عذاب ہو، کیا روئے زمین پر میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ پھر وہ شخص پشت پھیر کر چل دیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)! میں اس کی گردن نہ اُڑا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید وہ نمازی ہو! حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: کتنے ہی نمازی ایسے ہیں جو ایسی باتیں کہتے ہیں جو اُن کے دل میں نہیں ہوتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کا مکلف نہیں کیا گیا کہ میں لوگوں کے دل چیر کر دیکھوں یا اُن کے پیٹ پھاڑ کر دیکھوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف دیکھا اور وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا اور فرمایا: اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو بڑے مزے سے پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ان کو پالیتا تو قوم ثمود کی طرح قتل کر دیتا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو (یعنی ان کا زمانہ) پالیتا تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کر ڈالتا۔

﴿بخاری حدیث نمبر ۴۳۵۱ کتاب المغازی باب بعث علی بن ابی طالب﴾

﴿مسلم حدیث نمبر ۱۰۶۴ کتاب الزکوٰۃ باب ذکر الخوارج﴾

﴿مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۸۹۴ باب المعجزات﴾

marfat.com

اس حدیث میں فرمایا گیا کہ "لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑیں گے"، یعنی مسلمانوں کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ وہ اس کا حل یہ نکالیں گے کہ پہلے وہ مسلمانوں پر شرک و کفر کا فتویٰ صادر کریں گے اور پھر اُن کے قتل کو باعثِ ثواب سمجھیں گے اور جن کو وہ بزعم خویش مشرک سمجھیں گے۔ وہ مشرک نہیں ہوں گے اور قاتلین اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دیں گے کہ ہم تو مشرکوں کو قتل کر رہے ہیں۔ مقتولین ہی در حقیقت سچے مسلمان ہوں گے۔

مفتی احمد یار خاں صاحب لکھتے ہیں کہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یعنی جیسے قوم عاد تباہ کی گئی کہ ان کا ایک فرد بھی نہ بچا ایسے ہی میں انہیں قتل کرتا۔ ان کا ایک فرد بھی باقی نہ رہتا۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو قتل نہ کرنے دیا۔ اس کی ذُرِّیت کے قتل کے متعلق فرمایا کیونکہ ابھی یہ شخص مسلمانوں کے مقابل نہ آیا تھا۔ اس کی ذریت طاقت حاصل کر کے سلطانِ اسلام کے مقابل آئے گی، اس لئے اس وقت قتل کی مستحق ہوگی۔ یہ کام حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تلوار نے کیا۔ ﴿مرآۃ ۸۔۲۰۱﴾

محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں کہ

محمد بن عبدالوہاب نجدی پلید شخص تھا، کم علم تھا، اور بہت جلد کفر کا حکم لگاتا تھا حالانکہ تکفیر اس شخص کو کرنی چاہئے جس کا علم بہت پختہ ہو اور وہ حاضر دماغ ہو اور کفر کی وجوہ اور اس کے اسباب کا جاننے والا ہو۔ ﴿فیض الباری شرح بخاری جلد ۱ ص ۱۷۱﴾

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ

بارھویں صدی ہجری میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا۔ اس کا عقیدہ یہ تھا کہ انبیاء علیہم السلام سے توسل کرنا اور ان سے شفاعت طلب کرنا شرک ہے اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے، وہ کافر ہے اور اس کو قتل کرنا مباح ہے۔

marfat.com

چنانچہ محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتے ہیں کہ

وعرفت ان اقرارهم بتوحيد الربوبية لم يدخلهم فی الاسلام وان قصدهم الملائكة أوالانبياء أو الأولياء يريدون شفاعتهم، والتقرب إلى الله بذالك: هوالذى احل دمائهم واموالهم -

﴿کشف الشبہات ص ۹﴾

تم یہ جان چکے ہو کہ لوگ اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرنے کے باوجود اسلام میں داخل نہیں ہوتے اور فرشتوں اور نبیوں سے شفاعت کا ارادہ کرنے سے اور ان کے توسل سے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی وجہ سے ان کو قتل کرنا اور ان کا مال لوٹنا حلال ہو گیا ہے۔

﴿شرح مسلم سعیدی جلد ۷ ص ۲۳۴، تبیان القرآن جلد ۳ ص: ۶۲﴾

حدیث ۸

بے ادب گروہ قرآن وحدیث کی طرف بلائے گا
لیکن قرآن وحدیث سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا
اور یہ لوگ ساری مخلوق سے بدتر ہیں

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرآنَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَايَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ إِلٰى كِتَابِ اللهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلٰى بِاللهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ التَّحْلِيْقُ

marfat.com

ترجمہ:۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں بڑا اختلاف وافتراق ہوگا۔ ایک قوم ہوگی جو کلام اچھا کرے گی اور کام بُرے کرے گی۔ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکلتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ وہ تمام انسانوں اور تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔ خوشخبری ہے اُسے جو ان لوگوں کو قتل کرے اور اسے جس کو وہ لوگ قتل کریں۔ وہ کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے اور کتاب سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ جو اُن سے جنگ کرے گا وہ خدا کا مقرب ترین بندہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ان کی خاص پہچان کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سر منڈانا۔

﴿ابوداود حدیث نمبر ۴۷۶۵ کتاب السنہ باب فی قتال الخوارج﴾

﴿مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۵۴۳ کتاب القصاص باب قتل اہل الردۃ﴾

مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

جو پختہ خارجی ہو گئے تھے وہ شمشیر حیدری سے تہ تیغ ہوئے بقیہ تر بتر ہو گئے مگر دوبارہ اسلام میں نہ آئے جو پانچ ہزار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا وعظ سن کر توبہ کر گئے۔ وہ پختہ خارجی نہ ہوئے تھے بلکہ خوارج کے بہکانے سے وہم وشبہات میں پڑ گئے تھے ۔لہٰذا یہ حدیث بالکل واضح ہے۔ یا تو خلق سے مراد انسان اور خلیقہ سے مراد جانور ہیں یا دونوں ہم معنیٰ ہیں تاکیداً دو لفظ ارشاد ہوئے۔ معلوم ہوا کہ بے دین تمام مخلوق سے بدتر ہے حتیٰ کہ کتے سوٗر اور گدھے سے بھی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴾ وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔ (سورۃ البینہ:۶) جیسے کہ مومن کامل تمام مخلوق حتیٰ کہ فرشتوں سے بھی اعلیٰ ہے۔ ﴿مرآۃ ۵۔ ۲۶۹﴾

marfat.com

حدیث نمبر۹

بے ادب ٹولہ ہر دور میں موجود رہے گا

اور آخر میں دجّال کے ساتھ مل جائے گا

عن أبی برزة رضی الله عنه قال: أُتِیَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآلہٖ وسلم بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَی مَنْ عَنْ یَمِیْنِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ یُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَیْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ یا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَیْهِ ثَوْبَانِ أَبْیَضَانِ فَغَضِبَ رسول الله صلی الله علیه وآلہٖ وسلم غَضَبًا شَدِیْدًا وَقَالَ وَاللهِ لَاتَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّی ثُمَّ قَالَ: یَخْرُجُ فی آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ کَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَایُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُم یَمْرُقُوْنَ مِنَ الاسلام کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ لَایَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَإِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ

ترجمہ:- حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس کچھ مال لایا گیا۔ آپ نے وہ مال تقسیم فرمایا۔ اپنے دائیں بائیں والوں کو دیا اور اپنے پیچھے والوں کو کچھ نہ دیا۔ آپ کے پیچھے سے ایک شخص جس کا رنگ کالا، بال منڈے ہوئے اور لباس سفید تھا، کھڑا ہوا اور بولا: اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: تم لوگ میرے سوا مجھ سے زیادہ عادل شخص کوئی نہ پاؤ گے پھر فرمایا: آخر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی، شاید یہ بھی اُن میں سے ہو۔ وہ قرآن بہت پڑھیں گے لیکن قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ دین اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار

سے نکل جاتا ہے۔ ان کی علامت سر منڈانا ہے، یہ نکلتے ہی رہیں گے حتیٰ کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔ جب تم ان سے ملو تو تم انہیں قتل کر دو اور جان لو کہ یہ بدترین مخلوق ہیں۔

﴿نسائی حدیث نمبر ٤١١٤ کتاب التحریم باب من شهر سیفه﴾

﴿مشکوٰۃ حدیث نمبر ٣٥٥٣ کتاب القصاص باب قتل اهل الردة﴾

حدیث نمبر ۱۰

بے ادبوں کے پاس علم تو ہوگا لیکن عقل نہ ہوگی

عن علی رضی الله عنه قال: سَمِعْتُ رَسُوْلَ للّٰهِ صلی اللّٰه علیه وآله وسلم يقول: سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی جو کم عمر اور کم عقل ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کریں گے، قرآن مجید کو پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکلتا ہے اور جب تم ان سے ملاقات کرو تو ان کو قتل کرنا کیونکہ جو اُن سے جنگ کریگا اور اُن کو قتل کریگا۔ قیامت کے دن اُس کو اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ملے گا۔

﴿مسلم حدیث نمبر ١٠٦٦ کتاب الزکوٰۃ باب ذکر الخوارج۔ بخاری حدیث نمبر ٦٩٣٠ کتاب استتابة المرتدين باب قتل الخوارج۔ مشکوٰۃ

marfat.com

حدیث نمبر ۳۵۳۵ کتاب القصاص باب قتل اہل الردۃ﴾

معلوم ہوا کہ خوارج، باغی اور مرتد کا قتل جائز ہی نہیں بلکہ کار ثواب بھی ہے۔ مگر یہ قتل بادشاہِ اسلام کرے گا نہ کہ عام مسلمان۔ ﴿مرآۃ ۵/۲۶۳﴾

حدیث نمبر ۱۱

قرنُ الشیطان کا ظہور اور اس کے قتل کا حکم

عن انس رضی اللہ عنہ قال: کان فی عَھْدِ رَسُوْلِ للہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رجلٌ یُعْجِبُنَا تعبُّدُہٗ واجْتِھَادُہٗ فذَکَرْنَاہُ لِرسول اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بِاسْمِہٖ فَلَمْ یَعْرِفْہُ وَوَصَفْنَاہُ بِصِفَتِہٖ فَلَمْ یَعْرِفْہُ فبَیْنَمَا نَحْنُ نَذْکُرُہٗ اِذْ طلعَ الرَّجُلُ قُلْنَا ھا ھُوَ ذَا قَالَ اِنَّکُمْ لَتُخْبِرُوْنِی عَنْ رَجُلٍ اِنَّ عَلٰی وَجْھِہٖ سَفْعَۃً مِنَ الشَّیطانِ فَاَقْبَلَ حَتّٰی وَقَفَ عَلَیْھِمْ وَلَمْ یُسَلِّمْ فَقَالَ لَہٗ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَنْشَدْتُّکَ بِاللہِ اَحَدَّثْتَ نَفْسَکَ آنِفًا اَنَّہٗ لَیْسَ فِی الْقَوْمِ رَجُلٌ اَفْضَلُ مِنْکَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ دَخَلَ یُصَلِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ یَقْتُلُ الرَّجُلَ فَقَالَ اَبُوبکر رضی اللہ عنہ اَنَا فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَوَجَدَہٗ قَائِمًا یُصَلِّیْ فَقَالَ سُبحانَ اللہِ! اَقْتُلُ رَجُلًا یُصَلِّیْ وَقَدْ نَھٰی رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ فَخَرَجَ فَقَالَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: مَا فَعَلْتَ قَالَ کَرِھْتُ اَنْ اَقْتُلَہٗ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَقَدْ نَھَیْتَ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ فَقَالَ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ یَقْتُلُ الرَّجُلَ فَقَالَ عمرُ رضی اللہ عنہ اَنَا فَدَخَلَ فَوَجَدَہٗ وَاضِعًا وَجْھَہٗ فَقَالَ اَبُوبکر اَفْضَلُ مِنِّیْ فَخَرَجَ فَقَالَ رسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَہْ قَالَ وَجَدْتُّہٗ وَاضِعًا وَجْھَہٗ فَکَرِھْتُ اَنْ

marfat.com

أَقْتُلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه و آلہٖ وسلم مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ فَقَالَ علي رضى الله عنه أنَا قَالَ أنْتَ إِنْ أدْرَكْتَهُ فَدَخَلَ عَلِيٌّ فَوَجَدَهُ قَدْ خَرَجَ فَرَجَعَ إِلَى رَسُول الله صلى الله عليه و آلہٖ وسلم فَقَالَ مَهْ قَالَ وَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ قَالَ لَوْ قُتِلَ مَا اخْتَلَفَ فِي أُمَّتِي رَجُلَانِ كَانَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ وفي رواية هٰذَا أَوَّلُ قَرْنٍ مِنَ الشَّيطَانِ طَلَعَ فى أُمَّتِي أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ قَتَلْتُمُوهُ مَا اخْتَلَفَ مِنْكُمْ رَجُلَان

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی تھا کہ ہم اس کی عبادت اور اجتہاد کو پسند کرتے تھے۔ ہم نے اس کا نام لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نہیں پہچانا۔ ہم نے اس کی صفت بیان کی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نہ پہچانا۔ ہم اس کا تذکرہ کر رہے تھے کہ اسی دوران اچانک وہ سامنے آ گیا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ ہے وہ آدمی جس کا ہم ذکر کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے اس شخص کے متعلق بتا رہے ہو جس کے چہرے پر میں سیاہ شیطانی دھبہ دیکھتا ہوں۔ وہ آیا صحابہ کرام کے پاس کھڑا ہوا اور اس نے سلام نہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں۔ کیا تو ابھی دل میں کہہ رہا تھا کہ قوم میں تجھ سے افضل کوئی انسان نہیں ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنا شروع کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو اِس کو قتل کرے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں قتل کروں گا۔ جب آپ اس کے پاس گئے تو آپ نے اس کو حالتِ قیام میں پایا۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! میں نمازی کو قتل کروں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازیوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔ وہ باہر نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کیا؟ انہوں نے عرض کی: میں نے اُسے حالتِ نماز میں قتل کرنا پسند نہیں کیا کیونکہ

marfat.com

آپ نے نمازیوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو اس کو قتل کرے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں قتل کروں گا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے تو آپ نے اس کو حالتِ سجدہ میں پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابو بکر مجھ سے افضل تھے۔ وہ باہر نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کیا؟ انہوں نے عرض کی: میں نے اسے حالتِ سجدہ میں پایا اور اس کے قتل کو ناپسند کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو اسکو قتل کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں قتل کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ضرور اس کو قتل کر دو گے اگر تم اس کو پالو۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو وہ جا چکا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف واپس آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا یا رسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام)! میرے وہاں پہنچنے تک وہ جا چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج اگر وہ قتل کر دیا جاتا تو میری امت میں دو آدمیوں میں بھی اختلاف نہ ہوتا۔ میری امت کے جملہ فتنہ پردازوں میں سے یہ پہلا اور آخری شخص ثابت ہوتا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ پہلا شیطان کا سینگ ہے جو میری اُمت میں نکلا۔ اگر تم اس کو قتل کر دیتے تو تم میں سے دو شخصوں کا بھی آپس میں اختلاف نہ ہوتا۔

اس حدیث کو ناصر الدین البانی غیر مقلد نے اپنی کتاب "سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ" میں صحیح قرار دیا ہے۔

مزید دیکھیں: حدیث نمبر ۲۴۹۵۔ اور مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر ۱۸۶۷۴ جلد ۱۰ ص ۱۵۵۔ خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۱۷۱ عربی۔ اخرج ابو شیبہ وابو یعلیٰ جلد ۱ ص ۹۰ والبزار والبیہقی

اس حدیث سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے:

ایک یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلوں کے حالات سے باخبر ہیں

marfat.com

۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بے ادب کے دل کی بات بتادی اور اس نے اس کا اقرار بھی کیا۔

﴿:﴾ دوسرا یہ کہ کوئی عبادت تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بغیر قبول نہیں اور جو عبادت عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خالی ہو اُس سے چہرہ پر نور نہیں ہو سکتا۔

﴿:﴾ تیسرا یہ کہ جو اپنے آپ کو نبی کی مثل بتائے یا جو اپنے آپ کو صحابہ سے یا نبی سے افضل سمجھے وہ قرنُ الشیطان ہے۔

﴿:﴾ چوتھا یہ کہ گستاخِ رسول واجب القتل ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے قتل حکم دے دیا اگر چہ تقدیر الٰہی یہ تھی کہ وہ ابھی قتل نہ ہوتا کہ اس کی ذُرّیت ظاہر ہو سکے اور اگر وہ قتل ہو جاتا تو گستاخِ رسول پیدا نہ ہوتے اور دوزخ خالی رہ جاتی۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی تلاش کا حکم نہیں دیا۔ صحابہ کرام کو گستاخِ رسول کا حکم بتا دیا کہ ان کے کلمہ، نماز، روزہ اور عبادت کو نہ دیکھنا ان کے عقیدہ کو دیکھنا جب گستاخِ رسول واجب القتل ہے تو اس سے پیار ومحبت دوستی رکھنا اور اس کو نماز میں امام بنانا اور ان کے ساتھ کھانا پینا ان کو سلام کرنا اور ان سے شادی بیاہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ ان کے لاکھ سجدے بھی کام آ نہیں سکتے عظمتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قلب جس کا خالی ہے۔

مولانا جلال الدین روم فرماتے ہیں:

دور شو از اختلاطِ یارِ بد ☆ یار بد بدتر بود از مار بد

مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زند ☆ یار بد بر جان و بر ایماں زند

ترجمہ:۔ بد مذہب دوست کے میل جول سے دُور رہ کہ بد مذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ بُرا سانپ صرف جان پر حملہ کرتا ہے لیکن بد عقیدہ دوست جان وایمان دونوں پر حملہ آور ہوتا ہے۔ ﴿مثنوی شریف﴾

marfat.com

حدیث نمبر ۱۲

بے ادبوں کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی لیکن دل بھیڑیوں کی طرح ہونگے

عن أبی هريرة رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله صلى الله عليه و آلہٖ وسلم: يَخْرُجُ فی آخِرِ الزَّمانِ رجالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاس جُلُوْدَ الضَّأنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ (اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ) وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَاب يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أبِى يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَىَّ يَجْتَرِئُوْنَ؟ فَبِىْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو دھوکہ فریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے، لوگوں کو نرمی دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے! ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ایک روایت میں ہے کہ شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تم میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو؟ مجھے اپنی ہی قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ضرور فتنہ بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار کو بھی حیران و پریشان کردے گا۔

﴿ترمذی ٢٤٠٤ مشکوٰة ٥٣٢٣ کتاب الرقاق باب الریاء﴾

مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

آج کل یہ دونوں باتیں بد مذہبوں خصوصاً مرزائیوں، وہابیوں میں بہت دیکھی جاتی ہیں یہ لوگ زبان کے بہت میٹھے ہوتے ہیں، دلوں میں کفر و بے دینی کا زہر ہوتا ہے بعض سانپ بہت ہی خوبصورت ہوتے ہیں مگر بڑے زہریلے ان کو دور ہی سے دیکھو

marfat.com

قریب نہ جاؤ۔

یعنی اس جرم کی سزا آخرت میں جو ملے گی سو ملے گی۔ دنیا میں یہ سزا ملے گی کہ
ایسے لوگوں پر ظالم بادشاہ مسلط ہوں گے یا قوم میں خون خرابے اور فساد برپا ہوں گے یا
عام قحط سالی، عام وبائی بیماریاں پھیلیں گی جس سے بڑے حوصلے والے لوگ بھی حیران
ہو جائیں گے۔ ﴿مرآۃ ۷۔۱۳۴﴾

حدیث نمبر ۱۳

کفار کے متعلق نازل شدہ آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرنا بے ادبوں کی واضح نشانی ہے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ وَقَالَ: إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى
آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرمایا یہ لوگ
کفار کے حق میں نازل شدہ آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔

﴿بخاری حدیث نمبر ٦٩٣٠ کتاب استتابة المرتدین باب قتل الخوارج﴾

یہ نشانی اتنی واضح ہے کہ جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ ان کی کو
کتاب اٹھا کر دیکھ لو یا کوئی تقریر سن کر دیکھ لو سب میں کفار اور بتوں کے متعلق نازل شدہ
آیات مسلمانوں پر چسپاں ہونگی اور انبیاء اور اولیاء کو من دون اللہ قرار دیا گیا ہوگا حالانکہ
من دون اللہ سے مراد بُت ہیں۔

marfat.com

تبصرہ

ان حدیثوں پر مختصر تبصرہ اور تجزیہ

بخاری شریف کے مترجم فاضل شہیر عالمِ نبیل مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری کی زباں سے لکھتے ہیں: معلوم ہوا کہ بارگاہِ رسالت میں اتنی جرأت کرنے والا شخص بھی واجب القتل تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رعایت برتی اور اُس کو قتل کرنے کی اجازت نہ دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چونکہ قیامت تک کے حالات وواقعات بھی کفِ دست کی طرح نظر آتے رہتے تھے لہٰذا انہیں خداداد معجزانہ نگاہوں سے دیکھ کر صحابہ کرام کو بتایا کہ اس شخص کی سنگت یعنی ذریت قیامت تک مختلف رنگوں میں منظرِ عام پر آتی رہے گی۔ یہ مسلمانوں میں خدائی فوج دار اور سرکاری نمبردار بن کر رہیں گے۔ اور غیر مسلموں کے ایجنٹ اور راز دار ہوں گے۔ مختلف احادیث میں انکی کافی نشانیاں بتائی گئی ہیں جبکہ احادیثِ مطہرہ میں انکے ظاہر و باطن کا حال یوں مذکور ہوا ہے۔

(۱)...... ان کے اکثر لوگ نمازی ہوں گے اور نمازیں بھی خوب بنا سنوار کر پڑھیں گے جس کے باعث اصلی اور قدیمی مسلمان اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانیں گے۔

(۲)...... نمازوں جیسا ہی حال ان کے اور اصلی مسلمانوں کے روزوں کے درمیان ہوگا۔

(۳)...... اصلی اور قدیم مسلمانوں کی نسبت قرآن کی تلاوت یہ لوگ بہت زیادہ کرینگے۔

(۴)...... قرآن مجید کا ان کی زبانوں پر تو بہت ورد ہوگا لیکن اُس کا اُن کے دلوں

marfat.com

پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ ملتِ ذوالخویصرہ کے حلق سے نیچے اترنے نہیں پائے گا۔

(۵)......وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

یہ باتیں ہر کسی کو عجیب معلوم ہونگی کہ نماز روزہ اور دیگر عبادات میں امتیازی شان رکھنے کے باوجود وہ دین سے نکلے ہوئے کیوں قرار پائے؟ اصل میں اُن کے دین سے نکلنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ توہین و تنقیصِ رسالت کی بیماری میں مبتلا ہوں گے جس کے باعث ایک جانب آدمی ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے تو دوسری طرف اُس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں لہٰذا ضائع شدہ اعمال وعبادات کا ظاہری حسن و جمال اس صورت میں انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

(۶)......دین میں واپس نہیں آئیں گے جیسے کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آتا۔

اِسی طرح وہ اسلام کے ٹھیکیدار بننے والے دین میں واپس نہیں آئیں گے۔ جب کہ وہ مسلمان کہلائیں گے، مسلمانوں ہی میں شمار کیے جائیں گے بلکہ ظاہری اعمال وعبادت کے لحاظ سے وہ بڑے پکے مسلمان نظر آئیں گے۔ اُن کا دین میں واپس نہ آنا کس وجہ سے ہے؟ بات درحقیقت یہ ہے کہ وہ بعض غلط عقائد ونظریات اور خصوصاً توہینِ رسالت کے باعث اپنی ایمانی دولت ضائع کر چکے ہونگے جن کے باعث اُن کے بظاہر خوشنما اعمال ﴿اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ﴾ کی خدائی وعید کے تحت ضائع ہو جاتے ہیں جس کے باعث وہ شمار میں نہیں آئیں گے اور اُن پر اُخروی ثواب مرتب نہیں ہوگا جیسے غیر مسلموں کے نیک اعمال پر آخرت میں ثواب مرتب نہیں ہوگا۔

(۷)......آپ نے اُن کی یہ خصلت بھی بتائی کہ ﴿يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ﴾ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے۔ مسلمان کہلانے کے باوجود وہ اپنے ہاتھوں کو اَصلی مسلمانوں کے خون سے رنگین کیوں کریں گے؟ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اصلی اور قدیمی مسلمان اُن کی نگاہوں میں سرے سے مسلمان ہی نہیں ہوں گے جس کے باعث انہیں قتل کرنے کو یہ اعلیٰ درجہ کی نیکی شمار کریں گے اور جس جگہ انہیں تسلط حاصل ہو جائے گا۔

marfat.com

وہاں اصلی اور قدیمی مسلمانوں کے لئے یہ بلائے ناگہانی ثابت ہوں گے اور اُن پر قیامت قائم کردیں گے۔ دنیا میں اُنکے غیظ وغضب کا نشانہ صرف اصلی مسلمان ہی ہونگے۔

(۸)......فرمانِ رسالت ہے کہ (یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدْعُوْنَ اَھلَ الْأَوْثَانِ) وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بُت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر شرک سے نفرت کے باعث مسلمانوں کو قتل کرتے تو بت پرستوں کو نظر انداز نہ کرتے لیکن در حقیقت اصل اسلام و مسلمین کی دشمنی اُن کے ہر رگ وریشے میں سمائی ہوئی ہوگی۔ جس کے باعث اصلی مسلمانوں سے ہمیشہ محاذ آرائی رکھیں گے۔ اُن پر رات دن طرح طرح کے الزامات عائد کرتے رہیں گے اور اُن کے راستوں میں کانٹے بچھانے میں کبھی کسی کوتاہی کے مرتکب نہیں ہوں گے لیکن بت پرستوں کے اس طرح یار اور غم خوار بن کر رہیں گے کہ اُن کے گلے کا ہار اور گاندھویت کے علمبردار نظر آئیں گے۔

(۹)......حدیث میں حکم دیا گیا ہے کہ انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کردو کیونکہ اُن کے قاتل کو روزِ قیامت ثواب ملے گا۔ معلوم ہوا کہ وہ گستاخِ رسول ہوں گے کیونکہ گستاخ رسول کے سوا اور کسی کو قتل کرنے کی عام اجازت نہیں ہے۔

(۱۰)......اگر میں انہیں پاؤں تو قوم ثمود کی طرح قتل کرڈالوں؟ آخر آپ نے انہیں قتل کرنے کے لئے کیوں فرمایا؟ جبکہ وہ تو کلمہ گو ہوں گے۔ نماز روزے سے اصلی مسلمانوں سے کئی قدم آگے ہوں گے قرآن کریم زیادہ پڑھ رہے ہوں گے۔ دریں حالات منبر ومحراب کی زینت ثابت ہونے والے اُن مسلمانوں کو آپ نے قوم ثمود کی طرح قتل کردینے کے متعلق کیوں فرمایا۔ اسی بات پر ٹھنڈے دل سے غور کرلیا جائے تو اس سلسلے کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہوجائیں گی۔

﴿واللہ یھدی من یشاء إلی صراط مستقیم﴾

﴿بخاری مترجم جلد ۲ ص ۲۷۱۔۲۷۲﴾

marfat.com

حدیث نمبر ۱۴

مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی کہنا بھی بے ادب گروہ کی نشانی ہے

عن حُذَیفۃَ بنِ الیمانِ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم (إنَّ مِمَّا أتَخَوَّفُ علَیکُمْ رَجُلٌ قرأَ القرآنَ حتّٰی إذا رُؤیتْ بَھجتُہٗ علَیہِ وکانَ رِداءَہٗ الإسلامَ اعْتَرَاہُ إلیٰ مَاشاءَ اللہُ انْسلَخَ مِنہُ ونَبذَہٗ وراءَ ظَھرِہٖ وسَعٰی علَی جارِہٖ بالسَّیفِ ورَمَاہُ بالشِّرْکِ) قَالَ: قُلتُ یا نبیَّ اللہِ أیُّھُمَا أولٰی بالشِّرْکِ المَرْمِیُّ أوِ الرَّامِیْ؟ قَالَ (بَلِ الرَّامِیْ)

ترجمہ:۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا: بیشک مجھے تم پر ایک ایسے شخص کا خوف ہے جو اتنا قرآن پڑھے گا کہ اس کے چہرے پر قرآن کی رونق بھی نظر آنے لگے گی اُس کا اوڑھنا بچھونا بھی اسلام بن جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کو یہ حالت لاحق رہے گی پھر اس سے یہ حالت چھن جائے گی اور وہ شخص قرآنِ حکیم اور اسلام کو پس پشت ڈال کر اپنے پڑوسیوں پر شرک کا فتویٰ صادر کر کے اُن سے جنگ کرے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ (علیک الصلوٰۃ والسلام)! اِن دونوں میں سے شرک کا حق دار کون ہوگا جن پر شرک کا فتویٰ لگے گا وہ، یا شرک کا فتویٰ صادر کرنے والا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بلکہ شرک کا فتویٰ صادر کرنے والا ہی شرک کا حق دار ہوگا۔ مسند ابو یعلی امام احمد بن حنبل اور یحیٰ بن معین نے اس کی توثیق کی ہے۔

﴿تفسیر ابن کثیر سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۷۵ ج ۲ ص ۲۷۵﴾

marfat.com

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ میں ناصر الدین البانی غیر مقلد نے اس کو صحیح قرار دیا ہے دیکھو حدیث 3201

یہ بات بڑی قابل غور ہے کہ شرک کا فتویٰ لگانے والا خود کیوں مشرک ہو جائے گا۔ اس لئے کہ جس بات کو وہ شرک کہے گا حقیقت میں وہ شرک نہیں ہوگی تو اس کا فتویٰ اسی پہ لوٹ آئے گا جیسا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں" دور سے یارسول اللہ کہنا شرک ہے، وفات شدگان بزرگوں کو مدد کے لئے پکارنا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت طلب کرنا، ان کا وسیلہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنا، انہیں اللہ کی عطا سے مشکل کشا اور حاضر و ناظر سمجھنا اور کسی کو داتا گنج بخش کہنا بھی شرک ہے حالانکہ ان میں سے کوئی بات بھی شرک نہیں ہے کیونکہ یہ سب باتیں قرآن وحدیث اور صحابہ اور بزرگانِ دین کے عمل سے ثابت ہیں۔

ایک آدمی نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشکل کشا سمجھنا شرک ہے اس لئے کہ مشکل کشا اللہ ہے۔

میں نے کہا: تو پھر کسی کو حکیم، شہید، وکیل، کفیل یا مولانا کہنا بھی شرک ہوگا کیونکہ حکیم، شہید، وکیل، کفیل اور مولانا بھی تو اللہ تعالیٰ ہے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۔ ﴿سورۃ النساء ۳۳﴾

بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر شہید ہے

وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۔ ﴿سورۃ النساء ۱۱۱﴾

اور اللہ تعالیٰ علیم وحکیم ہے:

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۔ ﴿سورۃ الانعام ۱۰۲﴾

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر وکیل ہے:

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۔ ﴿سورۃ النحل ۹۱﴾

اور تم نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کو کفیل بنایا ہے:

marfat.com

اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ ﴿سورۃ البقرۃ ۲۸۶﴾

اے اللہ تو ہمارا مولا ہے، کافر قوم پر ہماری مدد فرما۔

تم جو اسماعیل دہلوی اور احسان الٰہی ظہیر کو شہید اور اشرف علی تھانوی کو حکیم الامت کہتے ہو اور سیالکوٹ کے ایک اہل حدیث کو حکیم صادق کہتے ہو اور اپنے عالم کو مولانا کہتے ہو اور عدالتوں میں اپنے اور جج کے درمیان وسیلہ بننے والے کو وکیل کہتے ہو اور سعودی عرب میں کوئی غیر ملکی کفیل کے بغیر نہیں رہ سکتا تو کیا ان کو خدا سمجھتے ہو یا خدا کا شریک سمجھتے ہو کیا آپ کی منطق کے مطابق جہان میں کوئی آدمی مسلمان رہ سکتا ہے؟ بلکہ کسی کو زندہ سمجھنا یا سننے والا یا دیکھنے والا سمجھنا بھی شرک ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے اور سمیع و بصیر ہے اگر اپنی توحید بچانی ہے تو سب کو مردہ اندھا اور بہرہ سمجھو ورنہ شرک ہو جائے گا۔

یہ سب دلائل سن کر وہ حیران رہ گیا اور کہنے لگا توحید سمجھ میں آ گئی ہے الفاظ اگر ایک ہوں تو شرک نہیں ہوتا جب تک معنیٰ میں برابری نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی شہید، حکیم اور کفیل ہے بندہ بھی شہید، حکیم اور کفیل ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی سمیع و بصیر ہے اور بندہ بھی سمیع و بصیر ہے لیکن چونکہ معنیٰ میں زمین و آسمان کا فرق ہے اس لئے شرک نہیں۔

میں نے کہا سن لو اللہ تعالیٰ بھی داتا ہے اور بندہ بھی داتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ داتا بننے میں کسی کا محتاج نہیں یعنی اس کی یہ صفت ذاتی اور مستقل ہے لیکن بندہ داتا بننے میں اسی کا محتاج ہے اس کی یہ صفت عطائی ہے یا یوں کہہ لو کہ اللہ تعالیٰ حقیقی داتا اور حقیقی حاجت روا، مشکل کشا، حقیقی کفیل، حقیقی وکیل اور حقیقی حکیم ہے کہ بندہ کی تمام صفات مجازی اور عطائی ہیں۔ لفظاً اگرچہ ایک جیسے ہیں لیکن معناً بے شمار فرق ہے۔ شرک کہتے ہی برابری کو ہیں۔ جب برابری نہ رہی تو شرک بھی نہ رہا جو اس فرق کو نہ سمجھ سکا صرف ظاہری الفاظ کو دیکھ کر شرک کا فتویٰ لگا دیا تو اس کا انجام وہی ہوگا جو اس حدیث میں مذکور ہے کہ شرک کا فتویٰ لگانے والا ہی مشرک ہوگا۔

marfat.com

ع: سمجھ میں نکتۂ توحید آتو سکتا ہے ☆ تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہئے

(ڈاکٹر اقبال)

اب یہ دیکھنا آپ کا کام ہے کہ کس گروہ نے مسلمانوں کو مشرک قرار دیا ہے۔

(۱) مولوی اسماعیل دھلوی لکھتا ہے:

یہی پکارنا اور منتیں ماننا اور نذر و نیاز کرنا اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ ﴿تقوالایمان پہلا باب ص ۲۱﴾

ہر مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سفارشی سمجھتا ہے کہ آپ دنیا اور آخرت میں شفاعت فرمائیں گے اور آج دنیا میں ہر مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز میں السلام علیك أیها النبی کہہ کر پکارتا ہے اور آخرت میں سب شفاعت کے لئے انبیاء کرام کو پکاریں گے کیا یہ سب مشرک اور ابو جہل کے برابر ہیں؟ اور کچہریوں میں کوئی کام وکیل کے بغیر نہیں ہوتا کیا یہ سب مشرک ہیں؟

انبیاء کرام پر شرک کا فتویٰ (نعوذ باللہ)

ابن عبدالوہاب نے کتاب التوحید میں ایک باب قائم کیا جس کا نام رکھا ہے:

من الشرك أن یستغیث بغیر الله أو یدعو غیره۔

ترجمہ:- غیر اللہ کو پکارنا یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے فریاد کرنا شرک ہے۔

﴿کتاب التوحید ص ۵۰﴾

اس میں تمام آیات وہی پیش کی گئی ہیں جو بتوں کے متعلق ہیں اور ایک حدیث سے اِستدلال کیا ہے جو ضعیف اور باطل ہے۔

محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں: فاعلم أن شرك الأولین أخف من شرك اهل زماننا۔ ﴿کشف الشبہات ص ۱۷﴾

ترجمہ:- پہلے مشرکین کا شرک ہمارے زمانہ کے مشرکین سے ہلکا تھا۔

marfat.com

اس کتاب میں عام مسلمانوں کو مشرک قرار دیا گیا ہے۔
اگر عام مسلمانوں کو مشرک سمجھا جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر ایمان نہیں رہتا۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا

﴿بخاری حدیث نمبر ۱۳۴٤ کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الشهيد﴾

﴿مسلم حدیث نمبر ۲۲۹٦﴾

یہ کیسی توحید ہے جس کے ماننے سے قرآن وحدیث پر سے ایمان اُٹھ جائے۔
معلوم ہوا کہ یہ خودساختہ توحید ہے جس کا قرآن وحدیث سے کوئی تعلق نہیں۔ بہرحال یہ بات واضح ہوگئی کہ مسلمانوں پر شرک کا فتویٰ لگانے والے کون لوگ ہیں اور ان کا انجام کیا ہوگا۔

قرآن میں غیر اللہ سے مدد مانگنے کا ثبوت

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے مدد مانگی اور فرمایا:

"أَيُّكُمْ يَأْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا"

میرے پاس بلقیس کا تخت کون لائے گا؟ ﴿سورۃ النمل آیت ۳۸﴾

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"مَنْ أَنْصَارِيْ إِلَى اللّٰهِ"

کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں۔ ﴿سورۃ الصف آیت ۱۴﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو مدد کے لئے پکارا:

"وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْ أُخْرٰىكُمْ"

اور دوسری جماعت میں رسول تمہیں پکار رہے تھے۔ ﴿سورہ آل عمران آیت ۱۵۳﴾

ان جیسی تمام آیات میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہے اگر اس اصول کو صحیح تسلیم کرلیا

marfat.com

جائے تو غیر اللہ کو پکارنا یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے فریاد کرنا شرک ہے۔ تو پھر انبیاء کرام پر نعوذ باللہ شرک کا فتویٰ لگ جائے گا۔ معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ انبیاء کرام کی سنت ہے جو معصوم عن الخطاء ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کرنا صحابہ کرام کی سنت ہے کیونکہ صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد مانگی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں آپ سے حدیثیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی فریاد رسی فرمائی۔ ﴿بخاری حدیث نمبر ۱۱۹ کتاب العلم﴾

(۱۵) پندرھویں نشانی ﴿ انبیاء کرام پر شرک کا فتویٰ لگانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ" ﴿سورہ النساء آیت: ۸۰﴾

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے بیشک اللہ کی اطاعت کی۔

شان نزول

مفسر شہیر علامہ فخر الدین رازی (سن وصال 606ھ) اپنی شہرہ آفاق "تفسیر کبیر" میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی اس نے درحقیقت اللہ عزوجل سے محبت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ عزوجل کی اطاعت کی منافقوں نے کہا یہ ہمیں غیر اللہ کی عبادت سے روکتے ہیں حالانکہ یہ خود شرک کے قریب ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیسا کہ عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کو مان کر رب مانا اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا:

"مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ" ﴿سورہ النساء آیت: ۸۰﴾

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے بیشک اللہ کی اطاعت کی۔

﴿تفسیر کبیر و تفسیر خازن﴾

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کو مشرک کہنے والا منافق ہوتا ہے اس سے ہمیں

منافقوں کی ایک نشانی کا پتہ چل گیا اب موجودہ دور کے منافقیں کی پہچان آسان ہوگئی

حضرت آدم علیہ السلام پر شرک کا فتویٰ

شیخ محمد بن عبدالوہاب نے ''کتاب التوحید'' میں یہ موضوع روایت درج کی کہ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فلما ء اتھما صالحا جعلا لہ شرکاء کی تفسیر میں کہا: کہ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام آپس میں ملے تو حضرت حوا حاملہ ہوگئیں تو شیطان ان دونوں کے پاس آیا اور کہا میں وہی ہوں جس نے تمہیں جنت سے نکالا تھا تم میری بات مان کر اپنے بچے کا نام عبدالحارث رکھو ورنہ اس کے سر پر بارہ سنگا کے دو سینگ بنادوں گا جس کے ذریعہ وہ تمہارا پیٹ چیر کر باہر نکلے گا انہوں نے اس کی بات نہ مانی تو وہ بچہ مردہ حالت میں پیدا ہوا دوسری مرتبہ پھر حاملہ ہوئیں شیطان نے پھر اسی طرح کہا لیکن انہوں نے بات نہ مانی تو بچہ مردہ پیدا ہوا تیسری مرتبہ پھر حاملہ ہوئیں شیطان نے پھر آکر بہکانا شروع کیا اس مرتبہ وہ شیطان کے بہکاوے میں آگئے اور بچے کی محبت ان پر غالب آگئی اور اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا (ابن ابی حاتم)

شیخ محمد بن عبدالوہاب نے ''کتاب التوحید'' میں قتادہ تابعی کی طرف یہ قول منسوب کیا

(شرکاء فی طاعتہ ولم یکن فی عبادتہ)

ان دونوں یعنی حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام نے اطاعت میں شرک کیا عبادت میں شرک نہیں کیا (نعوذ باللہ)

﴿کتاب التوحید عربی ص:۱۳۱، باب فلما ء اتھما صالحا جعلا لہ شرکاء﴾

حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

یہ روایت اہل کتاب بنی اسرائیل کے آثار سے ہے اور اہل کتاب کی روایات تین قسمیں ہیں بعض وہ ہیں جن کا صحیح ہونا ہمیں کتاب وسنت معلوم ہے اور بعض وہ ہیں جن کا

marfat.com

کذب ہمیں کتاب وسنت معلوم ہے اور بعض وہ ہیں جن کا کذب یا صدق متعین نہیں ہے اور اس روایت کا کذب ہمیں معلوم ہے کیونکہ اگر دونوں میاں بیوی سے مراد حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام ہوں تو لازم آئے گا کہ وہ دونوں مشرک ہوں اور حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور معصوم ہیں ان کا شرک کرنا عادتا محال ہے اور امام عبد الرزاق کی روایت کلبی سے ہے اور اس کا حال سب کو معلوم ہے۔

﴿تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۲۶۵ مطبوعہ دار الاندلس بیروت﴾

ابن کثیر نے اس روایت کو من گھڑت قرار دیا ہے حیرت ہے کہ ایسی جھوٹی روایات توحید کے نام پر لوگوں میں پھیلائی جارہی ہیں اور علماء خاموش ہیں

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ہم اس مسئلہ میں امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر ہیں کہ اس آیت میں حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام مراد نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد مشرکین اور ان کی اولاد ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (فَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ) تو اللہ کو برتری ہے ان کے شرک سے۔ کیونکہ یُشْرِکُوْنَ جمع کا صیغہ ہے اور آدم اور حوا علیہما السلام کے لئے تثنیہ کا صیغہ ہونا چاہئے تھا۔ ﴿تفسیر ابن کثیر﴾

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں اور وہ دنیا سے شرک مٹانے کے لئے آتے ہیں ایسی ہر روایت جو انبیاء کرام علیہم السلام کو گنہگار یا مشرک ثابت کرے مردود اور من گھڑت ہے انبیاء کرام علیہم السلام اور مسلمانوں کو مشرک قرار دینے کا نام اگر توحید ہے تو ایسی توحید سے ہماری ہزار بار توبہ۔ جس روایت کا سہارا لے کر اللہ کے نبی کو مشرک کہا وہ اسرائیلی موضوع من گھڑت ہے موضوع روایات پر اپنے مذہب کی بنیاد رکھنا یہ ابن عبدالوہاب کا ہی کام ہے، اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ جس روایت سے انبیاء کرام علیہم السلام معصوم نہ رہتے ہوں وہ روایت مردود ہے اگرچہ بخاری اور مسلم یا صحاح ستہ میں لکھی ہو کیونکہ ہمارا ایمان قرآن پر ہے اور ہم اس حدیث کو مانتے ہیں جو قرآن کے

marfat.com

موافق ہو قرآن فرماتا ہے ﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ اگر انبیاء علیہم السلام شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے۔

﴿سورۃ الانعام آیت: ۸۸﴾

شیطان نے کہا تھا

وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿سورہ الحجر: ۳۹-۴۰﴾

میں ان سب کو بے راہ کر دوں گا مگر جو اُن میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ﴿سورہ بنی اسرائیل آیت: ۶۵﴾

بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں اور بعض اولیاء محفوظ۔ معصوم وہ جو گناہ نہ کر سکے محفوظ وہ جو گناہ کر تو سکے مگر کرے نہیں، نبوت کے لئے عصمت لازم ہے مگر ولایت کے لئے حفاظت لازم نہیں جسے رب چاہے محفوظ رکھے جیسے خلفاء راشدین وغیرہم۔ ﴿تفسیر نور العرفان﴾

علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور منافقین کی نشانیاں

مولنا حضرت حسن رضا رحمۃ اللہ علیہ کی زبان میں

واقفِ غیب کا ارشاد سناؤں جس نے ☆ کھولدی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری

زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں ☆ یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری

ہو اسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا ☆ دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری

سر منڈے ہوں گے تو پاجامے گھٹنے ہونگے ☆ سر سے پا تک یہی پوری ہے شباہت تیری

ادّعا ہوگا حدیثوں پہ عمل کرنے کا ☆ نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری

اُن کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو ☆ اس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری

لیکن اُترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے ☆ ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری

marfat.com

نکلیں گے دیں سے یوں جیسے نشانہ سے تیر☆ آج اُس تیر کی نخچیر ہے سنگیت تیری
اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کر لے☆ آپ کھل جائیگی پھر تجھ پہ خباثت تیری
خاک منہ میں تیرے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر☆ مٹ گیا دیں ملی خاک میں عزت تیری
تیرے نزدیک ہوا کذب الٰہی ممکن☆ تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری
علم شیطاں کا ہوا علم نبی سے زائد☆ پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری
بزم میلاد ہو کانا کے جنم سے بدتر☆ ارے اندھے ارے مردود یہ جراءت تیری
علم غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول☆ کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری
یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال ان کا بُرا☆ اُف جہنم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری
اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز☆ ماری جائے گی تیرے منہ پہ عبادت تیری
کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مددے☆ یا علی سن کے بگڑ جائے طبیعت تیری
ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں☆ شرک کا چرک اُگلنے لگی ملت تیری

(۱۶) سولہویں نشانی

بے ادب لوگ حضور ﷺ کے والدین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو بھی مسلمان نہیں سمجھتے آپ کسی بھی بے ادب کی پہچان کرنا چاہیں تو اس سے حضور ﷺ کے والدین کریمین کے متعلق سوال کریں اگر وہ ان کے متعلق زبان درازی کرے یا ان کی شان میں گستاخی کرے تو سمجھ لیں کہ اس کا تعلق کس گروہ سے ہے۔

اگر خدانخواستہ ہم حضور ﷺ کے والدین کریمین کو مسلمان نہ سمجھیں تو یہ بات قرآن کے خلاف ہے کیونکہ آپ کے والدین بلکہ تمام آباؤ اجداد کا مومن موحد ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کے والد کا مومن موحد ہونا بھی قرآن سے ثابت ہے۔

marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد دعا مانگ رہے ہیں

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں سے ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت کرے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا کرے بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔ ﴿سورہ بقرہ آیت: 129-128﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی کہ ہماری اولاد میں سے ایک امت مسلمہ رہے اور پھر دوسری آیت میں یہ دعا ہے کہ اسی امت مسلمہ سے ایک رسول بھیج۔ یعنی اس امت مسلمہ میں نبی آخر الزماں کو بھیج دے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امت مسلمہ میں پیدا ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد مومن موحد تھے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین بلکہ تمام آباؤ اجداد کو شرک، کفر، اور زنا سے پاک صاف رکھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اہل فترت سے تھے

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا۔ اس بناء پر اس نبی کی ذریت اور اس قوم کے سوا سب لوگ اہل فترت ہونگے اور والدین کریمین عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد سے نہ تھے، نہ ان کی قوم سے، اس لئے یہ بات ہر قسم کے شک و شبہ سے

marfat.com

بالاتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین اہل فترت سے تھے اور اہل فترت کے نجات یافتہ ہونے پر درج ذیل آیات دلالت کرتی ہیں۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ ﴿سورہ اسراء آیت: ۱۵﴾

ہم اس وقت تک عذاب دینے والے نہیں جب تک کہ رسول کو نہ بھیج دیں۔

وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى۔ ﴿طٰہٰ آیت: 134﴾

اور اگر ہم ان کو اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ ضرور کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف رسول کیوں نہیں بھیجا تا کہ ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے تیری آیات کی پیروی کر لیتے۔

قرآن مجید کی ان آیات سے واضح طور معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عادتِ جاریہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں نبی نہ بھیجے اسوقت تک ان کو مکلف قرار دیتا ہے نہ ان کو مستحق عذاب قرار دیتا ہے اور یہی لوگ اہل فترت ہیں اور از روئے قرآن نجات یافتہ ہیں، اس اصول کے اعتبار سے رسول اکرم ﷺ کے والدین نجات یافتہ قرار پائے۔ ﴿الحاوی للفتاوی 2/202-210﴾

آپ ﷺ کے تمام آباء اور امہات اہل ایمان سے ہیں

اس پر علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دلیل قائم کی ہے کہ قرآن مجید میں ہے

الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ۔ ﴿سورۃ الشعراء: 219﴾

وہ جو تمہیں دیکھتا رہتا ہے خواہ تم قیام میں ہو خواہ ساجدین میں منتقل ہو رہے ہو۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''اسرار التنزیل'' میں یہ تقریر کی کہ رسول اللہ ﷺ کا نور ساجدین میں سے ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا رہا ہے یعنی آپ کے تمام آباء اور امہات اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے والے

marfat.com

اور مؤمن تھے اور اس کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوتی ہے لَمْ اَزَلْ اُنْقَلُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاهِرِيْنَ اِلٰى اَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا رہا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ آپ کے تمام آباء اور امہات سجدہ گزار، طیب وطاہر اور مؤمن تھے۔

اس نظریہ پر دوسری دلیل یہ ہے کہ روئے زمین کبھی اہل ایمان سے خالی نہیں رہی اور آپ کا نور ہر دور کے بہترین بنو آدم میں رہا از روئے قرآن اہل ایمان سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ بندۂ مومن مشرک سے بہتر ہے ﴿سورہ بقرہ: 221﴾ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کا نور ہر دور کے مومنوں میں گردش کرتا رہا جس سے ثابت ہوا کہ ہر دور میں آپ کے والدین کریمین مومن تھے۔

زمین کبھی اہل ایماں سے خالی نہیں رہی اس پر دلیل یہ ہے کہ امام عبدالرزاق نے مصنف میں ابن میسب سے روایت کیا کہ قال علي رضي الله عنه لم يزل علي وجه الدهر في الأرض سبعة مسلمون فصاعدا فلولا ذلك هلكت الأرض ومن عليها حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیشہ روئے زمین پر کم از کم سات مسلمان رہے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین اور زمین والے سب ہلاک ہو جاتے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند "بخاری اور مسلم" کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور یہ بات اگرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے لیکن چونکہ محض عقل سے یہ بات نہیں کہی جاسکتی اس لئے یہ حدیث حکماً مرفوع ہے۔

رہا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بنو آدم کے بہترین افراد امت سے مبعوث ہوئے اس پر دلیل یہ ہے۔

marfat.com

حدیث نمبر ۱۵

و عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ۔ ﴿بخاری: 3557 مشکوۃ: 5739﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر زمانہ میں بہترین لوگوں میں مبعوث ہوتا رہا حتیٰ کہ ان لوگوں میں مبعوث ہوا جن میں ہوں۔

حدیث نمبر ۱۶

عَنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ اَنَا؟ فَقَالُوْا: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر پہنچی تھی کہ بعض لوگ ہمارے نسب پاک میں طعن کرتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرما کر پوچھا بتاؤ میں کون ہوں؟ سب نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا سلام ہو فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں...... اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ہم کو بہتر مخلوق میں سے کیا...... پھر ان کے دو حصے کیے (عرب و عجم) تو ہم کو ان سے بہتر یعنی عرب میں سے کیا...... پھر عرب کے چند قبیلے بنائے ہم کو ان کے بہتر یعنی قریش میں سے کیا...... پھر قریش کے چند خاندان بنائے ہم کو انکے سب سے بہتر خاندان یعنی بنی ہاشم میں سے کیا

marfat.com

......تو میں اُن سب میں ذات کے لحاظ سے بہتر ہوں اور خاندان کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں۔﴿ترمذی حدیث: ۳۶۰۸، مشکوۃ حدیث: ۵۷۵۷ کتاب الفضائل﴾

ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک خیر ابوین میں رکھا ہے اور خیر بہر حال مومن ہے اور مشرکین نجس ہیں اس لئے آپ کے سلسلہ نسب کے تمام والدین مومن تھے۔

آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا

ایک سوال یہ کیا جاتا ہے کہ آپ کے سلسلہ نسب کے تمام والدین مومن تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام جو آپ کے آباء میں سے ہیں ان کے والد کو بھی مومن ہونا چاہئے تھا حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد آزر نص قرآن سے کافر ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ لغتِ عرب اور قرآن و حدیث میں ''اب'' کا اطلاق چچا پر ہوتا ہے اور اہل تاریخ کی تصریحات سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تارخ تھے اور آزر آپ کے چچا تھے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ''اسرار التنزیل'' میں لکھا ہے: کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد نہیں چچا تھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد کافر نہیں تھے اللہ تعالی فرماتا ہے۔ اَلَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ

وہ جو تمہیں دیکھتا رہتا ہے خواہ تم قیام میں ہو خواہ ساجدین میں منتقل ہو رہے ہو ﴿سورۃ الشعراء: 219﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ساجدین میں سے ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا رہا ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے: اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ سب مشرکین محض نجس ہیں۔﴿سورۃ التوبہ آیت: 28﴾

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَمْ اَزَلْ اَنْقُلُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاهِرِیْنَ اِلَی اَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا رہا

marfat.com

ہوں۔اس لئے واجب ہے کہ آپ کے آباؤاجداد میں سے کوئی مشرک نہ ہو۔

اس پر مزید دلیل یہ ہے کہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے چچا آزر کے لئے استغفار کرتے رہے لیکن جب وہ کفر پر فوت ہوگئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ان سے بیزار ہوگئے اور پھران کے لئے استغفار نہیں کیا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ابراہیم کا اپنے چچا کے لئے استغفار کرنا اس وعدہ کی وجہ سے تھا جو چچا نے ان سے کیا تھا جب انہیں معلوم ہوگیا کہ ان کا چچا اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہوگئے۔ ﴿توبہ:114﴾ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ محمد بن کعب، قتادہ، مجاہد اور حسن وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آزر کی حیات میں اس کے ایمان کی توقع رکھتے تھے اور جب وہ شرک پر فوت ہوگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے بیزار ہوگئے اس کے بعد نارنمرود کا واقعہ پیش آیا اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی اور وہاں حضرت سارہ کی وجہ سے ظالم بادشاہ کا واقعہ پیش آیا جس کے نتیجے میں حضرت ہاجرہ آپ کو بطور باندھی ملیں پھر آپ شام کو لوٹ گئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ہاجرہ اوران کے فرزند سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو مکہ کی وادی غیر ذی زرع میں ٹھہرایا جہاں حسب قرآن آپ نے یہ دعا کی اے اللہ میں نے اپنی اولاد کو ایک بنجر وادی میں ٹھہرادیا اور اس کے بعد یہ دعا مانگی "اے ہمارے رب میری مغفرت کر اور میرے والدین کی اور قیامت کے دن تمام مسلمانوں کی"۔ ﴿سورہ ابراہیم آیت:۴۱﴾

اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا کے ہلاک ہونے کے کافی عرصہ بعد اپنے والدین کے لئے مغفرت کی دعا کی جس سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم میں جس کے کفر اور جس کے استغفار سے بیزاری کا ذکر کیا گیا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا تھے والد نہ تھے کیونکہ اگر والد ہوتے تو بعد میں ان کے لئے استغفار نہ کرتے، اس سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم میں جس آزر کے نام اور "اب" کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے وہ آپ کے چچا ہیں۔ ﴿الحاوی للفتاوی 2/213-215﴾

marfat.com

ایک اشکال کا جواب

ایک اشکال یہ کیا جاتا ہے کہ صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے آپ ﷺ نے فرمایا فی النار ''جہنم میں'' جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا: اِنَّ اَبِی وَاَبَاکَ فِی النَّارِ میرا باپ اور تیرا باپ جہنم میں ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں بھی باپ سے مراد چچا ہے

کیونکہ قرآن کریم میں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹوں سے کہا مَا تعبدون من بعدی قالوا نعبد الٰھك واله آبائك ابراھیم واسماعیل واسحق میرے بعد کس کی عبادت کرو گے انہوں نے کہا ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے اور آپ کے آباء ابراہیم ، اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے معبود کی۔ ﴿سورہ بقرہ:133﴾

حضرت یعقوب علیہ السلام کے باپ کا نام اسحاق علیہ السلام ہے اور اسماعیل علیہ السلام چچا ہیں اور ابراہیم علیہ السلام دادا ہیں لیکن ان سب کو ''آباء'' کہا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ چچا پر بھی ''اب'' کا اطلاق ہوتا ہے۔ ہاں! والد سوائے باپ کے کسی پر نہیں بولا جاتا اور حضور ﷺ نے ''اب'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے ''والد'' کا لفظ نہیں بولا جس سے ثابت ہو گیا کہ اس سے آپ کے چچا ابو طالب مراد ہیں۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جامع اور کلی جواب یہ دیا ہے کہ جو احادیث بظاہر والدین کریمین کے ایمان اور ان کی مغفرت کے خلاف ہیں ان سب کا حکم قرآن کریم کی اس آیت سے منسوخ ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

ہم اس وقت تک عذاب دینے والے نہیں جب تک کہ رسول کو نہ بھیج دیں۔

﴿سورہ اسراء آیت:۱۵﴾

﴿شرح مسلم سعیدی 2/872-868 تفسیر تبیان القرآن 1/540﴾

marfat.com

(۱۷) سترھویں نشانی: بے ادب لوگ حیات النبی ﷺ کے منکر ہیں

بے ادبوں کا عقیدہ یہ ہے حضور ﷺ تو (نعوذ باللہ) مردہ ہیں آپ کا صرف دین باقی ہے

لیکن اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ...... میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

چنانچہ اسماعیل دھلوی صاحب لکھتے ہیں نبی مر کر مٹی میں مل گئے ہیں (تقویۃ الایمان)

اور سعودی عرب کے سکولوں میں پڑھائی جانے والی کتابوں میں یہ عقیدہ درج ہے میرے سامنے پرائمری گرلز سکول کی تیسری جماعت کی کتاب التوحید ہے جس کا نام ہے

''مقرر التوحيد للسنة الثالثة الابتدائيه''اس کا صفحہ نمبر گیارہ ہے

س: إذا قيل لكِ من نبيك؟

ج: فقولي :محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ﷺ

س: إذا قيل لكِ هل هو ميت أم حيٌّ؟

ج: فقولي: ميتٌ و دينه باق إلى يوم القيامة.

جب تجھ سے کہا جائے کہ نبی کریم ﷺ مردہ ہیں یا زندہ تو تو جواب میں کہہ کہ وہ تو مردہ ہیں لیکن ان کا دین قیامت تک باقی ہے۔

اس عقیدہ کو اگر صحیح تسلیم کر لیا جائے تو قرآن پر ایمان نہیں رہتا۔ کیونکہ قرآن اعلان کر رہا ہے کہ شہید زندہ ہیں ان کو مردہ مت کہو **ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل أحياء ولكن لا تشعرون** ﴿سورہ بقرہ آیت: 154﴾

اور دوسری جگہ ان کو مردہ گمان کرنے سے بھی روک دیا گیا فرمایا وہ زندہ ہیں انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے **ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل أحياء عند ربهم يرزقون**۔ ﴿سورہ آل عمران آیت: 169﴾

marfat.com

مودودی کا شہداء کی زندگی کا انکار

اسی طرح جماعت اسلامی کے مدودی صاحب نے انبیاء اولیاء اور شہداء کی زندگی کا انکار کیا ہے جو صریح قرآن کے خلاف ہے۔

چنانچہ وہ سورۃ النحل آیت نمبر ۱۹-۲۰ کی تفسیر میں لکھتا ہے من دون اللہ سے مراد انبیاء، اولیاء شہداء صالحین اور دوسرے غیر معمولی اسان ہی ہیں جن کو عالی داتا، مشکل کشا، فریادرس، غریب نواز، گنج بخش اور نہ معلوم کیا کیا قرار دے کر اپنی حاجت روائی کے لئے پکارنا شروع کر دیتے ہیں۔ ﴿تفہیم القرآن جلد۲ ص ۵۳۲﴾

قرآن تو کہہ رہا ہے شہید زندہ ہیں اور نبی شہید کیا ساری مخلوق سے افضل ہیں تو جوان کو مردہ کہے کیا اس کا قرآن پر ایمان رہے گا؟

حدیث نمبر ۱۷

انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں

عن أوس بن أوس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَارَسُولَ اللهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ يَقُولُونَ بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں وفات دیئے گئے اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں بے ہوشی ہے لہٰذا اس دن میں مجھ پر درود زیادہ پڑھو کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش ہوتے ہیں لوگ بولے یارسول اللہ

marfat.com

ہمارے درود آپ پر کیسے پیش ہونگے آپ تو ریم ہو چکے ہونگے (یعنی گلی ہڈی) آپ نے فرمایا: اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔

﴿ابوداود حدیث (١٠٤٧) کتاب الصلاۃ باب فضل یوم الجمعۃ﴾

﴿ابن ماجۃ ١٦٣٦، نسائی ١٣٧٣، مشکاۃ حدیث (١٣٦١) کتاب الصلاۃ باب یوم الجمعۃ﴾

اس حدیث کو ناصر الدین البانی نے صحیح قرار دیا ہے

اب جو انبیاء کرام کو مردہ کہے کیا اس کا اس حدیث پر ایمان رہے گا؟

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً ○ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حدیث نمبر ١٨

انبیاء کرام زندہ بھی ہیں اور رزق بھی دیئے جاتے ہیں

عن أبی الدرداء رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن زیادہ درود پڑھو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر کوئی درود نہیں پڑھتا مگر اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتی کہ اُس سے فارغ ہو جائے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا موت کے بعد بھی فرمایا اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے پس اللہ کا نبی زندہ ہے روزی بھی دیا جاتا۔ ﴿ابن ماجہ حدیث (١٦٣٧) مشکوۃ حدیث (١٣٦٦)

﴿الجامع الصغیر: ١٤٠٣/ علامہ سیوطی نے اسے حسن کہا ہے﴾

marfat.com

حدیث نمبر۱۹

ہر امتی کا درود حضور ﷺ سماعت فرماتے ہیں

عن أبی الدرداء رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ:

لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُهٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

تم میں سے جو شخص مجھ پر دورد پڑھتا ہے اس کے درود کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے خواہ وہ جہاں میں کہیں بھی ہو ہم نے عرض کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں بیشک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔

﴿طبرانی جلاء الافہام ص:۱۲۷ حدیث ابی الدرداء الباب الاول﴾

حدیث نمبر۲۰

عن أنس رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ:

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

﴿سلسلة الاحادیث الصحیحہ از ناصر الدین البانی حدیث:۶۲۱/ بیہقی فی حیاۃ الانبیاء﴾

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ ☆ میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

marfat.com

باب نمبر دوم

بے ادبوں کا انجام

آیت نمبرا

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ
وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

﴿سورہ توبہ (۶۵-۶۶) پارہ (۱۰) رکوع (۱۴)﴾

اور اے محبوب ﷺ اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم یونہی ہنسی کھیل کر رہے تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو مسلمان ہو کر

شانِ نزول

ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کسی کی اونٹنی گم ہو گئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد رسول اللہ ﷺ بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے (وما یدریہ بالغیب) محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری ﴿کیا اللہ اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو چکے ہو﴾۔

﴿تفسیر امام ابن جریر ☆ تفسیر در منثور ر امام جلال الدین سیوطی (تمہید ایمان ر از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۰-۳۱﴾

مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ نے صاف فرما دیا بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو مسلمان [illegible] حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ ﷺ کے علوم غیب کے مطلقاً منکر

marfat.com

ہیں اور معلوم ہوا حضور کی گستاخی کفر ہے اگرچہ گستاخی کی نیت نہ کرے کیونکہ استہزاء کو کفر قرار دیا گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کا گستاخ مرتد ہے۔

﴿تفسیر نور العرفان: ۳۱۴﴾

جن منافقین کا اس آیت میں ذکر ہے انہوں نے ایک دفعہ نبی ﷺ کے علم غیب کا مذاق اڑایا تھا کہ بھلا حضور کب روم پر غالب آ سکتے ہیں (تفسیر قرطبی) اس گستاخی کو رب کی آیتوں کی گستاخی قرار دے کر ان کے کفر کا فتویٰ صادر کیا کس نے؟ کسی مولوی نے نہیں! بلکہ خود اللہ عزوجل شانہ نے۔ ﴿علم القرآن﴾

بالکل اسی انداز سے اسماعیل دہلوی لکھتا ہے

کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دل میں کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ ورسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر

﴿تقویۃ الایمان الفصل الخامس فی ذکر رد الاشراک فی العادات ص ۵۵ میر محمد کتب خانہ کراچی﴾

آیت نمبر ۲

منافقین اور مسلمین کا اتحاد ناممکن ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۔ ﴿سورہ آل عمران آیت (۱۷۹) پارہ (۴) رکوع (۹)﴾

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں! اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے

marfat.com

حدیث (۱۵)

نبی کریم ﷺ کے علم کا انکار منافقین کا طریقہ ہے

قال السدی قال رسول اللہ ﷺ:

عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي فِي صُوَرِهَا فِي الطِّيْنِ كَمَا عُرِضَتْ عَلَى آدَمَ وَأُعْلِمْتُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِي وَمَنْ يَّكْفُرُ بِي، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْمُنَافِقِيْنَ، فَقَالُوْا: اسْتِهْزَآءً زَعَمَ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرُ مِمَّنْ لَمْ يُخْلَقْ بَعْدُ وَنَحْنُ مَعَهُ وَمَا يَعْرِفُنَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ طَعَنُوْا فِي عِلْمِي، لَا تَسْئَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ فِي مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ إِلَّا أَنْبَأْتُكُمْ بِهٖ، فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: حُذَافَةُ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا وَبِكَ نَبِيًّا فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ

رسول کریم ﷺ نے فرمایا خلقت وآفرینش سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اُسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کون مجھ پر ایمان لائیگا کون کفر کریگا یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے براہِ استہزاء کہا کہ محمد ﷺ کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے انکے ایمان وکفر کے متعلق جانتے ہیں باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم ﷺ نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اُس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ

marfat.com

سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا میرا باپ کون ہے یارسول اللہ (علیہ الصلوۃ والسلام)! فرمایا: حذافہ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (علیہ الصلوۃ والسلام)! ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے، آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم باز آؤ گے، کیا تم باز آؤ گے، پھر منبر سے اُتر آئے اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿تفسیر خازن ارہ نمبر ۴ زیر آیت "مَاكَانَ اللهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ"﴾

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔

﴿تفسیر خزائن العرفان ص ۱۰۸﴾

اب جو کہے کہ (معاذ اللہ) اکثر صحابہ چھپے ہوئے منافق تھے جو حضور کے بعد خلیفہ بھی بن گئے وہ اس آیت کا منکر ہے حضور نے وفات سے بہت پہلے مخلص، منافق علیحدہ کر کے دکھا دیئے تھے۔ ﴿تفسیر نور العرفان ص ۱۱۶﴾

اس سے معلوم ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا انکار منافقین کا کام ہے اور اُسے تسلیم کرنا مومنوں کا جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر تسلیم و رضا کا اظہار کیا یہی مومن کی شان ہے اور اعتراض کرنا منافق کی پہچان۔

حدیث (۱۶)

منافقین کو رسوا کر کے مسجد سے نکال دیا گیا

عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ (أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَافِقِيْنَ فَمَنْ سَمَّيْتُ فَلْيَقُمْ قُمْ يَا

marfat.com

فُلَانُ قم یا فلان حَتّٰی عَدَّ سِتًّا وَثَلَاثِیْنَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا:- اے لوگو تم میں بعض منافق ہیں میں جس منافق کا نام لوں وہ کھڑا ہو جائے آپ ایک ایک کا نام لیتے گئے اے فلاں کھڑا ہو جائے اے فلاں کھڑا ہو جائے اے فلاں کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ آپ نے چھتیس منافقین کا نام لیا۔

﴿بیہقی / خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۲۷۱ باب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمنافقین / تفسیر روح المعانی﴾

حدیث (۱۷)

منافقین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کے منکر تھے

عن ثابت البنانی قال: اجْتَمَعَ الْمُنَافِقُوْنَ فَتَکَلَّمُوْا بَیْنَھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اِنَّ رِجَالاً مِنْکُمْ اجْتَمَعُوْا فقالوا کَذَا وَقَالُوْا کَذَا فَقُوْمُوْا فَاسْتَغْفِرُوا اللہَ وَأَسْتَغْفِرُ لَکُمْ فَلَمْ یَقُوْمُوْا فقَالَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَتَقُوْمُنَّ اَوْ لَاُسَمِّیَنَّکُمْ بِاَسْمَائِکُمْ، فَقَالَ: قُمْ یَا فُلَانُ فَقَامُوْا خَزَایَا مُتَقَنِّعِیْنَ

حضرت ثابت البنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منافقین نے جمع ہو کر باہم گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہت سے لوگ جمع ہوئے انہوں نے ایسا کہا اور ایسا کہا تم لوگ اُٹھو اور اللہ سے توبہ و استغفار کرو میں بھی تمہارے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں مگر منافقین نہیں اُٹھے (کیونکہ اُن کا عقیدہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا علم نہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تم لوگ اُٹھو میں تمہیں تمہارے نام سے پکارتا ہوں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے لے کر پکارا اور منافقین ذلیل و خوار منہ چھپائے ہوئے اُٹھے۔ ﴿خصائص کبری جلد ۲ ص ۲۷۱ باب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمنافقین﴾

اس سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ منافقین اللہ کی توحید کے قائل تھے لیکن حضور

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کے منکر تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ اُٹھو اور اللہ سے توبہ واستغفار کرو میں بھی تمہارے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں'' مگر منافقین نہیں اُٹھے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ کے قائل ہوتے تو عرض کرتے یارسول اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)! ہمارے لئے استغفار کریں جیسا کہ صحابہ کہتے تھے انہوں نے ایسا نہیں کیا، تو پتہ چل گیا کہ وہ وسیلہ کے منکر تھے آج بھی جو وسیلہ کا منکر ہے وہ انہی کے طریقہ پر ہے۔

جس دن سے یہ مسجد سے نکالے گئے اُس دن سے ان کو آرام وچین نہیں، ان کی نیندیں اُڑ گئی ہیں، ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں، بستر کاندھے پر ہے اور چنے کی دال جیبوں میں ہے، پھر رہے ہیں گلی گلی، گاؤں گاؤں، کہ ہم تو نکالے گئے، دوسروں کو بھی چین سے نہیں بیٹھنے دینگے

ٹھوکروں کے سوا اور پائے گا کیا ☆ جس کی منزل کا کوئی نہ ہو رہنما
اپنی منزل پہ ہرگز نہ پہنچے گا وہ ☆ ہاتھ میں جس کے دامن تمہارا نہیں
جو ترے در سے یار پھرتے ہیں ☆ دربدریوں ہی خوار پھرتے ہیں
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

میں آپ سے سوالیہ نشان بن کر پوچھتا ہوں جس منافق کو اللہ نے کافر قرار دیا تھا اس نے کیا کہا تھا؟ صرف اتنی بات کہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیب کیا جانیں اور جن منافقین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے مسجد سے نکالا تھا انہوں نے کیا کہا تھا؟ صرف اتنی بات کہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے نفاق کا علم نہیں اُن میں کوئی ایسا تو نہیں تھا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ پاک کو بچوں اور جانوروں کے ساتھ تشبیہ دی ہو جیسا کہ اشرف علی تھانوی لکھا ہے'' دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید

marfat.com

عمرو بلکہ ہر صبی (بچے) مجنون (پاگل) حیوانات اور بہائم (چوپائیوں) کے لیے بھی حاصل ہے"۔ (حفظ الایمان اشرف علی تھانوی ص ۸)

اگر یہی بات کوئی اشرف علی تھانوی کے لئے لکھ دے کہ "تھانوی صاحب کا علم جانوروں بچوں اور پاگلوں جیسا ہے" تو ان کے معتقدین غصہ میں آپے سے باہر ہو جائیں لیکن مقام حیرت ہے کہ جو بات یہ اپنے عالم کے لئے پسند نہیں کرتے اسے امام الانبیاء ﷺ کے لئے برداشت کرتے ہیں کیا یہی ایمان ہے یہ شخصیت پرستی اور فرقہ پرستی نہیں تو اور کیا ہے؟

علمِ غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول ☆ کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری

اُن میں کوئی ایسا تو نہیں تھا جس نے یہ کہا ہو "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم ﷺ کی وسعتِ علمی کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"

(براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید احمد گنگوہی ص ۵۵)

خلاصہ اس کا یہ ہے شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور یہ (قرآن وحدیث) کی نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہے لہٰذا شیطان و ملک الموت کے لیے ایسا علم جو محیط روئے زمین ہو ماننا ضروری ہے لیکن حضور ﷺ کے لیے وسعتِ علم پر کوئی نص نہیں ہے لہٰذا حضور ﷺ کے لیے ایسا علم ماننا شرک ہے۔

اسی حضرت مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

؎ علم شیطاں کا ہوا علمِ نبی سے زائد ☆ پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

اسماعیل دہلوی نے لکھا:

جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۳)

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان ص ۵۵)

ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

marfat.com

(تفویۃ الایمان ص ۲۵) ''نعوذ باللہ''

میں کہتا ہوں نبی کی شان میں ایسی ایسی گستاخانہ عبارتیں لکھنے والوں نے شیطان اور منافقین کو پیچھے چھوڑ دیا ہے

؎ یہ وہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اگر صحابہ ایسی عبارتیں سنتے تو ہرگز برداشت نہ کرتے جبکہ فاروق اعظم اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیمِ غنیمت پر اعتراض کرنے والے کے لیے قتل کی اجازت طلب کی تھی۔ میرے پیارے سنیوں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پہ قربان ہونے والے سنیوں! مجھے بتاؤ جب منافقین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پر اعترض کیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے اُن کے علم، کلمہ، نماز، روزہ، کو دیکھا تھا، نہیں! ہرگز نہیں۔ بلکہ ذلیل وخوار کر کے مسجد سے نکال دیا تھا کیونکہ وہ سچے محب تھے تو اب وہ لوگ جن کی گستاخیاں منافقین سے بھی زیادہ ہیں تو اُنہیں دوست بناتا ہے اور اُن سے رشتے ناطے کرتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائے گا کیا تو پیغام اعلیٰ حضرت بھول گیا ہے؟

؎ نہ سمجھو گے تو مِٹ جاؤ گے غافل مسلمانوں ☆ تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

پیغام اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہر سنی کے نام

پیارے بھائیو! تم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں، تمہیں فتنہ میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو، دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے (مودودیت ان سب کے بعد میں اُٹھنے والا فتنہ ہے) جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔

marfat.com

حضور اقدس ﷺ رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور ﷺ سے صحابہ روشن ہوئے، اُن سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، اُن سے آئمہ مجتہدین روشن ہوئے، اُن سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں کہ نور ہم سے لے لو...... ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو...... وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول کی سچی محبت، اُن کی تعظیم اور اُن کے دوستوں کی خدمت اور اُن کی تکریم اور اُن کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے خدا ورسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ، پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اُس سے جدا ہو جاؤ...... جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو، پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اُسے دُودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو (وصایا شریف/حسنین رضا)

سونا جنگل ، رات اندھیری ، چھائی بدلی کالی ہے
سونے والے جاگتے رہیو ، چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چُرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے ، اور تونے نیند نکالی ہے
سونا پاس ہے سُونا بن ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے
آنکھیں ملنا جھنجھلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
نام پر اُٹھنے کے لڑتا ہے اُٹھنا بھی کچھ گالی ہے

اگر کوئی آدمی تجھے تیرے باپ یا تیری ماں کو گالی دے تو کیا تو اُسے سینے سے لگائے گا یا گالی کا جواب گالی سے اور اینٹ کا جواب پتھر دے گا اگر تو اُس کو سینے سے لگائے گا تو لوگ بے غیرت کہیں گے تو کیا وہ لوگ جنھوں نے اولیاء کرام صحابہ کرام نبی ﷺ کی آل اور نبی کریم ﷺ کی بے ادبیاں اور گستاخیاں کی ہیں اُن کو دشمن سمجھے گا یا اُن سے رشتے ناطے کریگا جو لوگ اُن سے دوستیاں کرتے ہیں آخر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے

marfat.com

ہیں

؎ کتنا سادہ ہے اپنا اُصولِ دوستی کوثر ☆ جو ان سے لاتعلق ہے ہمارا ہو نہیں سکتا

پیغام برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرے پیارے، مرے اپنے، مرے سُنی بھائی ☆ آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تری
تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سُن ☆ انصاف بھی کر کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب ☆ غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
گالیاں دیں انھیں شیطاں لعین کے پیرو ☆ جن کے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری
اُن کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے ☆ شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اُن سے ☆ جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
اُن کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن ☆ وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں ☆ دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی ☆ اُن سے عشق اُن کے عدو سے ہو عداوت تیری
اہل سنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسنؔ ☆ جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا ☆ ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

اور جب اُن سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے معافی چاہیں (بخشش کی دعا کریں) تو وہ اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔ ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے

marfat.com

گا بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

سورہ منافقون (۵-۶) پارہ-۲۸ رکوع-۱۳

شانِ نزول

غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم ﷺ نے سرِ چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجیر جہجاہ غفاری اور ابن ابی کے حلیف سنان بن وبر کے درمیان جنگ ہوگئی جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا اس وقت ابن ابی منافق نے حضور سید عالم ﷺ کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اُس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو تاب نہ رہی انہوں نے اُس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سید عالم ﷺ کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمٰن جل جلالہ نے انہیں عزت و قوت دی ہے ابن ابی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے یہ خبر حضرت کی خدمت میں پہونچائی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن ابی کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم ﷺ نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں حضور انور ﷺ نے ابن ابی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اُس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ کہنے لگے کہ ابن ابی بوڑھا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو شاید دھوکا ہوا ہو اور بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو ابن ابی سے کہا گیا کہ جا سید عالم ﷺ سے درخواست کر حضور تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی

marfat.com

باقی رہ گیا کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کو سجدہ کروں اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔ ﴿تفسیر خزائن العرفان﴾

اور جب اُن سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے معافی چاہیں (بخشش کی دعا کریں) تو وہ اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ☆ ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا ﴿سورہ منافقون (۵) پارہ-۲۸ رکوع-۱۳﴾

یعنی اے محبوب میں انہیں بخشوں کیسے یہ تو آپ کے صحابہ کے دشمن ہیں اور لوگوں کو ان کی خدمت کرنے سے روکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کا دشمن کبھی نہ بخشا جائے گا، صحابہ کی خدمت ایمان کی سند ہے۔ ﴿تفسیر نور العرفان﴾

خیال رہے کہ حضور ﷺ کی یہ دعا قبول نہ ہونا حضور کی انتہائی تعظیم ہے مطلب یہ ہے کہ جو مردود خود کو آپ سے بے نیاز جانے اور آپ کے واسطہ کے بغیر ہم تک پہنچنا چاہے اور آپ اپنی رحمت سے اس کے لئے دعا کریں ہم نہ بخشیں گے، ہم تو صرف اسے بخشیں گے جو آپ کا نیاز مند ہو اور آپ کے وسیلے اور ذریعہ سے ہم تک پہنچے اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے

﴿اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں﴾ ﴿سورۃ النساء آیت آیت ۶۴﴾

یعنی اللہ کی رحمت اور بخشش حاصل کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی سفارش اور شفاعت ضروری ہے۔ اسی لئے عاشق کہتا ہے

کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر اور خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ﷺ
لاورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی ﷺ
بے ان کے واسطے خدا کچھ عطا کرے حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

marfat.com

پہلے کفار بھی رب کی توحید کے قائل تھے رب تعالیٰ فرماتا ہے

''اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند تو ضرور کہیں گے اللہ نے'' ﴿سورہ العنکبوت آیت:۶۱﴾

اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی حضور ﷺ کا انکار کر کے رب تعالیٰ کی توحید اور تمام صفات کا قائل ہو وہ مومن نہیں مشرک و کافر ہے دیکھو یہ مشرکین اللہ تعالیٰ کو تمام صفات سے موصوف مانتے تھے پھر مشرک تھے کیونکہ حضور ﷺ کے انکاری تھے۔ شیطان اللہ کی توحید، صفات اور تمام ایمانیات کو مانتا ہے مگر پھر بھی کافر ہے مشرک ہے کیوں؟ نبی کے انکار کی وجہ سے۔ ﴿تفسیر نور العرفان ص:۶۴۴﴾

حدیث (۱۸)

بدعقیدہ اور بے ادب کے پاس بیٹھنے سے ایمان کو خطرہ ہے

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لا يُضِلُّوْنَكُمْ ولا يَفْتِنُوْنَكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اخیر زمانہ میں جھوٹے دجال لوگوں کا ظہور ہوگا اور وہ تم کو ایسی احادیث سنائیں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے جس قدر ممکن ہو تم اُن سے دور رہنا اور اُن کو اپنے سے دُور رکھنا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں فتنہ میں ڈال دیں۔

﴿مسلم حدیث:۷ مشکاۃ حدیث:۱۵۴ کتاب الایمان باب الاعتصام﴾

اس سے معلوم ہوا کہ بدمذہبوں سے بچنا ضروری ہے ان کی صحبت دین ایمان کے لئے خطرہ ہے۔

marfat.com

حدیث (۱۹)

بدعقیدہ کا درس قرآن وحدیث بھی سننا جائز نہیں

عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَا: يَا أَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ قَالَ: لَا قَالَا: فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ قَالَ: لَا، لِتَقُومَانِ عَنِّي أَوْ لَأَقُومَنَّ قَالَ: فَخَرَجَا، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا أَبَا بَكْرٍ وَمَا كَانَ عَلَيْكَ أَنْ يَقْرَأَ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ قَالَ: إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْرَأَ عَلَيَّ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَيُحَرِّفَانِهَا فَيَقِرُّ ذٰلِكَ فِي قَلْبِي

اسماء بن عبید بیان کرتے ہیں کہ بدمذہبوں میں سے دو شخص (امام بخاری ومسلم) کے استاد امام ابن سیرین کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر! ہم آپ کو ایک حدیث سنائیں آپ نے کہا نہیں انہوں نے کہا پھر ہم آپ کے سامنے کتاب اللہ سے ایک آیت پڑھیں آپ نے کہا: نہیں! تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ ورنہ میں اٹھ جاؤنگا، سو وہ دونوں چلے گئے۔ کسی نے کہا اے ابوبکر! اگر وہ آپ کو قرآن مجید کی ایک آیت سنا دیتے تو کیا حرج تھا؟ آپ نے کہا: نہیں مجھے یہ خوف تھا کہ وہ میرے سامنے ایک آیت پڑھیں گے، پھر اس میں معنوی تحریف کرینگے، کہیں ان کی بیان کردہ باطل تاویل میرے دل میں بیٹھ نہ جائے۔ ﴿سنن دارمی حدیث-۳۹۹ تبیان القران سعیدی-۳/۵۳۵﴾

حضرات کہاں وہ امام وقت عظیم محدث جو علم وتقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے تعبیر الرؤیا کے امام اور امام بخاری اور مسلم کے استاد تھے بدمذہبوں سے اس قدر نفرت اور پرہیز اور کہاں آج کل نے نام نہاد مجتہد ماڈرن مولوی گستاخان رسول اور گستاخ صحابہ واہل بیت کو منبر رسول پر بٹھا کر اُن سے تقریں سنتے ہیں اور لوگوں کو سناتے ہیں خود بھی گمراہ اور لوگوں کو بھی گمراہ کررہے ہیں حالانکہ ایسے لوگوں کو منبر پر بٹھانا ہی منبر کی توہین

marfat.com

ہے۔

اور اس سے وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو جاہل ہونے کے باوجود ہر محفل میں چلے جاتے ہیں اور جب ان کا ایمان اور عقیدہ برباد ہوتا ہے تو پتہ بھی نہیں چلتا

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

دور شو از اختلاطِ یارِ بد ☆ یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زند ☆ یارِ بد بر جان و بر ایماں زند

بد مذہب دوست کے میل جول سے دُور رہ کہ بد مذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ بُرا سانپ صرف جان پر حملہ کرتا ہے لیکن بد مذہب جان و ایمان دونوں پر حملہ کرتا ہے۔

رو اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّار باش ☆ خاک بر دلداری اغیار پاش

دشمنِ دین نبی را خار دار ☆ بر سرِ منبر منہ بر دَار دَار

اے راہ حق پہ چلنے والے تو ہمیشہ کافروں پر سخت رہ اور غیروں کی دوستی پر خاک ڈال دے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے دشمن کو کانٹا سمجھو اور اُسے منبر پر جگہ مت دو بلکہ پھانسی دے دو۔

امام اہل سنت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

جب تک خدا جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہ رکھی جائے اُس وقت تک خدا جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت نہیں ہو سکتی۔

﴿مکتوب نمبر ۲۶۶ ج ۱/ ۳۲۵﴾

میری نظر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ نفرت وعداوت رکھنے کے برابر اس کو راضی کرنے والا کوئی عمل نہیں۔ ﴿مکتوب نمبر ۲۶۶ ج ۱/ ۳۲۶﴾

اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں، سچ کہتا ہوں دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

marfat.com

بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی اُن سے عشق اُن کے عدو سے ہو عداوت تیری

حدیث (۲۰)

صحابہ کا بے ادب و گستاخ ملعون ہے

اور اس کا ہر عمل باطل ہے

عن عویم بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ قال:قال رسول اللہ ﷺ:

إنَّ اللهَ تبارَكَ وتعالىٰ اختارَني واختارَ لي أصحابًا فجعلَ لي منهم وُزراءَ وأنصارًا وأصهارًا لا تسبُّوا أصحابي فمَنْ سبَّهم فعليهِ لعنةُ اللهِ والملائكةِ والناسِ أجمعينَ لا يقبلُ اللهُ منهُ صرفًا ولا عدلًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے لئے میرے صحابہ کو منتخب فرمایا اور ان میں سے میرے لئے وزراء، انصار (مددگار) اور اصہار (سسر) بنائے میرے صحابہ کو گالی نہ دی جائے جس نے ان کو گالی دی اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اُس کا نہ فرض قبول ہے اور نہ نفل۔

المستدرک للحاکم جلد۳ص۷۳۲ ☆ کتاب الشفا عربی جلد۲ص:۳۰۸

جب صحابہ کے گستاخ و بے ادب سے شادی بیاہ ممنوع ہے جو نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرے اُس سے بدرجہ اولیٰ شادی بیاہ ممنوع ہے۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا صحابہ کے بے ادب اور گستاخ کے ساتھ قطع تعلق واجب ہے تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ صحابہ کی شان زیادہ ہے یا نبی کریم ﷺ کی جب گستاخ صحابہ کے پیچھے نماز جائز نہیں تو گستاخ رسول کے پیچھے بھی جائز نہیں۔

marfat.com

حدیث (۲۱)

بدعقیدہ اور بے ادب سے شادی بیاہ ممنوع ہے

عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم لا تَسُبُّوْا أصْحَابِی فَإنَّہُ یَجِیءُ قَوْمٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ یَسُبُّوْنَ أصْحَابِی فَلا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ ولا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ ولا تُنَاکِحُوْھُمْ ولا تُجَالِسُوْھُمْ وَإنْ مَرِضُوْا فَلا تَعُوْدُوْھُمْ '

وفی روایۃ ابن ماجۃ: وَإنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو گالی نہ دی جائے آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو گالی دے گی تم ان کی نماز (جنازہ) نہ پڑھنا اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا (یعنی انکو امام نہ بنانا) ان سے شادی بیاہ نہ کرنا اور نہ اُن کے ساتھ نشست و برخاست رکھنا اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت بھی نہ کرنا۔

ابن ماجہ کی روایت میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اگر ملیں تو سلام نہ کرو

﴿کتاب الشفا عربی جلد۲ص (۳۰۸) (شرح شفا ملا علی قاری ص: ۵۵۵﴾

﴿کتاب الکبائر امام ذہبی کبیرہ نمبر ۷۰ص ۲۵۰، الصواعق المحرقہ ص ۴مطبوعۃ مکتبہ القاہرہ مصر﴾

﴿غنیۃ الطالبین ص ۲۸۸) (السنۃ للخلال جلد۲ص: ۴۸۳ حدیث ۷۶۹﴾

﴿ابن ماجہ حدیث: ۸۹﴾

شیخ علی قاری ''شرح شفا'' میں فرماتے ہیں (اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کا مطلب ہے تم ان کی امامت میں نماز نہ پڑھنا کیونکہ یہ بدمذہب ہیں (ان صلوا اماما فانھم اھل بدعۃ)

marfat.com

حدیث (۲۲)

اہل بیت اور صحابہ کرام سے محبت رکھنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من احب الحسن والحسین فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی

جس نے حسن حسین رضی اللہ عنہم سے پیار کیا اُس نے مجھ سے پیار کیا اور جس نے اُن سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔ ﴿ابن ماجہ﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں کو پکڑ کر فرمایا:

من احبنی واحب ھذین واباھما وامھما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ

جس نے مجھ سے محبت رکھی اور ان دونوں سے اور ان کے والدین سے محبت رکھی وہ قیامت کے میرے ساتھ میرے درجہ میں گا۔ ﴿احمد حدیث ۵۷۷﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من احب اصحابی وازواجی واھل بیتی ولم یطعن فی احد منھم وخرج من الدنیا علی محبتھم کان معی فی درجتی یوم القیامۃ

جس نے میرے صحابہ میری ازواج اور اہل بیت کرام سے محبت کی اور ان میں سے کسی پر زبانِ طعن دراز نہ کی اور ان کی محبت پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ قیامت کے میرے ساتھ میرے درجہ میں گا۔ ﴿ریاض النضرۃ ۱:۱۹۲﴾

marfat.com

اب جو لوگ یزید کو حق پر اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی سمجھتے ہیں اور جنتی نوجوانوں کے سردار کی شان میں نازیبا الفاظ بولتے ہیں وہ اس حدیث سے عبرت حاصل کریں اہل بیت کی دشمنی رسول اللہ کی دشمنی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی اللہ کی دشمنی ہے

ان کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

جن کا کوثر ہے جنت ہے اللہ کی
جن کے خادم پہ شفقت ہے اللہ کی
دوست پہ جن کے رحمت ہے اللہ کی
جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

اہل بیت کے محب صرف سنی ہیں

شیعہ مجتہد شیخ صدوق نے جامع الاخبار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے

مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَی السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

جو اہل بیت کی محبت میں مرا وہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ پر مرا ہے

﴿جامع الاخبار مصنفہ شیخ صدوق ص:۱۸۹/الفصل الحادی والثلاثون والمائۃ فی الموت مطبوعہ نجف اشرف﴾

اہل سنت وجماعت ناجی جماعت ہے

وَلَيْسَ عَلٰی مَنْ مَاتَ عَلَی السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَذَابُ الْقَبْرِ وَلَا شِدَّةُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

جو اہل سنت وجماعت کے عقیدہ پر مرا اُسے نہ عذاب قبر ہوگا اور قیامت کی پریشانی۔

marfat.com

﴿جامع الاخبار راز شیخ صدوق ص ۸۷/ الفصل السادس والثلاثون فی صلاۃ الجمعۃ مطبوعہ نجف اشرف﴾

شیعہ حضرات کی دونوں حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ اہل بیت کی محبت میں مرنا اسی کو نصیب ہوتا ہے جو اہل سنت والجماعت ہو اور اہل سنت کو عذاب قبر ہوگا اور نہ قیامت کی پریشانی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ سنی بن جائیں کیونکہ آپ کا مسلک اہل سنت تھا، جیسا کہ آپ نے فرمایا:

وَاَمَّا اَهْلُ السُّنَّةِ فَالْمُتَمَسِّكُوْنَ بِمَا سَنَّهُ اللّٰهُ لَهُمْ وَرَسُوْلُهُ

اہل سنت تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ان طریقوں کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں جو ان کے لئے مقرر کیے گئے ہیں۔

﴿احتجاج طبرسی رمصنف احمد بن ابی طالب شیعہ جلد اول ص ۲۴۶ مطبوعہ قم طبع جدید وطبع قدیم ص ۹۰ مطبوعہ نجف اشرف﴾

اور اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شیعوں کے امام نہیں بلکہ سنیوں کے امام ہیں۔

شیعہ اہل بیت کے منکر ہیں

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شیعہ اہل بیت کے محب ہیں وہ صرف صحابہ سے بغض رکھتے ہیں لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ شیعہ اہل بیت کے منکر ہیں اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہیں حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ علیہن وہ ان چاروں میں سے صرف ایک کو مانتے ہیں باقی تینوں کا انکار کرتے ہیں یہ اہل بیت سے بغض اور ان کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟

سب سے پہلے حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا اور وہ ۲ ہجری غزوہ بدر کے وقت وفات پا گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری

marfat.com

بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح ان سے کر دیا۔ ۹ ہجری کو ان کا بھی انتقال ہو گیا چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں نبی کی دو بیٹیاں آئی تھیں اس لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کہتے ہیں یعنی دو نور والے۔

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ☆ ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان بہت بلند ہے کہ ان کے نکاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی آئی جس کے نکاح میں نبی کی ایک بیٹی آئے وہ شان والا ہے تو جس کے نکاح کے میں نبی کی دو بیٹیاں آئیں وہ کتنی شان والا ہو گا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتی تو میں یکے بعد دیگرے انہیں تیرے نکاح میں دیتا جاتا یہاں تک کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی۔

﴿ابن عساکر تاریخ الخلفاء عربی ص ۱۸۱﴾

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ☆ ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

لطیفہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بڑی دشمنی رکھتا تھا حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ یہودی کہتا تھا حضرت امام صاحب کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے اسے بلایا اور اس سے فرمایا کہ میں نے تمہاری لڑکی کے لئے ایک مناسب رشتہ تلاش کیا ہے۔ لڑکے میں ہر قسم کی خوبی موجود ہے صرف اتنی سی بات ہے کہ وہ لڑکا یہودی ہے اس شخص نے جواب دیا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ اتنے بڑے امام ہو کر ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک یہودی سے جائز سمجھتے ہو میں تو ہرگز اس نکاح کو جائز نہیں سمجھتا حضرت امام نے فرمایا: سبحان اللہ تمہارے جائز نہ سمجھنے سے کیا ہوتا ہے جب کہ خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو

marfat.com

صاحبزادیوں کا نکاح ایک یہودی سے کر دیا تھا وہ شخص فوراً سمجھ گیا کہ حضرت امام کس بات کی ہدایت فرما رہے ہیں چنانچہ اسی وقت اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ذات پاک کے متعلق باطل خیال سے توبہ کی اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی برکتوں سے مالا مال ہو گیا۔

سبق ہمارے امام اعظم بہت بڑے امام اور ہادی تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی گستاخی دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہے۔

قرآن پاک سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیوں کا ثبوت ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ۔ ﴿سورۃ الاحزاب آیت ۵۹﴾

اے نبی اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ازواج اور بنات جمع کے لفظ استعمال فرمائے ہیں اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک بیٹی ہوتی تو بنات کی بجائے بنت فرمایا جاتا اس سے ثابت ہو گیا کہ نبی کی بیٹیوں کا انکار قرآن کا انکار ہے اور نبی کی بیٹیاں نبی کی اہل بیت ہیں اور اہل بیت کا انکار کرنے والا محب اہل بیت نہیں منکر اہل بیت ہے اور دشمن اہل بیت پر جنت حرام ہے

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں ☆ لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی اہل بیت میں سے ہیں

اسی طرح نبی کی ازواج کا اہل بیت میں سے ہونا قرآن سے ثابت ہے

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ایک (۱۲۰) سو بیس سال اور حضرت سارہ کی عمر (99) ننانوے سال ہوئی تو فرشتے نے انہیں بیٹے کے ولادت کی خوشخبری سنائی تو حضرت

marfat.com

سارہ رضی اللہ عنہا نے یہ بشارت سن کر کہا: ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں اور میرے شوہر بوڑھے بیشک یہ تو بہت عجیب بات ہے تو فرشتوں نے کہا ﴿قَالُوْٓا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکٰتُہٗ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْبَیْتِ﴾ کیا اللہ کے کام سے تعجب کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اے اس گھر والو۔ ﴿سورۃ ہود آیت ۷۲-۷۳﴾

نص قطعی سے ثابت ہوگیا کہ نبی کے گھر والے نبی کے اہل بیت ہیں لیکن شیعہ ازواج کے نہایت گستاخ اور بے ادب ہیں اور ان پر سب وشتم کرتے ہیں ازواج میں سے صرف حضرت خدیجہ کو مانتے ہیں باقی کے منکر ہیں جو نبی کے اہل بیت یعنی ازواج کو نہ مانے وہ اہل بیت کا محب ہے یا منکر؟ جو اہل بیت کا منکر ہو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

باغ جنت کے ہیں بہرِ مدح خوان اہل بیت
تم کو مژدہ نار کا دشمنانِ اہل بیت
اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت

ہم اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ آلِ علی آلِ عقیل آلِ جعفر آلِ عباس نبی کی ازواج بیٹیاں اور نواسے اور نواسیاں تمام اہل بیت ہیں ان سب کو آل محمد کہا جاتا ہے شیعہ صرف پانچ کو پاک مانتے ہیں لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے

مؤمن کی پہچان

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو امت کی مائیں قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّہٰتُہُمْ﴾

marfat.com

یہ نبی مؤمنوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہے اور اس کی ازواج مؤمنوں کی مائیں ہیں۔ ﴿سورۃ الاحزاب آیت ۵﴾

رب تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو مؤمنوں کی ماں فرمایا ہے تو مؤمن وہی ہے جو ان کو ماں مان کر اُن کا ادب واحترام اور تعظیم کرے اور جو ان کو ماں نہ مانے اور اُن کی شان میں بے ادبی کرے وہ مؤمن ہی نہیں۔

عام ماں کی شان بہت بلند ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے اور ماں کا نافرماں جنت میں داخل نہیں ہوسکتا یہ تو عام ماں کی بات ہے اس ماں کی شان کا اندازہ کون کرسکتا ہے جو تمام جہان کے مومنوں کی ماں ہو جسے قرآن نے ماں فرمایا ہو اس کی شان میں بے ادبی کرنے والا جنت میں کیسے جاسکتا ہے۔

شیعہ ازواجِ مطہرات کے گستاخ اور بے ادب ہیں

گستاخی نمبر ا

شیعوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے

امام جعفر صادق ہر فرض نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں پر لعنت کیا کرتے تھے یعنی خلفاء راشدین حضرت ابوبکر عمر عثمان رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ حضرت ہند اور ام الحکم رضی اللہ عنہن پر۔

﴿فروع کافی کتاب الصلاۃ باب التعقیب بعد الدعاء﴾

گستاخی نمبر ۲

امام قائم ظاہر ہو کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو زندہ کریں گے اور ان پر حد قائم کریں گے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے انتقام لیں گے۔

﴿حق الیقین ص ۲۱۹ در بیان رجعت﴾

اور یہ بھی شیعہ کتب میں لکھا ہے ہر گناہ کی توبہ قبول ہوسکتی ہے مگر گستاخ سیدہ عائشہ

marfat.com

کی توبہ قبول نہیں ہوسکتی۔ ﴿منہج الصادقین جلد ششم ص ۲۶۸﴾

شیعہ کے گستاخ اہل بیت و گستاخ صحابہ ہونے میں کوئی شک نہیں مگر یہ پڑھ کر میری حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ اپنے آپ کو سنی کہلانے والے بھی امہات المؤمنین کے گستاخ اور بے ادب ہو سکتے ہیں چنانچہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر مودودی صاحب کا امہات المؤمنین کے متعلق نظریہ پڑھو۔ نقل کفر کفر نباشد۔

مودودی صاحب شیعوں کے نقشِ قدم پر

جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب امہات المؤمنین کے متعلق لکھتے ہیں:۔

''وہ نبی کریم ﷺ کے مقابلے میں کچھ زیادہ جری ہوگئیں تھیں اور حضور ﷺ سے زبان درازی کرنے لگیں تھیں۔ ﴿ہفت روزہ ایشیاء مؤرخہ ۱۹ نومبر ۱۹۷۶ء﴾

(کتاب کے آخر میں تفصیل آرہی ہے)

اب اگر ان کا کوئی عقیدت مند یہ کہہ ڈالے کہ مودودی صاحب کی اہلیہ ان کے سامنے زبان درازی کرتی ہے تو مودودی صاحب اس فقرہ میں اپنی خفت اور ہتک عزت محسوس کریں گے پس جو فقرہ مودودی صاحب کے حق میں گستاخی تصور کیا جاتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ وہ حضور ﷺ اور امہات المؤمنین کے حق میں سوء ادب کیوں نہیں۔

حدیث (۲۳) کعبہ کا بے ادب امامت کے لائق نہیں

عن السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رضی الله عنه قَالَ: اَنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ فَرَغَ: لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ، فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: نَعَمْ، وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّكَ آذَيْتَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے قوم کی امامت کی اور

marfat.com

قبلے کی طرف تھوک دیا حضور ﷺ دیکھ رہے تھے۔ تب نبی کریم ﷺ نے فراغت پر فرمایا آئندہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے۔ اس کے بعد اُس نے نماز پڑھانی چاہی، لوگوں نے روک دیا، اور حضور ﷺ کے فرمان سے اُسے آگاہ کیا، اس نے یہ واقعہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: تو نے اللہ اور اُس کے رسول کو ایذاء دی۔

﴿ابوداود حدیث (۴۸۱) کتاب الصلاۃ باب فی کراھیۃ البزاق فی المسجد﴾

﴿مشکوۃ حدیث: ۷۴۷ مراۃ شرح مشکوۃ ۱/ص-۴۵۹﴾

اس سے معلوم ہوا جو کعبہ کا بے ادب ہو امامت کے لائق نہیں تو جو انبیاء کرام و اولیاء کرام کا بے ادب ہو جن کی شان کعبے سے بھی زیادہ ہے امامت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے۔

امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی کا فتویٰ

مسئلہ 52 : 21 محرم الحرام 1339ء

کیا حکم ہے اہل شریعت کا اس مسئلہ میں کہ امامت کس کس شخص کی جائز ہے۔ اور کس کس کی ناجائز اور مکروہ اور سب سے بہتر امامت کس شخص کی ہے؟ بینوا توجروا

الجواب

جو قراءت غلط پڑھتا ہو جس سے معنیٰ فاسد ہوں، یا وضو، یا غسل صحیح نہ کرتا ہو، یا ضروریات میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہو۔ جیسے وہابی، رافضی، غیر مقلد، نیچری، قادیانی، چکڑالوی وغیرہم ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔

اور جس کی گمراہی حد کفر تک نہ پہنچی ہو، جیسے تفضیلیہ کہ مولیٰ علی کو شیخین سے افضل بتاتے ہیں یا تفسیقیہ کہ بعض صحابہ کرام مثل امیر معاویہ وعمرو بن عاص وابو موسیٰ اشعری اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم کو برا کہتے ہیں ان کے پیچھے نماز بکراہت شدیدہ تحریمہ مکروہ ہے

marfat.com

۔کہ انہیں امام بنانا حرام، اوران کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب۔...... نہ ان کی نماز، نماز ہے نہ ان کے پیچھے نماز، نماز۔ بالفرض وہی جمعہ یا عیدین کے امام ہواور کوئی مسلمان امامت کے لئے نہ مل سکے تو جمعہ وعیدین کا ترک فرض ہے جمعہ کے بدلے ظہر پڑھے اور عیدین کا کچھ عوض نہیں۔

(احکام شریعت از امام احمد رضا ص ۱۱۱)

گستاخانِ اولیاء کا عبرت ناک انجام

علامہ ملا علی قاری صاحب مرقات فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن علی تمیمی شافعی بیان کرتے ہیں کہ میں تحصیلِ علم کے لیے بغداد آیا اور مدرسہ نظامیہ میں داخلہ لیا ابن سقا میرا ہم جماعت اور ہم سبق تھا ہم دونوں عبادت کرتے اور اہل اللہ کی زیارت کے لیے نکل جاتے بغداد میں ایک شخص کے لیے مشہور تھا کہ وہ غوث وقت ہے اور جب چاہتا ہے ظاہر ہوتا ہے اور جب چاہتا ہے غائب ہو جاتا ہے۔ ایک دن میں، ابن السقاء اور نوعمری کے زمانہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اِس غوث کی زیارت کو گئے۔ راستہ میں ابن السقاء نے کہا آج میں ان سے ایک ایسا علمی مسئلہ پوچھوں گا جس کا وہ جواب نہیں دے سکیں گے۔ میں نے کہا میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھیے اس کا وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ میں تو اُن سے کوئی مسئلہ نہیں پوچھوں گا بلکہ مجلس میں بیٹھ کر فیض زیارت اور فیض صحبت ہی حاصل کرونگا جب ہم تینوں ان کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ اپنی جگہ پر موجود نہیں ہیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اُن کو وہاں بیٹھے پایا۔ انہوں نے ابن السقاء کی طرف قہر آلود نگاہوں سے دیکھا اور غصہ سے فرمایا اے ابن السقاء! خدا تیرا بھلا نہ کرے تو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے کان کھول کر سُن! تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے بیشک میں تجھ میں کفر کی بھڑکتی ہوئی آگ دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے میری طرف متوجہ

marfat.com

ہو کر فرمایا: اے عبداللہ! تم مجھ سے مسئلہ پُوچھو گے کہ دیکھو میں کیا جواب دیتا ہوں تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے تمہاری بے ادبی کے سبب میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا تیرے کانوں کی لو تک پہنچ چکی ہے پھر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے قریب بٹھا کر بہت احترام کیا اور فرمایا اے عبدالقادر تم نے ادب کی وجہ سے اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرلیا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تو بغداد کے منبر پر بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا ہے اور لاکھوں انسان تیرے بیان سے فیض یاب ہو رہے ہیں اور تو کہہ رہا ''قَدَمِی هٰذَا عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ'' میرا یہ قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے اور مجھے یہ بھی نظر آرہا ہے کہ تمام اولیاء اللہ نے تیری بزرگی کے سامنے اپنی گردنوں کو جھکا دیا ہے وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئے پھر ہم نے انہیں نہیں دیکھا ۔ابن سقاء نے ہر علم میں شاندار کامیابی حاصل کی ساری دنیا میں اُس کے علم کا چرچا ہونے لگا بڑے بڑے علماء اس سے مناظرہ میں شکست کھا گئے عباسی خلیفہ نے اُسے اپنے خاص مصاحبوں میں داخل کیا اور روم کے بادشاہ کی طرف اُسے سفیر بنا کر بھیجا روم کے عیسائی بادشاہ نے اپنے تمام پادریوں کو جمع کیا اور ابن سقا کو مناظرہ کی دعوت دی ابن سقا نے تمام پادریوں کو شکست فاش دی اور لاجواب کر دیا بادشاہ اس صورت حال سے سخت پریشان ہوا اچانک اُس کی جوان لڑکی پر اُس کی نظر پڑ گئی اور وہ اُسے دل دے بیٹھا بادشاہ سے نکاح کی درخواست کی اس نے کہا عیسائیت قبول کرلو تو مجھے کوئی عذر نہیں ابن سقا نے فوراً اسلام کو خیر باد کہا اور مرتد ہو گیا بادشاہ نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا نکاح کے ساتھ ہی اُس کے جسم میں کوڑھ کی بیماری پھیل گئی بادشاہ نے اُسے اُٹھوا کر شہر سے باہر پھینک دیا جو آدمی اُس کے پاس سے گزرتا تھا اُس پر لعنت بھیجتا تھا لوگ کہتے تھے یہ وہ آدمی ہے جس نے ایک ولی اللہ کی بے ادبی کی آخر وہ اسی حالت میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں دمشق آیا سلطان نور الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے محکمہ

marfat.com

اوقاف کا وزیر بنا دیا اور دنیا میرے کانوں کی لو تک پہنچ گئی میرے معاملہ میں بھی غوث کا کہنا صحیح ہوا مگر ایمان سلامت رہا کیونکہ میری بے ادبی اُس سے کم تھی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ بغداد کی جامع مسجد میں کھڑے ہو کر فرما رہے ہیں میرا یہ قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے۔

﴿نزہۃ الخاطر الفاتر از ملا علی قاری صاحب مرقات﴾

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

حدیث (۲۴)

ولی کے بے ادب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانِ جنگ

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسولُ الله صلی اللہ علیہ وسلم:

إنَّ اللهَ تعالَى قالَ: مَنْ عادَى لِيْ وَلِياً فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إلَيَّ بِالنَّوافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَإنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں جن چیزوں کے ذریعے بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے اُن میں سب سے پسندیدہ چیز میرے نزدیک فرائض ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو اُس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اُس کی بصارت بن جاتا ہوں

marfat.com

جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اُسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ پکڑے تو ضرور میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔

﴿بخاری کتاب الرقاق حدیث:۶۵۰۲ مشکاۃ کتاب الدعوات حدیث:۲۲۶۶﴾

اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو بتوں والی آیات پڑھ کر نبیوں ولیوں کے اختیار کی نفی کرتے ہیں اور انہیں من دون اللہ ثابت کرتے ہیں حالانکہ من دون اللہ ناپاک اور بت ہیں اور ''اولیاء اللہ'' اللہ کے دوست اور محبوب ہیں جب ولی کے دشمن اور بے ادب کو اللہ تعالیٰ کی طرف اعلانِ جنگ ہے تو جو صحابہ کی شان میں یا اہل بیت کی شان میں یا نبی کریم ﷺ کی شان میں بے ادبی کرے اور اُن کی گستاخی کرے وہ ضرور اللہ کا دشمن اور بے ایمان ہے۔

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

حدیث نمبر (۲۵)

بے ادب کا منہ ٹیڑھا ہو گیا

عن عبد الرحمن بن أبی بکر الصدیق رضي الله عنهما قال:

كَانَ الحَكَمُ بْنُ أبي العاص يَجْلِسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ اخْتَلَجَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كُنْ كَذٰلِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتّٰى مَاتَ'

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حکم بن العاص رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا جب آپ ﷺ کچھ ارشاد فرماتے تو وہ اپنا منہ ٹیڑھا کرتا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''کُنْ كَذٰلِكَ'' اسی طرح ہو جا،، پھر اس گستاخ کا منہ مرتے دم

marfat.com

تک سیدھا نہ ہوا۔

﴿خصائص کبری جلد ۲ ص ۱۳۲ (عربی) رواہ الحاکم وصححہ والبیہقی والطبرانی﴾

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

حدیث نمبر (۲۶)

گستاخ رسول کو زمین بھی قبول نہیں کرتی

عن انس رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً کَانَ یَکْتُبُ الْوَحْیَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَارْتَدَّ ذٰلِکَ الرَّجُلُ عَنِ الْاِسلام فَلَحِقَ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِمُحَمَّدٍ اِنْ کُنْتُ لَاَکْتُبُ مَاشِئْتُ فَمَاتَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ فقال رسولُ اللہ ﷺ: اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُہٗ فَدُفِنَ فَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ قال اَبُو طلحۃ: فَقَدِمْتُ الْاَرْضَ الَّتِیْ مَاتَ فِیْهَا فَوَجَدْتُّہٗ مَنْبُوْذًا فَقُلْتُ مَا شَاْنُ ھٰذَا الرَّجُلِ؟ قَالُوْا: قَدْ دَفَنَّاہُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کاتب وحی تھا وہ اسلام سے پھر گیا اور مشرکین سے جاملا اور کہنے میں محمد ﷺ سے زیادہ عالم ہوا، میں جو چاہتا تھا لکھ دیا کرتا تھا وہ مر گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی وہ دفن کیا گیا زمین نے اس کو قبول نہ کیا حضرت ابو طلحہ کہتے ہیں کہ جہاں وہ دفن کیا گیا تھا وہاں میں گیا تو میں نے اسے زمین کے اوپر پھینکا ہوا پایا میں نے کہا اس میت کا کیا حال ہے لوگوں نے کہا اس کو بار بار دفن کیا گیا مگر زمین نے اسے قبول نہ کیا۔

﴿مسند احمد بن حنبل حدیث ۱۱۷۶۹ ☆ صحیح ابن حبان حدیث ۷۴۴ جلد ۳ ص ۱۹﴾

marfat.com

﴿خصائص کبری ج ۲ ص: ۱۳۰ باب معجزتہ فیمن مات ولم تقبلہ الارض﴾

﴿بخاری حدیث ۳۶۱۷ کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام مسلم ۲۷۸۱﴾

﴿مشکوۃ حدیث ۵۸۹۸ کتاب الفضائل باب المعجزات﴾

اس سے معلوم ہوا کہ زمین بھی حضور ﷺ کے دوست دشمن کو پہچانتی ہے اور حضور ﷺ کے حکم کے تابع ہے جیسا حضور ﷺ نے فرمایا بالکل ویسا ہی ہوا لیکن افسوس ہے اُن مسلمانوں پر جو حضور ﷺ کے گستاخوں کو پہچانتے ہوئے بھی ان سے دوستی بلکہ رشتہ داری کرتے ہیں ایسے لوگوں سے تو زمین اچھی ہے جو گستاخوں پر لعنت بھیجتی ہے اور یہ انسان اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے حضور ﷺ کی بے ادبی کرنے والوں کو سینے سے لگاتا ہے۔

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

حدیث نمبر (۲۷)

درندے بھی حضور ﷺ کے گستاخ کو پہچانتے ہیں

عن عروۃ بن الزبیر رضی اللہ عنہما أَنَّ عُتْبَةَ أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى الشام فَقَالَ لَآتِيَنَّ مُحَمَّدًا فَلَأُوذِيَنَّهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هُوَ كَافِرٌ بِالنَّجْمِ إِذَا هَوَى ثُمَّ تَفَلَ فِي وَجْهِ رسول الله ﷺ فَقَالَ رسول الله ﷺ اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ فَرَجَعَ عُتْبَةُ إِلَى أَبِيهِ فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ خَرَجُوْا إِلَى الشام فَنَزَلُوْا مَنْزِلًا فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمُ الرَّاهِبُ مِنَ الدَّيْرِ فَقَالَ لَهُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ مَا أَنْزَلَكُمْ هٰذِهِ الْبِلَادَ فَإِنَّهَا يَسْرَحُ الْأَسَدُ فِيهَا كَمَا تَسْرَحُ الْغَنَمُ فَقَالَ ابو لهب لأصحابه أَغِيثُونَا يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَى ابْنِي مِنْ دَعْوَةِ محمدٍ ﷺ فَاجْمَعُوْا مَتَاعَكُمْ

إلى هذه الصَّوْمَعَةِ وَافْرِشُوْا لابْنِي عَلَيْهَا ثُمَّ افْرِشُوْا حَوْلَهَا فَفَعَلْنَا فَجَاءَ الأَسَدُ فَشَمَّ وُجُوْهَنَا فَلَمَّا لَمْ يَجِدْ مَا يُرِيْدُ تَقَبَّضَ فَوَثَبَ وَثْبَةً فَإِذَا هُوَ فَوْقَ الْمَتَاعِ فَشَمَّ وَجْهَهُ ثُمَّ هَزَمَهُ هَزْمَةً فَفَسَخَ رَأْسَهُ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَتَفَلَّتُ عَنْ دَعْوَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عتبہ بن ابولہب نے شام جانے کا ارادہ کیا اور کہا کہ میں محمد ﷺ کے پاس جا کر انہیں ضرور ایذا دوں گا چنانچہ وہ آیا اور کہا اے محمد میں اس آیت (بالنجم إذا هوى) کا انکار کرتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرتے ہوئے آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر تھوک دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف یہ دعا کی ”اے اللہ اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مسلط کر دے“ پھر عتبہ اور اس کا باپ دیگر ساتھیوں کے ساتھ ملک شام گئے راستہ میں ایک جگہ اترے اور ان کی طرف گرجہ سے ایک راہب نکلا اور کہا اے گروہ قریش تم اس جگہ کس لئے اترے ہو یہاں پر شیر بکریوں کی طرح نکلتے ہیں ابولہب نے ساتھیوں سے کہا اے گروہِ قریش اس رات میری مدد کرو میں اپنے بیٹے پر محمد ﷺ کی دعائے ضرر سے ڈرتا ہوں تم اپنا سامان اس گرجہ کی طرف جمع کرو اور اس کے اوپر میرے بیٹے کا بستر بچھاؤ اور اپنے بستر اس کے اردگرد بچھاؤ انہوں نے ایسا کیا لیکن جب شیر آیا تو اس نے ایک ایک کا منہ سونگھا کسی کو کچھ نہیں کہا اس کا مطلوب جب اس کو نہ ملا تو اس نے سامان کے اوپر چھلانگ لگائی اور ابو لہب کے بیٹے عتبہ کو سونگھا اور قتل کر دیا اور سر تن سے جدا کر دیا تو ابولہب نے کہا کہ میں پہچان گیا تھا کہ یہ محمد ﷺ کی دعائے ضرر سے رہائی نہیں پا سکتا۔

﴿تفسیر ابن کثیر سورۃ نجم ☆ تفسیر قرطبی جزء: ۱۷ ص ۸۳﴾

ابن عساکر نے عتبہ بن ابی لہب کے باب میں یہ روایت نقل کی ہے

اس سے معلوم ہوا کہ گستاخ رسول کے منہ سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے جسے

… سے بچ نہیں سکتا۔

marfat.com

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

حدیث نمبر (۲۸)

گستاخ رسول کو قتل کرنا سنتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما : أَنَّ أَعْمٰی كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتِمُ النَّبِیَّ ﷺ وَتَقَعُ فِیْهِ فَیَنْهَاهَا فلا تَنْتَهِي وَیَزْجُرُهَا فلا تَنْزَجِرُ قَالَ: فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَیْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النبیِّ ﷺ وَتَشْتِمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَیْهَا فقتلها فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: ((أَنْشُدُ اللهَ رجلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَیْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ)) فَقَامَ الأَعْمٰی یَتَخَطَّی النَّاسَ وَهُوَ یَتَزَلْزَلُ حَتّٰی قَعَدَ بَیْنَ یَدِي النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یارسولَ اللهِ أنا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتِمُكَ وَتَقَعُ فِیْكَ فَأَنْهَاهَا فلا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فلا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتْ البَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتِمُكَ وَتَقَعُ فِیْكَ فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فی بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَیْهَا حَتّٰی قَتَلْتُهَا فقالَ النَّبِیُّ ﷺ: (ألا اشْهَدُوْا إِنَّ دَمَهَا هَدَرٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی کی ایک لونڈی تھی جو حضور ﷺ کی گستاخی اور بے ادبی کیا کرتی تھی وہ اسے بے ادبی سے روکتے تھے اور جھڑکتے تھے لیکن وہ باز نہ آتی تھی ایک رات جب وہ حضور ﷺ کی شان میں بکواس کر رہی تھی تو انہوں نے مِغول (چھوٹی تلوار) لی اور اس کو اسکے پیٹ میں رکھا اور اوپر بیٹھ گئے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔

جب صبح ہوئی تو لوگوں نے حضور ﷺ سے ذکر کیا جب لوگ جمع ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا: "میں اس آدمی کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے یہ کام کیا ہے میرا اس پر حق

marfat.com

یہ ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے" چنانچہ نابینا صحابی لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے کانپتے ہوئے حضور ﷺ کے سامنے جا بیٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ہی اس کا قاتل ہوں یہ آپ کی شانِ اقدس میں نازیبا الفاظ استعمال کرتی تھی میں اسے روکا کرتا تھا جب اس نے رات کو آپ کی شان میں بے ادبی کی تو میں مغول پکڑی اور اسے اس کے پیٹ پر رکھا اور اس کے اوپر بیٹھ گیا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "گواہ ہو جاؤ اس کا خون رائیگاں اور باطل ہے" (یعنی اس کے خون کا کوئی قصاص نہیں کیونکہ وہ گستاخی کی وجہ سے اپنا خون حلال کر چکی ہے اور اس کا قتل حلال ہے) ﴿ابو داود حدیث ۴۳۶۱ کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ﴾

حدیث: ۲۹

اہل مدینہ کو ڈرانے والا ملعون ہے

عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ

اَللّٰهُمَّ مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ وَاَخَافَهُمْ فَاَخِفْهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تو اسے خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے گا نہ نفل۔

﴿سلسلہ الاحادیث الصحیحہ البانی حدیث (۳۵۱) مجمع الزوائد ۳/۳۰۶) طبرانی فی الکبیر﴾

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل مدینہ پر جو بھی ظلم کرے یا انہیں ڈرائے اس کا اقتدار قائم نہیں رہ سکتا جلد ہی وہ زوال پذیر ہو جائے گا اور آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہے۔

marfat.com

حدیث نمبر (۳۰)

منافق بدعقیدہ کو قیامت کے دن
مخلوق کے سامنے رسوا کیا جائے گا

عن ابن عمر رضی الله عنه قال: سَمِعْتُ رسولَ الله ﷺ یقول:
إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتّٰى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ (هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز ایک مؤمن رب تعالیٰ اپنے قریب کریگا حتیٰ کہ اس کو اپنی رحمت کے پر میں چھپالے گا پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا اور فرمائے گا: کیا تو اس گناہ کو جانتا ہے؟

کیا تو اس گناہ کو جانتا ہے؟ وہ کہے ہاں اے رب یہاں تک کہ سارے گناہوں کا اقرار کرے گا اور سوچے گا کہ اب ہلاک ہوگیا رب تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی اور آج تیرے گناہوں کو بخش دیا ہے پھر اسے نیکیوں والی کتاب عطا کردی جائے گی لیکن جو کافر اور منافق ہوں گے ان کے متعلق گواہ کہیں گے یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا گواہ ہو جاؤ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

﴿بخاری حدیث: ۲۴۴۱ کتاب المظالم ☆ مسلم حدیث: ۲۷۶۸ کتاب التوبۃ﴾

﴿مشکوۃ حدیث: ۵۵۵۱ کتاب صفۃ القیامۃ﴾

marfat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے گناہوں کا حساب محشر والوں سے چھپایا جائے گا لیکن نیکیوں کا حساب اعلانیہ ہوگا بلکہ نیکوں کی نیکیاں چہروں پر نمودار ہوں گی کہ ان کے منہ چمکتے ہوں گے لیکن اگر بندہ اپنے چھپے گناہ کو خود ہی ظاہر کردے تو ان کا وہاں بھی اعلان ہوگا بلکہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ تمام لوگوں کو اللہ معاف کردے گا لیکن وہ جو اپنے چھپے گناہ خود ظاہر کر دیتے ہیں ان کی بخشش نہ ہوگی اس لئے کہ وہ رات کو کوئی گناہ کرتے ہیں رب ان کا پردہ رکھتا ہے صبح کو رب کا پردہ اپنے ہاتھ سے کھول دیتے ہیں اور لوگوں کے سامنے بڑے فخر سے اپنا عیب بیان کرتے تھے۔

﴿بخاری حدیث:۶۰۶۹ ☆ مسلم حدیث:۲۹۹۰﴾

﴿مشکوۃ حدیث:۴۸۳۱ کتاب الاداب باب حفظ اللسان﴾

لیکن اس کے برعکس کافر ومنافق کی تمام گناہوں کا حساب اعلانیہ ہوگا ان کی کسی نیکی کا ذکر تک نہ ہوگا کیونکہ وہ سب رد ہو چکیں کیونکہ عقیدہ کے بغیر کوئی نیکی قابل قبول نہیں نیز وہ لوگ اپنی نیکیوں کے عوض دنیا میں اللہ کی نعمتیں استعمال کر چکے ہیں منافقین کے پاس اپنی عبادات کے بلب ٹیوبیں اور وائرنگ بڑی شاندار تھی لیکن پاور ہاؤس سے ان کا تعلق نہ تھا اس لئے کنکشن حاصل نہ کر سکے اس لئے دن تو انہوں نے بڑی خوشی سے گذار لیا لیکن جب رات ہوئی یعنی قیامت برپا ہوئی تو ہاتھ ملتے رہ گئے اور اپنے ہمسائیوں یعنی مومنوں سے سوال کرنے لگے کہ ہمارے گھر میں اندھیرا ہے گرمی سے جان نکل رہی ہے صرف ایک بلب کے لئے وائر دے دو تا کہ ہم اپنا گھر بھی روشن کر سکیں مؤمن کہیں گے ہم تو تمہیں دنیا میں کہتے تھے کہ اندھیری قبر اور محشر میں اگر روشنی کی ضرورت ہے تو نور والے اور قاسم نعمت نبی ﷺ سے کنکشن لے لو تو تم ہم پر شرک وکفر کے فتوئی جاری کرتے تھے جاؤ دنیا میں جا کر نور تلاش کرو۔ یہ کنکشن یہاں نہیں بلکہ مدینہ میں ملتا تھا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے ☆ کل نہ مانیں گے قیامت کو گر مان گیا

marfat.com

عشق سرکار کی ایک شمع جلالو دل میں ☆ بعد مرنے کے لحد میں اجالا ہوگا

جب بھی مانگو وسیلہ سے نبی کے مانگو ☆ اس وسیلہ سے کرم اور بھی بالا ہوگا

رب تعالیٰ نے فرمایا: اس دن ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں بائیں دوڑتا ہے......

جس دن منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ہم پر نگاہ کرم کرو ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لے لیں کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور تلاش کرو جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔

﴿سورۃ الحدید آیت: ۱۱-۱۲) (پارہ نمبر ۲۷ رکوع ۱۸﴾

حدیث نمبر (۳۱)

بدعقیدہ کا انجام بُرا ہوتا ہے

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال:

شَهِدْنَا مَعَ رسُول الله ﷺ حُنَيْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الإسلامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّار فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَأَصَابَتْهُ جراحَةٌ فَقِيْلَ يار سُولَ اللهِ الَّذِيْ قُلْتَ لَهُ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّار فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاس أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ قِيْلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهٖ جراحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِراحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى بِالنَّاس إِنَّهُ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کی

marfat.com

بارگاہ میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا: کہ یہ جہنمی ہے۔ جب میدانِ کارزار گرم ہوا تو اس شخص نے قتل وقتال میں بڑھ چڑھ کر کارگزاری دکھائی۔ پس وہ زخمی ہو گیا۔ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی کہ جس شخص کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے آج کافروں سے بڑی جان توڑ کر لڑا اور مر چکا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ راوی کہتے ہیں بعض صحابہ اس فرمان کی تہہ تک نہ پہنچ سکے۔ اسی ثناء میں کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں بلکہ وہ سخت زخمی ہے۔ جب رات ہوئی تو وہ زخم پر صبر نہ کر سکا اور خودکشی کر لی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو آپ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ "جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس دین کی فاجر وفاسق شخص کے ذریعے بھی مدد فرماتا ہے"۔ ﴿بخاری حدیث:۳۰۶۲ کتاب الجہاد باب﴾

﴿مسلم حدیث:۱۱۱/ کتاب الایمان ☆ مشکوٰۃ ۵۸۹۲ کتاب الفضائل باب المعجزات﴾

یعنی بغیر ایمان اور عقیدہ صحیحہ کوئی نیکی جنت میں پہنچنے کا ذریعہ نہیں تمام نیکیوں کی درستی کے لئے ایمان ایسا ہی ضروری ہے جیسے نماز کے لئے وضو یا جیسے درخت کی سرسبزی کے لئے جڑ کا درست ہونا۔

بہر حال وہ حرام موت مرا یا کافر ہو کر مرا یا فاسق ہو کر ظاہر یہ ہے کہ کافر ہو کر مرا ظاہری حالت لوگوں نے دیکھ لی کہ اس نے خودکشی کی دل کی حالت کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دے دی اُس کا یہ کام اُس کے دلی کفر کی علامت بن گیا خیال رہے کہ خودکشی حرام ہے اور خودکشی کرنے والا حرام موت مر کر دوزخ کا مستحق ہے۔ اگر ایمان پر مرا ہے تو بہت عرصہ دوزخ میں رہے گا اور اگر کافر مرا ہے تو ہمیشہ رہے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ یہ اہل نار ہے دونوں کو شامل ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ بدعقیدہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی جہاد کرے تو اس کو کوئی فائدہ

نہیں اس لئے کہ جہاد کی شرائط مفقود ہیں وہ ایمان ہے معلوم ہے کہ بدعقیدہ کا جہاد جہاد ہی نہیں تمام نیک اعمال کے لئے ایمان کی شرط ایسے ہے جیسے نماز کے لئے وضو اگر وضو کے بغیر ساری عمر بھی نماز پڑھتا رہے قبول نہیں ہوگی۔ اسی طرح آج جو لوگ جہاد کے نام چندہ اکٹھا کر کے کوٹھیاں بنا رہے وہ پہلے اپنا شرعی جہاد تو ثابت کریں یہ لوگ قبلہ کو پشت کر کے نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ بھی بغیر وضو کے یہ تو انہیں قیامت کے دن پتہ چلے گا کہ گستاخیء رسول کی وجہ سے ہمارے ایمان کا وضو ٹوٹ گیا تھا۔

اگر جہاد کا شوق ہے تو پہلے نبی کریم ﷺ سے تعلق پیدا کریں اور ان کی گستاخیوں سے توبہ کریں ورنہ یاد رکھیں کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی

محمد کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے ☆ اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

محمد کی غلامی سند ہے آزاد ہونے کی ☆ خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

حدیث نمبر (۳۲)

تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی نجات کے لئے عقیدہ کی اصلاح ضروری ہے

عن عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ رضی الله عنه قال: قال رسُولُ الله ﷺ الْقَتْلَى ثلاثَةٌ: مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فی سبیلِ اللهِ إذا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ فَذٰلِكَ الشَّهِيدُ الْمُمْتَحَنُ فی خَيْمَةِ اللهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إلا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ

وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّآخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فی سبیلِ اللهِ إذا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِي ﷺ فِيهِ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهُ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ۔

marfat.com

وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُوا النِّفَاقَ

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مقتولین تین طرح کے ہیں:

وہ مومن جو اپنی جان ومال سے راہ خدا میں جہاد کرے پھر جب دشمن سے ملے تو جہاد کرے حتیٰ کہ قتل کردیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا: یہ اللہ کی رحمت میں ہے پاک صاف کیا ہوا عرش کے نیچے اللہ کے خیمہ میں حضرات انبیاء کو ان پر صرف درجہء نبوت کی وجہ فضیلت حاصل ہے۔

اور ایک وہ مومن جس نے اچھے بُرے مخلوط کام کیے اپنی جان ومال سے راہِ خدا میں جہاد کرے پھر جب دشمن سے ملے تو جہاد کرے حتیٰ کہ قتل کردیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شہادت میں صفائی ہے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی گئیں تلوار خطاؤں کو مٹانے والی ہے اور وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل کیا جائے۔

اور ایک منافق جو اپنی جان ومال سے جہاد کرے پھر جب دشمن سے ملے تو جہاد کرے حتیٰ کہ قتل کردیا گیا تو یہ دوزخ میں ہے کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔

﴿دارمی حدیث:۲۴۱۱رکتاب الجہاد﴾

﴿مشکوۃ حدیث:۳۸۵۹رکتاب الجہاد﴾

یعنی جو اعتقادی منافق جہاد میں چلا جائے اور وہاں اسے سب کچھ خرچ کرنا پڑھے تب بھی وہ دوزخی ہے کیونکہ ایمان شرط ہے اس لئے جب شرط ہی نہیں تو مشروط بھی نہیں جیسے وضو کے بغیر نماز مقبول نہیں ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی محبت اور وسیلہ کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں اس سے معلوم ہوا کہ منافق کسی نیکی سے جنت میں نہیں جا سکتا اللہ تعالیٰ اس دین کی فاجر وفاسق شخص کے ذریعے بھی مدد فرماتا ہے لہذا سب سے پہلے عقائد کی اصلاح ضروری ہے۔

marfat.com

محمد کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے ☆ اسی میں ہو گر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

حدیث نمبر (۳۳)

قرآن پاک کی بے ادبی کرنے والا ملعون ہے

عن عمر بن عبد العزیز رضی الله عنه أنَّ النَّبیَّ ﷺ مرَّ علی کِتَابٍ فِی الارض فَقَالَ لِفَتًی مَعَهُ مَا فِی هٰذَا قال: بِسْمِ اللهِ قَالَ: لُعِنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لاتَضَعُوْا بِسْمِ اللهِ اِلَّا فِی مَوْضِعِهٖ

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ زمیں پر پڑھی ہوئی ایک کتاب کے پاس سے گذرے تو اپنے پاس والے آدمی سے فرمایا: اس میں کیا ہے؟ اس نے کہا یہ بسم اللہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کام کیا اس پر لعنت کی گئی بسم اللہ نہ رکھو مگر اس کی جگہ میں۔ ﴿اخرجہ ابوداود فی مراسلہ تفسیر الدر منثور تفسیر سورۃ الفاتحہ﴾

قرآن پاک کی سب سے زیادہ بے ادبی سعودی عرب میں ہوتی ہے سکول کے بچے جب امتحان سے فارغ ہوتے ہیں تو قرآن کی تفسیریں اور حدیثیں بازاروں اور گلیوں میں پھینک دی جاتی ہیں جس کے دل میں صاحبِ قرآن کا ادب نہ ہو وہ نہ قرآن کو سمجھ سکتا ہے اور نہ اس کا ادب کر سکتا ہے لیکن اس کے برعکس اہل محبت قرآن کیا نبی کریم کی حدیث کا بھی ادب کرتے ہیں اور بغیر وضو یا غسل حدیث کا درس نہیں دیتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:-

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مَا وَضَعْتُ فِی کِتَابِ الصَّحِیْحِ حَدِیْثًا اِلَّا اغْتَسَلْتُ قَبْلَ ذٰلِکَ وَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ

بخاری شریف میں ہر حدیث لکھنے سے پہلے میں نے غسل کیا اور دو رکعتیں

marfat.com

پڑھیں۔﴿مقدمہ فتح الباری ص ۵﴾

امام مالک کا ادبِ حدیث

قَالَ مُطَرِّفٌ: كَانَ اِذَا اَتَى النَّاسُ مَالِكًا خَرَجَتْ اِلَيْهِمُ الْجَارِيَةُ فَتَقُوْلُ لَهُمْ يَقُوْلُ لَكُمُ الشَّيْخُ تُرِيْدُوْنَ الْحَدِيْثَ اَوِ الْمَسَائِلَ فَاِنْ قَالُوْا الْمَسَائِلَ خَرَجَ اِلَيْهِمْ وَاِنْ قَالُوْا الْحَدِيْثَ دَخَلَ مُغْتَسَلَهُ وَاغْتَسَلَ وَتَطَيَّبَ وَلَبِسَ ثِيَابًا جُدُدًا وَلَبِسَ سَاجَهُ وَتَعَمَّمَ وَوَضَعَ عَلَى رَاْسِهِ رِدَاءَهُ وَتُلْقَى لَهُ مِنَصَّةٌ فَيَخْرُجُ فَيَجْلِسُ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِ الْخُشُوْعُ وَلَا يَزَالُ يُبَخَّرُ بِالْعُوْدِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غَيْرُهُ وَلَمْ يَكُنْ يَجْلِسُ عَلَى تِلْكَ الْمِنَصَّةِ اِلَّا اِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ فَقِيْلَ لِمَالِكٍ فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ اُعَظِّمَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴿شفا ج ۲ ص ۴۵﴾

حضرت مطرف بیان کرتے ہیں: کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا معمول یہ تھا کہ جب لوگ آپ کے پاس کچھ پوچھنے آتے تو خادمہ نکل کر اُن سے کہتی امام فرمار ہے ہیں کہ حدیث شریف پوچھنے آئے ہو یا فقہی مسئلہ؟ اگر وہ کہتے کہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے آئے ہیں تو امام فوراً باہر تشریف لے آتے اگر وہ کہتے کہ حدیث شریف کے لئے آئے ہیں تو امام غسل فرما کر خوشبو لگاتے پھر نیا لباس پہنتے عمامہ باندھتے اور اُس پر چادر اوڑھتے اور آپ کے لئے ایک تخت بچھایا جاتا اس کے بعد مجلس میں آ کر تخت پر بیٹھتے اس وقت آپ سراپا عجز وانکسار ہوتے اور جتنی دیر آپ حدیث بیان کرتے رہتے عود (خوشبودار لکڑی) سلگتا رہتا تھا اور وہ تخت صرف حدیث شریف بیان کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا تھا جب امام موصوف سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس طرح حدیث رسول ﷺ کی تعظیم کروں۔

marfat.com

﴿شفا شریف از قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۴۵ باب فی سیرۃ السلف فی تعظیم روایۃ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

یہ محدثین جب حدیث کا اتنا ادب کرتے تھے نہا دھو کر حدیث کو ہاتھ لگاتے تھے تو وہ قرآن کا کتنا ادب کرتے ہوں گے جنہوں نے قرآن وحدیث اور صاحب قرآن وحدیث کا ادب کیا وہ دنیا کے امام بن گئے، جنہوں نے بے ادبی کی وہ امریکہ کے غلام بن گئے۔ یہ وہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اور یہود ونصاریٰ کے بندے بے دام بن گئے۔ نبی اور ولی کی امداد کو شرک کہنے والے المدد یا امریکہ کا نعرہ لگانے لگے۔

کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مدد ے
یاعلی سن کے بگڑ جائے طبیعت تیری
تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو علت تیری
ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اُگلنے لگی ملت تیری

حدیث نمبر (۴۴)

صحابی پر جھوٹا الزام لگانے والی عورت اندھی ہوگئی

عن هشام بن عروة عن أبيه أنَّ أرْوَى بنْتَ أوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيْدِ بْن زيدٍ أنَّهُ أخَذَ شَيْئًا مِنْ أرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ إلَى مروانَ بنِ الحَكَم فَقَالَ سعِيدٌ: أنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أرْضِهَا شيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قالَ وما سَمِعْتَ مِنْ رسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قال: سَمِعْتُ رسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يقولُ:((مَنْ أخَذَ شِبْرًا مِنَ الأرْض ظُلْمًا طُوِّقَهُ إلَى سَبْعِ أرَضِيْنَ)) فَقَالَ لَهُ مَرْوانُ: لا أسْألُكَ بيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إنْ

marfat.com

كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ'

حضرت ہشام اپنے والد عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ اروی بنت اویس نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر یہ دعویٰ کیا کہ انہوں نے اس کی کچھ زمین لے لی ہے پھر اس نے مروان بن الحکم کے ہاں مقدمہ پیش کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں حدیث سننے کے بعد اس کی زمین لے سکتا ہوں؟ مروان نے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ''جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً لی تو (قیامت کے دن) سات زمینوں تک وہ زمین اس کو طوق بنا کر ڈال دی جائے گی'' مروان نے کہا اس کے بعد میں آپ سے اور کسی دلیل کا سوال نہیں کروں گا۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کردے اور اس کو اس کی زمین میں مار دے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ عورت مرنے سے پہلے اندھی ہوگئی اور ایک دن اُس زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گری اور مرگئی۔

﴿مسلم حدیث: ۱۶۱۰ کتاب المساقاة باب تحریم الظلم﴾

﴿بخاری حدیث: ۳۱۹۸) کتاب بدء الخلق﴾

اس حدیث سے معلوم ہوگیا کہ صحابہ کرام کے گستاخ اور بے ادب کا انجام قابلِ عبرت ہوتا ہے یہ تو معمولی الزام تھا جس کی دنیا میں یہ سزا ملی تو جو صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں وہ دنیا سے بحالتِ ایمان نہیں جا سکتے بلکہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی ایمان سے محروم رہتا ہے۔ یہ تو صحابہ کے گستاخ کی سزا ہے تو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرے اس کے بے ایمان اور مرتد ہونے میں کیا شک ہے۔

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

marfat.com

گستاخ صحابہ کے پاس بیٹھنے والا آخری وقت کلمہ سے محروم رہا

عن عبد الرحمن محاربي قَالَ: حَضرَتْ رَجُلاً الْوَفَاةُ فَقِيْلَ لَهُ: قُلْ لاإلٰهَ إلَّا اللّٰهُ فقَالَ: لا أقْدِرُ كُنْتُ أَصْحَبُ قَوْماً يَأمُرُوْنَنِيْ بِشَتْمِ أَبِيْ بَكْرٍ وعمرَ رضي الله عنهما۔

عبدالرحمٰن محاربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی کی موت کا وقت آیا لوگوں نے اُسے کلمہ پڑھنے کو کہا اُس نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا کیونکہ میں اُس قوم کے ساتھ رہا کرتا تھا جو مجھ کو حکم کرتی تھی کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو گالی دو۔

﴿شرح الصدور ص: ۷۱ باب مایقوله الانسان فی مرض الموت﴾

جب گستاخ صحابہ کے پاس بیٹھنے کی یہ سزا ملی کہ موت کے وقت کلمہ نصیب نہیں ہو رہا تو جو گستاخ رسول کے پاس بیٹھے اس کو کیا سزا ملے گی اور جوان سے نکاح کرے اُس کو کلمہ کیسے نصیب ہوگا۔

حدیث نمبر (۳۵)

صحابہ سے محبت نبی سے محبت اور صحابہ سے بغض نبی سے بغض ہے

عن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: اَللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اَللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ ومن آذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو میرے بعد

marfat.com

انہیں (تنقید) کا نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اُس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی قریب ہے اللہ اسے (عذاب میں) گرفتار کرے۔

﴿ترمذی حدیث ۳۸۶۲ کتاب المناقب باب فی فضل من بایع تحت الشجرۃ﴾

﴿مشکوۃ حدیث:۶۰۱۴ کتاب المناقب باب مناقب الصحابہ﴾

اس حدیث میں فرمایا گیا کہ "اور جس نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی"۔

اور نبی کو ایذاء دینے والے بحکمِ قرآن دنیا و آخرت میں ملعون ہیں:

رب تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِى الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا۔ ﴿سورۃ الاحزاب آیت:۵۷﴾

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے اُن کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حدیث نمبر (۳۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی بے ادبی کرنے والے پر جنت حرام ہے

عن علی رضی الله عنه قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ شَعْرَةً يَقُوْلُ:

مَنْ آذَى شَعْرَةً مِنْ شَعْرِىْ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بال پکڑا ہوا تھا فرمایا: جس نے میرے ایک بال کو بھی ایذا دی اس پر جنت حرام ہے۔ ﴿کنز العمال جلد ۶ ص: ۲۷۱﴾

جب صحابہ کو ایذا دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے والے پر جنت حرام ہے تو ثابت ہو گیا اہل بیت یا صحابہ کے دشمن پر جنت حرام ہے۔

حدیث نمبر (۳۷)

صحابہ کرام کو گالی دینے والا کافر ہے اور اسے کوڑے مارے جائیں

قَالَ علیہ السلام : مَنْ سَبَّ أَصْحَابِی فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِی فَاجْلِدُوْهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے صحابی کو گالی دی وہ کافر ہے اور جو میرے صحابی کو گالی دے اسے کوڑے مارے جائیں۔

﴿جامع الاخبار از شیخ صدوق شیعہ مجتہد ص: ۱۸۳﴾

شیعہ کتاب سے ثابت ہو گیا کہ صحابہ کو گالی دینے والا کافر ہے اب شیعہ حضرات کو چاہئے کہ اگر ایمان پر خاتمہ اور عذاب الٰہی سے بچنا چاہتے ہیں تو صحابہ کرام کے باادب غلام بن جائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ سنی بن جائیں کیونکہ آپ کا مسلک اہل سنت تھا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا:

وَاَمَّا اَهْلُ السُّنَّةِ فَالْمُتَمَسِّكُوْنَ بِمَا سَنَّهُ اللّٰهُ لَهُمْ وَرَسُوْلُهُ

اہل سنت تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ان طریقوں کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں جو ان کے لئے مقرر کئے گئے۔

﴿احتجاج طبرسی مصنف احمد بن ابی طالب شیعہ جلد اول ص ۲۴۶ مطبوعہ قم طبع جدید و طبع قدیم ص ۹۰ مطبوعہ نجف اشرف﴾

marfat.com

حدیث نمبر (۳۸)

صحابہ کرام کو گالی دینے والا ملعون ہے

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ:
إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔

﴿ترمذی حدیث ۳۸۶۱ کتاب المناقب باب فی فضل من بایع تحت الشجرۃ﴾

﴿مشکوۃ حدیث: ۶۰۱ کتاب المناقب باب مناقب الصحابہ﴾

جب صحابہ کرام کی بے ادبی کرنے والا ملعون ہے تو انبیاء کرام کی بے ادبی کرنے والا اس سے بھی بڑا ملعون ہے اور ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنا جائز نہیں اور کوئی کسی گستاخ سے گالی سن کر خاموش رہے تو اس کا ایمان خطرہ میں ہے اگر کوئی ہمارے باپ کو گالی دے تو ہم فوراً جواب دیتے ہیں یہ نہیں کہتے کہ پہلے مسئلہ پوچھ لیں کہ فلاں آدمی نے میرے باپ کو گالی دی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے فوراً اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی اولیاء کرام کی گستاخی کرے یا صحابہ کو گالی دے یا نبی کو گالی دے تو خاموشی سے مسئلے پوچھنے کے لئے چلے آتے ہیں۔ مسئلہ بعد میں پوچھنا پہلے اس گستاخ کی زبان کھینچ لے اس کو گریبان سے پکڑ کر منبر سے نیچے اتار کر جوتے مار اس نے منبر کی توہین کردی ہے اور انسان نہیں شیطان کا ایجنٹ ہے جو انسانی لباس میں تیرے امتحان لینے آیا ہے کہ وہ دیکھے کہ تجھ میں والدین اور بہن بھائیوں کی محبت زیادہ ہے یا نبی کریم ﷺ کی۔

اور حدیث کے مطابق جس کو اپنی جان اپنے والدین اور بیوی بچوں بلکہ کسی سے بھی زیادہ محبت ہو بہ نسبت نبی کے تو وہ شخص مومن ہی نہیں رہتا۔

محمد کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے ☆ اسی میں ہو گر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

marfat.com

محمد کی غلامی سَند ہے آزاد ہونے کی ☆ خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

محمد کی محبت آنِ ملت شانِ ملّت ہے ☆ محمد کی محبت روحِ ملّت جانِ ملّت ہے

محمد کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے ☆ یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے

محمد ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا ☆ پدر، مادر، برادر مال جان اولاد سے پیارا

یہ بھی یاد رکھو کہ منافقین کو مسجدوں سے باہر نکالنا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی سنت ہے جیسا کہ تم حدیث نمبر 16 ص 83 میں پڑھ چکے ہو۔

گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
گالیاں دیں انھیں شیطاں لعین کے پیرو
جن کے صدقے میں ہے ہر دولت ونعمت تیری
اُن کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اُن سے
جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
اُن کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن
وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں
دعوئی بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی
اُن سے عشق اُن کے عدو سے ہو عداوت تیری

marfat.com

حدیث نمبر (۳۹)

انصار سے محبت کرنے والا مؤمن اور بغض رکھنے والا منافق ہے

عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ:
آيَةُ الإِيْمَانِ حُبُّ الأنصارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأنصَارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے بغض ہے۔

﴿بخاری حدیث :۳۷۸۴ کتاب المناقب باب حب الانصار☆ مسلم حدیث : ۷۴ کتاب الایمان☆ مشکوۃ حدیث:۶۲۱۵ کتاب المناقب باب جامع المناقب﴾

حدیث نمبر (۴۰)

انصار سے محبت کرنے والا اللہ کا محبوب اور بغض رکھنے والا مبغوض ہے

عَنِ البراء بْنِ عازب رضی اللہ عنہ قال: قال رسُولُ اللہِ ﷺ:
اَلأَنْصَارُ لَايُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
انصار سے صرف مؤمن ہی محبت رکھتا ہے اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے جو ان سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا۔

﴿بخاری حدیث :۳۷۸۳ کتاب المناقب باب حب الانصار☆ مسلم حدیث:۷۵ کتاب الایمان﴾

﴿مشکوۃ حدیث:۶۲۱۶ کتاب المناقب باب جامع المناقب﴾

marfat.com

والدین کے بے ادب کی شکل تبدیل ہوگئی

عَنِ العوام بن حوشب رضي الله عنه قال: نزلتُ مرة حيا والى جانب ذلك الحي مقبرة فلما كان بعد العصر انشق منها قبر فخرج رجل راسه رأس الحمار وجسده جسد إنسان فنهق ثلاث ثم انطبق عليه القبر فإذا عجوز تغزل صوفا فقالتْ امرأة ترى تلك العجوز قلتُ مالها؟ قالتْ تلك أم هذا قلتُ وماكان قصته قالتْ كان يشرب الخمر فإذا راح تقول له أمه يا بني اتق الله إلى متى تشرب هذه الخمر فيقول لها إنما أنتِ كما ينهق الحمار قالتْ فمات بعد العصر فهو ينشق عنه القبر بعد العصر كل يوم فنهق ثلاث ثم ينطبق عليه القبر۔

حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عرب کے ایک قبیلہ میں اترا وہاں پر ایک قبرستان تھا۔ عصر کے بعد ایک قبر پھٹ جاتی ہے اور اس سے ایک مرد نکلتا ہے جس کا سر گدھے کی طرح تھا، اور باقی جسم انسان کی طرح تھا۔ تین بار گدھے کی طرح ہینکتا اور پھر اس کی قبر مل جاتی اور وہاں ایک عورت سوت کات رہی تھی اُس نے کہا کیا اس بڑھیا کو جانتے ہو میں نے کہا اسے کیا ہے؟ کہا یہ اس کی ماں ہے میں نے اُس عورت سے اس مردے کا حال دریافت کیا کہا یہ بہت بڑا شرابی تھا جب رات ہوتی تو اس کی والدہ کہتی اے میرے بیٹے اللہ سے ڈر تو کب تک شراب پئے گا وہ اپنی ماں کو کہتا کیا گدھے کی طرح ہینگتی ہے اور یہ عصر کے بعد مرا اس وقت سے روانہ عصر کے بعد اس کی قبر پھٹ جاتی ہے اور تین مرتبہ یہ گدھے کی طرح ہینکتا ہے اور پھر اس کی قبر مل جاتی ہے۔ ﴿الترغیب الترہیب جلد ۳ ص: ۲۲۶ حدیث نمبر ۳۷۸۹﴾

جب عام والدین کی بے ادبی کرنے والے کی شکل تبدیل ہو جاتی ہے اور اسے

marfat.com

لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیا جاتا ہے یہ تو دنیا کی سزا ہے آخرت میں معلوم نہیں اس کا کیا حشر ہو تو پھر جو امہات المؤمنین کی بے ادبی کرتے ہیں اُن کا حشر کیا ہوگا اور جو ولیوں یا نبیوں کا گستاخ ہو اس کی سزا کیا ہوگی۔

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

گستاخانِ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کو عبرت ناک سزائیں

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے والا کُتے کی شکل میں تبدیل ہو گیا

مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:-

ایک سلفی بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے شام کے سفر میں صبح کی نماز ایک مسجد میں گذاری جب امام نماز سے فارغ ہوا تو اس نے شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کو بد دعائیں دینا شروع کیں آئندہ سال جب میں دوبارہ شام گیا تو اتفاق سے پھر صبح کی نماز اسی مسجد میں ادا کرنا پڑی۔ جب امام امامت سے فارغ ہوا تو اُس نے شیخین کے حق میں دعائے خیر کی۔ میں نے نمازیوں سے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ گذشتہ سال تو یہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتا تھا اور اب دعائیں دیتا ہے۔ انہوں نے کہا: آیا تم سابقہ امام کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا ہاں وہ مجھے ایک سرائے میں لے گئے جہاں ایک کتا بندھا ہوا تھا اور اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ میں نے اُس کتے سے دریافت کیا۔ کیا تم وہی امام ہو جو گذشتہ سال حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا تھا۔ اس نے سر کا اشارہ کیا ہاں! میں وہی ہوں۔ ﴿شواہد النبوۃ ص: ۲۷۲﴾

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے والا خنزیر کی شکل میں تبدیل ہو گیا

امام مستغفری نے کسی نیک و سعید شخص سے روایت کی کہ کوفہ میں ایک شخص تھا جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتا تھا وہ ہمارے ساتھ سفر کو ہو لیا۔ ہم نے اسے ہر چند

marfat.com

سمجھایا لیکن اُس نے سنی ان سنی کر دی۔ آخر ہم نے اس سے کہہ دیا ہم سے دور ہو جاؤ۔ وہ ہم سے جدا ہو گیا۔

جب ہم واپس ہونے لگے تو ہم نے اس کے نوکر سے کہا کہ اپنے آقا سے کہو ہمارے پاس آ جائے۔ اس نے کہا: میرے آقا کو ایک عجیب وغریب واقعہ پیش آ گیا ہے۔ اُس کے دو ہاتھ سور کے ہاتھوں جیسے ہو گئے ہیں۔ ہم اُس کے پاس گئے اُس نے اپنے ہاتھ اپنی آستین سے باہر نکالے جو سؤر کی طرح تھے وہ ہمارے ساتھ ہو لیا اور چلتے چلتے ہم ایسی جگہ پہنچے جہاں سوروں کا ایک گلہ تھا۔ وہ گھوڑے سے اُترا اور سور بن کر سوروں سے جا ملا اس کے بعد ہم اسے پہچان نہ سکے اس کا مال ومتاع اور غلام کوفہ میں لایا گیا۔ ﴿شواہد النبوۃ ص:۲۶۹﴾

ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے والا بندر کی شکل میں تبدیل ہو گیا

امام مستغفری ''دلائل النبوۃ'' میں ایک ثقہ راوی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم تین آدمی یمن کے سفر پر نکلے ہم میں ایک شخص کوفہ کا رہنے والا تھا جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو نہایت ناشائستہ باتیں کرتا تھا ہم نے اسے ہر چند سمجھایا لیکن وہ باز نہ آیا جب ہم یمن کے نزدیک پہنچے تو ایک جگہ قیام کے بعد سو گئے کوچ کا وقت آیا ہم نے وضو کیا اور اس کوفی کو بھی جگایا اُٹھ کر کہنے لگا مجھے افسوس ہے میں تم سے اس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں کہ تم نے مجھے عین اس وقت جگایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سرہانے کھڑے ہو کر فرما رہے تھے ''اے فاسق! خدا تعالیٰ فاسق کو ذلیل وخوار کرتا ہے، اسی سفر میں تیری شکل تبدیل ہو جائے گی''۔ میں نے کہا اٹھ وضو کر جونہی وہ وضو کرنے کے لئے بیٹھا تو اس کے پاؤں کی انگلیاں مسخ ہونا شروع ہو گئیں۔ اس کے دونوں پاؤں بندر کے بن گئے ہوتے ہوتے اُس کا سارا سراپا بندر کا ہو گیا۔ ہم نے اسے پکڑ کر اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور سوئے منزل روانہ ہو گئے۔ غروبِ آفتاب کے وقت ہم ایک جنگل

marfat.com

میں پہنچے جہاں کچھ بندر جمع تھے۔ جب اس نے دیکھا تو نہایت مضطرب ہو کر رسی چھڑائی اور ان میں جا ملا۔ پھر ہماری طرف آیا تو دوسرے بندر بھی اُس کے ساتھ ہمارے نزدیک آ گئے۔ ہم نے کہا کام تو خراب ہو گیا۔ اب تمام بندر اس کے دوست بن گئے ہیں۔ اب پتہ نہیں کیا کریں۔ وہ آیا اور ہمارے پاس بیٹھ کر دیکھتا رہا اور در آں حال اس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہا ایک گھنٹہ کے بعد بندر واپس چلے گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ واپس چلا گیا۔ ﴿شواہد النبوۃ:۲۶۸﴾

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے والے کو قتل کرنے کا حکم

امام مستغفری نے ایک اور روایت اکابرین سلف سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

میرا ایک ہمسایہ تھا جو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا بھلا کہتا تھا ایک رات میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام! میرا ایک ہمسایہ ہے جو ان دو بزرگوں کی شان میں گستاخی کر کے مجھے دکھ دیتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ جب صبح ہوئی تو میں نے کہا: چلو چل کر دیکھیں تو سہی کہ اس کا کیا بنا ہے۔ جب میں اس کے گھر کے قریب پہنچا تو اس کے گھر سے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ میں نے پوچھا یہاں کیا ہوا ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ کل اُس کے گھر میں آ کر کسی نے اُس کو قتل کر دیا ہے۔ ﴿شواہد النبوۃ ص:۲۷۰﴾

رافضیوں کا حکم

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں (صحابہ کو گالی دینے والے) کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے۔ کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے

marfat.com

ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہیں ہوگا محض زنا ہوگا اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی، کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا، سُنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سُنی بنیں۔ ﴿رد رفضہ ص:۱۶﴾

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری امام اہل سنت ہیں اور شیعوں کے خلاف ان کا یہ فتویٰ ان کے امام اہل سنت ہونے پر شاہد ہے لیکن احسان الٰہی اہل حدیث نے ایک کتاب لکھی ''بریلویت'' اس میں لکھا کہ اُن کا تعلق شیعہ خاندان سے تھا، انہوں نے ساری عمر تقیہ کیے رکھا اور اپنی اصلیت ظاہر نہ ہونے دی تا کہ وہ اہل سنت کے درمیان شیعہ عقائد کو رواج دے سکیں۔ (بریلویت مترجم ص ۴۰)

میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہابیت دجل و فریب جھوٹ اور دھوکہ بازی کا دوسرا نام ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین میں آگے چل کر مختصر بیان کروں گا کہ شیعیت و رافضیت کو تیار کرنے اور بنیاد فراہم کرنے والے وہابی تھے۔

احسان صاحب نے امام اہل سنت کو شیعہ ثابت کرنے کے لئے ایسی دلیل دی ہے جسے دلیل کہنا ہی دلیل کی توہین ہے لکھتے ہیں:

ان کے آبا و اجداد کے نام شیعہ اسماء سے مشابہت رکھتے ہیں۔ (بریلویت مترجم

marfat.com

ص ۴۰) اگر یہ دلیل شیعہ ہونے کے لئے کافی ہے تو پھر وہابی علماء بھی ضرور شیعہ ہیں۔(۱) مثلاً محمد حسین شیخوپوری (۲) محمد حسین بٹالوی (۳) میاں نذیر حسین دھلوی (۴) نواب صدیق حسن خاں بھوپالی (۵) علامہ وحید الزماں وغیرہ۔ جو تمہارا جواب وہی ہمارا جواب۔

سبّ صحابہ پر مشتمل شیعہ علماء کی چند عبارات

نقلِ کفر کفر نباشد

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے:

حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ایک دروازے سے داخل ہونے والے فرعون ہامان اور قارون ہیں یہ ابوبکر عمر اور عثمان سے کنایہ ہے اور دوسرے دروازے سے بنو امیہ داخل ہوں گے جو ان کے ساتھ مخصوص ہے۔ ﴿حق الیقین ۵۰۰ مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ تہران ایران ۱۳۵۷ھ﴾

براءت میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ان چار بتوں بیزاری طلب کرتے ہیں یعنی ابوبکر عمر عثمان اور معاویہ سے اور چار عورتوں سے یعنی عائشہ، حفصہ ہند اور ام الحکم سے اور ان کے معتقدوں اور پیروکاروں سے اور یہ لوگ ساری مخلوق میں سب سے بدتر ہیں اور اللہ رسول اور ائمہ سے کیا ہوا عہد اس وقت تک پورا نہیں ہوگا جب تک ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار نہ کیا جائے۔

﴿حق الیقین ۵۱۹ مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ تہران ایران ۱۳۵۷ھ﴾

حضرت علی بن حسین کے آزاد کردہ شخص نے حضرت سے پوچھا آپ کی خدمت کرنیکی وجہ سے میرا آپ پر حق ہے مجھے ابوبکر اور عمر کے متعلق بتایئے؟ آپ نے فرمایا وہ دونوں کافر ہیں اور جو ان کو دوست رکھتا ہے وہ بھی کافر ہے۔

﴿حق الیقین ۵۲۲ مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ تہران ایران ۱۳۵۷ھ﴾

marfat.com

عیاش نے سند معتبر کے ساتھ حضرت امام باقر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو چار کے سوا تمام لوگ مرتد ہو گئے علی بن ابی طالب مقداد سلمان اور ابوذر۔ ﴿حیات القلوب جلد ۲ ص ۶۲۷ مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ تہران ایران﴾

اس طرح کی غلیظ عبارتوں سے شیعوں کی کتابیں بھری ہوئی ہیں اس طرح کے عقائد سے آگاہ ہونے کے بعد اگر کوئی سنی اُن سے شادی بیاہ کرتا ہے تو سمجھو وہ نام کا سنی ہے اصل میں شیعیت پھیلانا چاہتا ہے اور بے ایمان ہو کر مرنا چاہتا ہے۔

شیعوں کے نزدیک اہل سنت یہودیوں اور عیسائیوں سے بدتر ہیں

کوئی یہ گمان نہ کرے کہ شیعہ صرف صحابہ یا اہل بیت کے دشمن ہیں ہمارے تو دوست ہیں ہرگز نہیں یہ سنیوں کو یہود و نصاریٰ سے بدتر سمجھتے ہیں

ابو بصیر امام جعفر صادق سے رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ امام نے فرمایا:

کسی سنی مرد یا عورت سے شادی کرنے سے یہودی اور عیسائی سے شادی کرنا افضل ہے

﴿فروع کافی جلد ۵ ص: ۳۵۱ کتاب النکاح باب مناکحۃ النصاب﴾

شیعوں کے نزدیک سنی حرام زادے سے بھی زیادہ بُرا ہے

امام جعفر صادق سے رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں کتا اور خنزیر تو سوار کر لیا لیکن حرامی کو اوپر نہ چڑھایا ناصب (سنی) تو حرام زادے سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

﴿جامع الاخبار ص: ۱۸۵) الفصل السابع والعشرین والمائۃ فی التعصب﴾

شیعوں کے نزدیک سنی کتے سے بھی بدتر ہے (نعوذ باللہ)

امام جعفر صادق سے رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں سے کتے سے زیادہ نجس (ناپاک) کوئی دوسرا پیدا نہیں کیا اور ہم اہل بیت کا ناصب (سنی) تو کتے سے بھی زیادہ نجس ہے۔

﴿اللمعۃ الدمشقیہ جلد پنجم ص ۳۵-۳۶ تا ۲۳۴ مسئلہ کفات﴾

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سنی کی دوکان سے خریدا ہوا حلال گوشت خنزیر سے زیادہ حرام ہے۔

﴿تہذیب الاحکام جلد ۹ ص: ۷۱ فی الذبائح وسائل الشیعہ جلد ۱۶ ص ۳۵۶ باباباحت الذبائح﴾

حضرات محترم امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے ان میں سے کوئی بات بھی نہیں فرمائی شیعوں نے صرف ان کا نام لے کر ہمیں ننگی گالیاں دی ہیں اس لئے اہل سنت کو غیرت و حمیت کا مظاہرہ کرنا چاہئے کہ جب شیعہ ہمیں کفار سے بھی بدتر سمجھیں اور نجس العین خنزیر کو بھی ہم سے اچھا کہیں اسی پر بس نہیں بلکہ جو حضرات صحابہ پر تبرا کریں قرآن میں تحریف کے قائل ہوں تو پھر اس کے بعد اہل سنت کو شیعوں سے رشتہ کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے غافل مسلمانوں تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

وہابی علماء کی شان صحابہ میں گستاخیاں

پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ وہابی صرف گستاخ رسول ہیں ممکن ہے یہ صحابہ کے محب ہوں لیکن ان کی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد پتہ چلا کہ یہ بھی شیعوں کے نقش قدم پر ہیں بلکہ ان سے بھی دو قدم آگے ہیں چند نمونہ جات ملاحظہ ہوں۔

شیخ ابن تیمیہ کے عقائد

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

بعض لوگوں نے کہا کہ ابن تیمیہ منافق ہے کیونکہ وہ حضرت علی کے بارے میں کہتا

marfat.com

تھا کہ آپ نے سترہ مقامات پر خطا کی اور کتاب اللہ کی مخالفت کی وہ جہاں بھی گئے انہوں نے شکست کھائی انہوں نے بار بار خلافت حاصل کرنے کی کوشش کی اور ناکام رہے اوران کی جنگ حکومت کے لئے تھی دین کے لئے نہیں تھی ۔ وہ بچپن میں اسلام لائے تھے اور بچپن کا اسلام لانا ایک قول کے مطابق صحیح نہیں ہوتا۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

اور ابن تیمہ نے کہا حضرت عثمان مال سے محبت رکھتے تھے اور حضرت ابوبکر کے متعلق کہا وہ بہت بوڑھے تھے اور نہیں جانتے تھے کہ کیا کر رہے ہیں۔

﴿الدرر الکامنہ ج ۱ ص ۱۵۵ مطبوعہ دار الجیل بیروت﴾

﴿شرح مسلم سعیدی جلد ۳ ص ۴۶ ۷﴾

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے عقائد

انبیاء کرام کی بارگاہ میں گستاخیاں۔

موسیٰ علیہ السلام کی مثال جلد باز فاتح کی سی ہے۔

﴿رسالہ ترجمان القرآن ج ۲۹ ص ۵﴾

حضرت یونس علیہ السلام سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں ۔ غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا

﴿تفہیم القرآن جلد ۲ سورہ یونس حاشیہ ۳۱۲-۳۱۳﴾

سیدنا یوسف علیہ السلام کے ارشاد (مجھے زمینِ مصر خزائن پر نگران مقرر کردو) کے تحت مودودی صاحب لکھتے ہیں:

یہ محض وزیر مالیات کے منصب کا مطالبہ نہ تھا جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ ڈکٹیٹر شپ کا مطالبہ تھا اور اس کے نتیجے میں آپ کو جو پوزیشن حاصل ہوئی وہ قریب قریب وہی پوزیشن تھی جو اس وقت اٹلی میں مسولینی کو حاصل ہے۔

marfat.com

﴿تفہیمات حصہ دوم ص ۱۲۲ طبع پنجم ۱۹۷۰ء﴾

حضور ﷺ کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور ﷺ کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔ (یعنی غلط تھا) نعوذ باللہ

﴿ترجمان القرآن فروری ۱۹۲۶ء﴾

حضور ﷺ کے زبان سے نکلا ہوا ایک ایک حرف صحیح ہے کیونکہ آپ وحی ءالٰہی سے بولتے ہیں جس کا مرزائیوں کی طرح یہ عقیدہ ہے کہ آپ کا کوئی فرمان غلط ہے وہ جھوٹا ہے۔

شانِ اولیاء میں گستاخی

مودودی صاحب لکھتے ہیں:

جو لوگ حاجتیں طلب کرنے اجمیر یا سالار مسعود یا ایسے ہی دوسرے مقامات پر جاتے ہیں وہ اتنا بڑا گناہ کرتے ہیں کہ قتل اور زنا کا گناہ اس سے کمتر ہے آخر اس میں اور خود ساختہ معبودوں کی پرستش میں فرق کیا ہے۔ ﴿تجدید احیائے دین ص: ۶۲﴾ نعوذ باللہ

مزارات اولیاء پر جانا اور ان سے فیض حاصل کرنا گناہ نہیں ثواب ہے اور بزرگانِ دین کا طریقہ ہے نوے لاکھ کفار کو کلمہ پڑھا کر مسلمان بنانے والے خواجہ غریب نواز نے داتا صاحب علیہ السلام کے مزار پر چالیس دن کا چلہ کیا اور حاجت طلب کی اور مراد پوری ہوئی تو پڑھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا ☆ ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

کیا مودودی صاحب جو مسلمانوں کو مشرک زانی اور قاتل بتا رہے ہیں ان کا عقیدہ صحیح ہے یا اولیاء کرام کا عقیدہ صحیح ہے جو کافروں کو مسلمانوں بنا رہے ہیں؟

marfat.com

متعہ جائز ہے مودودی صاحب کی جدید شریعت

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ متعہ جائز ہے بلکہ اس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔

﴿من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم ص:۲۹۷﴾

اسی طرح مودودی صاحب لکھتے ہیں:

انسان کو بسا اوقات ایسے حالات سے سابقہ پیش آجاتا ہے جس میں نکاح ممکن نہیں ہوتا اور وہ زنا یا متعہ میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے میں مجبور ہو جاتا ہے ایسے حالات میں زنا کی نسبت متعہ کر لینا بہتر ہے۔ ﴿ترجمان القرآن جلد ۱۴ اگست ۱۹۵۵ء﴾

حضور ﷺ نے متعہ کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ شہوت توڑ دیتا ہے لیکن مودودی صاحب صرف اس کو جائز ہی نہیں بلکہ بہتر قرار دے رہیں ہیں یہ مداخلت فی الدین نہیں تو اور کیا ہے؟

حدیث کا انکار

قرآن وحدیث کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر وحدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں۔ ﴿تنقیحات ص:۱۳۳ ☆ ترجمان القرآن جون ۱۹۳۹ء﴾

یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حثیت نہیں۔

﴿ترجمان القرآن ص ۱۸۶ ابابت رمضان وشوال ۱۳۶۴ھ﴾

بخاری، مسلم وصحاح ستہ کی تمام احادیث میں دجال کی نشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا لیکن مودودی صاحب اس کو افسانہ کہہ رہے ہیں (نعوذ باللہ) ان سے بڑھ کر کوئی منکرِ حدیث اور نبی کریم ﷺ کے فرمانِ عالی شان کا تمسخر اڑانے والا ہو سکتا ہے؟

صحابہ کرام کی شان میں گستاخیاں

مودودی صاحب لکھتے ہیں:

marfat.com

رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے

﴿دستور جماعت اسلامی ص ۱۴﴾

حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے انہوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدے عطا کئے اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایت کیں جو عام طور پر لوگوں میں ہدف اعتراض بن کر رہیں۔ ﴿خلافت وملوکیت ص ۱۰۶﴾

حضرت عثمان کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہرحال غلط ہے خواہ وہ کسی نے کیا ہو اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل و انصاف کا تقاضہ ہے اور نہ ہی دین کا مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے ۔ ﴿خلافت وملوکیت ص ۱۱۶﴾

حضرت عثمان جن پر اس کار عظیم (خلافت) کا بار رکھا گیا تھا ان تمام خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے پیش روؤں کو عطا ہوئی تھیں اس لئے ان کے زمانہ خلافت میں جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی میں گھس آنے کا موقع مل گیا۔

﴿تجدید احیائے دین ص: ۲۳-۳۶-۳۷﴾

صحابہ معیاری مسلمان نہ تھے (نعوذ باللہ) حقیقت یہ ہے کہ عامی لوگ نہ کبھی عہد نبی میں معیاری مسلمان تھے اور نہ اس کے بعد کبھی ان کو معیاری مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ ﴿ترجمان القرآن جولائی ۱۹۳۴ء﴾

مال غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں بھی حضرت معاویہ نے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح احکام کی خلاف ورزی کی۔ ﴿خلافت وملوکیت ص ۱۴۷﴾

مودودی صاحب کا اپنے کلام پر اپنا فتویٰ

مودودی صاحب لکھتے ہیں: صحابہ کرام کو برا کہنے والا میرے نزدیک فاسق ہی نہیں

marfat.com

بلکہ اس کا ایمان بھی مشتبہ ہے۔ ﴿ترجمان القرآن اگست ۱۹۶۱ء﴾

مودودی صاحب خود اپنے ہی آئینہ میں اپنی شکل دیکھ لیں تو واضح ہو جائے گا کہ وہ ایمان کے کس درجہ میں ہیں اور شیعیت مضبوط کرنے والے سنی ہیں یا وہابی؟

مودودی کی صاحب کی کتاب ”خلافت وملوکیت“ کے پہلے ورق کو اگر حذف کر دیا جائے تو کوئی آدمی پہچان نہیں سکتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف وہابی ہے یا شیعہ۔

سنیوں سے اپیل

مودودی صاحب کی جماعت اسلامی خالصتاً وہابی جماعت ہے لہٰذا اس میں شمولیت ہرگز جائز نہیں اور جماعت اسلامی جو یہ کہتی ہے کہ ہماری جماعت میں ہر فرقہ کا آدمی آ سکتا ہے ہم اختلافی مسائل میں الجھنا نہیں چاہتے محض پراپوگنڈہ ہے ویسے تو کہتے ہیں ”رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے“۔

چنانچہ مودودی صاحب نے انبیاء کرام سے لیکر صحابہ تابعین اور اولیاء کرام کو تنقید کا نشانہ بنایا لیکن اگر کوئی مودودی صاحب پر تنقید کرے تو یہ لوگ اُس کے جانی دشمن ہوں گے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ مودودی صاحب کو صحابہ اور اولیاء کرام سے بلند رتبہ دیتے ہیں۔ یہ فرقہ پرستی اور شخصیت پرستی نہیں تو اور کیا ہے۔

کیا یہ لوگ مسلمان ہیں

میدان محشر میں سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت کے امیدوارو! دل کی آنکھوں سے

- پڑھو، اور انصاف کرو کہ...... آیا ان غلیظ و مکروہ عقائد کے حامل افراد مسلمان ہیں؟

نقلِ کفر کفر نباشد

(۱)......غیب کی باتوں کا جیسا علم حضور ﷺ کو ہے ایسا علم زید و عمرو بچوں پاگلوں بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے رسول کی تخصیص نہیں۔

﴿حفظ الایمان اشرف علی تھانوی دیوبندی ص ۸﴾

marfat.com

(۲)......حضور ﷺ کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے۔
حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ ﴿تحذیر الناس ص ۳-۲۵ مصنفہ قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیو بند﴾

(۳)......شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور ﷺ کے لئے ایسا علم ماننا شرک ہے۔ ﴿براہین قاطعہ ص ۵۵ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی﴾

(۴)......نماز میں حضور ﷺ کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوبنے سے بُرا ہے۔ ﴿صراط مستقیم ص ۹۷: اسماعیل دہلوی﴾

(۵)......ہر مخلوق چھوٹا ہو بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔
﴿تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۲۵ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی﴾

(۶)......سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں
﴿تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۵۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی﴾

(۷)......رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔
﴿تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۵۵ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی﴾

(۸)......جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں
﴿تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۴۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی﴾

(۸)......نبی ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے ہیں
﴿تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۵۷ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی﴾

(۸)......نبی کی تعظیم بڑے بھائی کی طرح کرو کیونکہ وہ بھی انسان اور بندے عاجز ہیں۔ ﴿تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۵۶ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی﴾

marfat.com

اصل اختلاف

اہل سنت والجماعت وفرقہ وہابیہ نجدیہ کا اصل اختلاف یہ نہیں ہے کہ اہل سنت کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھتے ہیں اور وہابیہ اس کے منکر ہیں اہل سنت ایصال ثواب ختم شریف کے قائل ہیں وہابیہ اس کے منکر ہیں اہل سنت مزارات اولیاء کرام پر حاضری دینا اور ان کے توسل سے دعائیں مانگنا باعثِ اجر وثواب سمجھتے ہیں وہابیہ اس کار خیر سے محروم ہیں بلکہ اصل اختلاف جس نے امت کو دو دھڑوں میں بانٹ دیا وہ اکابر دیوبند کی وہ کفریہ عبارات ہیں جن میں کھلم کھلا نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

میری کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ شیعہ اور وہابی دونوں جب تک اپنے گستاخانہ اور کفریہ عقائد سے توبہ نہ کریں تو وہ گستاخ رسول اور گستاخ صحابہ واہل بیت ہیں ان کو سلام کرنا یا ان کا نماز جنازہ پڑھنا یا ایصال ثواب کرنا ان سے دوستی اور رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اگر والدین اپنی اولاد کو ان سے رشتہ داری پر مجبور کریں تو ہرگز ہرگز ان کی بات نہ مانیں کیونکہ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِی مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ خدا کی نافرمانی میں مخلوق کی طاعت جائز نہیں۔

تجھے جانا تجھے مانا نہ رکھا غیر سے کام ☆ للہ الحمد میں دُنیا سے مسلمان گیا

الحمد للہ یہ کتاب آج ۸ رجب المرجب ۱۴۲۴ھ بمطابق ۵ ستمبر ۲۰۰۳ء بروز جمعۃ المبارک کو مکمل ہوئی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کتاب کو قبول فرمائے اور اس کو مفید بنائے اور اس کو تا قیامت فیض آفریں اور باقی رکھے اس کے مصنف مصحح کمپوزر، ناشر، قارئین، سامعین، محبین اور معاونین کو دنیا اور آخرت کی کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے......امین، یارب العالمین۔

صلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

marfat.com

بابا کرموں اور اس کے بیٹے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بابا کرم دین ایک نہایت سادہ اور بھولا انسان تھا۔لوگ اسے بابا کرموں کہتے تھے۔بابا کرموں کے چار بیٹے تھے۔اس نے تین بیٹوں کو سکول کالج کی خوب تعلیم دلائی۔چوتھا بیٹا ان پڑھ تھا اور کھیتی باڑی کرتا تھا۔

پڑھے لکھے بیٹوں میں سے ایک بیٹا ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب چلا گیا۔دوسرا بیٹا ایران چلا گیا اور تیسرا بیٹا اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں لاہور یونیورسٹی میں داخل تھا اور اس کی رہائش کلمہ چوک کے قریب گلیکسی ہاسٹل میں تھی۔

ایسا ہوا کہ اس کا سعودی عرب والا بیٹا سعودیہ میں رہ کر وہابی ہوگیا۔اس نے رفع یدین وغیرہ شروع کر دیا اور جب بھی اپنے گاؤں آتا تو اپنے باپ دادا اور پورے گاؤں والوں کو کافر اور مشرک کہتا۔بابا کرموں اس کی باتوں سے سخت پریشان رہنے لگا۔بابا اپنے بیٹے کو کئی علماء کے پاس لے کر گیا۔مگر وہ کسی سے قائل نہ ہوا۔اگر وہ لڑکا کسی عالم کے سامنے لاجواب ہو جاتا تو کہتا تھا کہ اس کا جواب میں اپنے علماء سے پوچھ کر دوں گا۔بابے کو اس بات پر غصہ آجاتا تھا۔بابا کہتا تھا کہ اب تم علماء سے رابطہ رکھتے ہو۔وہابی ہونے سے پہلے اپنے سنی علماء سے رابطہ کیوں نہیں رکھا؟

مختلف علماء سے اپنے بیٹے کی بحث سن سن کر کچھ باتیں بابے کی سمجھ میں بھی آچکی تھیں۔با

marfat.com

بے نے ہر بحث میں اپنے بیٹے کی دو باتیں بار بار سن رکھی تھیں۔ پہلی یہ کہ اس کا بیٹا ہر حدیث کو ضعیف کہہ دیتا تھا۔ دوسری یہ بات کہ سعودی عرب والے کیسے غلط ہو سکتے ہیں جب کہ سعودی عرب دین کا مرکز ہے وہیں سے دین پھوٹا اور ساری دنیا تک پہنچا۔ بابا یہ باتیں سن کر خود بھی اپنے مذہب سے ڈگمگا گیا۔

بیٹے کی یہ دو باتیں سن سن کر بابا اپنے بیٹے سے پہلے یہی سوال علماء پر داغ دیتا تھا۔

ایک عالم سے لڑکے کی بحث اس طرح ہوئی۔ اس لڑکے نے کہا رفع یدین (نماز میں رکوع سے پہلے اور بعد کانوں تک ہاتھ اٹھانا) چار سو احادیث سے ثابت ہے۔ عالم نے کہا وہ تمام احادیث مجھے مکمل سند اور اصل الفاظ کیساتھ گنواؤ۔ لڑکے کا منہ بند ہو گیا پھر کہنے لگا مجھے تو معلوم نہیں میں نے مولوی صادق کی کتاب صلوٰۃ الرسول میں پڑھا ہے۔

پھر کہنے لگا رفع یدین پر احادیث کی تعداد کو چھوڑیئے۔ بہرحال صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے اسی ایک مسئلے پر تحقیق کر کے میں اہل حدیث ہوا ہوں۔

عالم نے کہا صرف ایک مسئلے پر تحقیق کر کے آپ نے پورا مسلک کیوں تبدیل کر لیا۔ یہ تو تحقیق کا نہایت ناقص اور جلد باز طریقہ ہے۔ آپ کے نزدیک رفع یدین ثابت ہوتے ہی تقلید کا مسئلہ، آمین بالجہر کا مسئلہ، فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ، تین طلاق کا مسئلہ، نماز تراویح کا مسئلہ وغیرہ وغیرہ خود بخود کیسے حل ہو گئے۔ آپ کا فیصلہ نہایت جاہلانہ بلکہ احمقانہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ رفع یدین تو شافعی اور حنبلی بھی کرتے ہیں۔ بلکہ کسی حد تک شیعہ بھی کرتے ہیں۔ آپ اس ایک مسئلے پر مطمئن ہونے کے بعد اہل حدیث ہونے کی بجائے شافعی یا حنبلی یا شیعہ کیوں نہیں ہو گئے؟ مثلاً ایک آدمی کی تحقیق یہ ہو کہ داڑھی کو مطلق چھوڑ دینا چاہیے اسے کترانا نہیں چاہیے۔ اس تحقیق کے بعد وہ سکھ ہو جائے اور کہنا شروع کر دے کہ میں صرف اور صرف داڑھی کے مسئلے پر تحقیق کرنے کے بعد سکھ ہوا ہوں۔ تو بتایئے کہ اس کی یہ بات

marfat.com

معقول ہوگی؟

لڑکے کو یہ باتیں کڑوی لگیں مگر ان باتوں میں صداقت موجود تھی۔ لاجواب ہو کر کہنے لگا میں اپنے علماء سے پوچھوں گا۔

پھر کہنے لگا آخر سعودی عرب والے رفع یدین کیوں کرتے ہیں۔ سعودی عرب دین کا مرکز ہے وہاں سے دین پھوٹا ہے اور وہاں چودہ سو سال سے رفع یدین ہوتا چلا آرہا ہے۔ عالم نے کہا آپ بے شک رمضان شریف میں ٹی وی پر نماز کا منظر دیکھ لینا۔ آپ کو ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔ بلکہ ٹی وی پر کئی امام نظر آرہے ہوتے ہیں۔ کوئی رفع یدین کرتا ہے اور کوئی نہیں کرتا۔ کوئی سینے پر ہاتھ باندھتا ہے اور کوئی ناف کے پاس۔ کوئی آمین اونچی کہتا ہے اور کوئی آہستہ۔ یہ آپ کو کس نے سکھایا ہے کہ سعودی عرب والے سارے اہل حدیث ہیں؟ وہاں تو ایک آدمی بھی غیر مقلد (اہل حدیث) نہیں ہے۔ وہ سب کے سب حنبلی، شافعی، مالکی اور حنفی ہیں۔ وہاں حنبلیوں کی اکثریت ہے۔ اور یہ سب اہل سنت ہوتے ہیں۔ اور اماموں کے مقلد اور پیروکار ہوتے ہیں۔ جب کہ اہل حدیث کے نزدیک امام کی پیروی شرک اور گمراہی ہے۔

پھر یہ کہ سعودی عرب میں ''ض'' داد کی طرح پڑھا جاتا ہے جب کہ پاکستان کے وہابی اور شیعہ دونوں اسے 'زاد' پڑھتے ہیں۔ دین اگر عرب سے پھوٹا ہے تو عربوں کو کم از کم 'ض' پڑھنا تو آتا ہوگا؟

پھر یہ بتاؤ کہ سعودی عرب والے بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔ ہر سال ٹی وی پر اس کا ثبوت دیکھ سکتے ہو۔ اب بتاؤ کہ جہاں سے دین پھوٹا وہاں بیس تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ اور پاکستان کے وہابی (اہل حدیث) آٹھ تراویح پڑھتے ہیں۔ اس وقت انہیں سعودیہ کی مرکزیت یاد نہیں آتی؟ سعودیہ والے ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین ہی شمار کرتے ہیں۔ جب کہ پاکستانی وہابی تین طلاقوں کو شیعوں کی طرح ایک ہی شمار کرتے ہیں۔ اس کی بے شمار دوسری مثالیں بھی

marfat.com

موجود ہیں۔ اب بتاؤ کہ اگر تم سعودی عرب کو دین کا مرکز مانتے ہو تو پھر ان تمام مسائل کو دیکھ کر تم اہل سنت کیوں نہیں ہو جاتے؟ آپ کچھ لوگوں کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ کر متاثر ہو گئے تھے تو تمام کے تمام لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھنا دیکھ کر متاثر کیوں نہیں ہوتے؟

اس عالم کے دلائل نے اس لڑکے کی تباہی مچادی مگر وہ کہنے لگا کہ میں اپنے علماء سے پوچھوں گا۔ بابا اس بات پر گرم ہو جاتا تھا مگر وہ عالم دین بابے کو سمجھا کر ٹھنڈا کر دیتے تھے۔

لڑکے نے کہا میں اپنے علماء سے سمجھ کر آؤں گا اور انشاء اللہ دلائل کی روشنی میں آپ کو کوفے پہنچادوں گا۔

عالم دین نے کہا آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ آپ مجھے کوفہ پہنچادیں۔ وہاں میری ملاقات مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے ہو جائے گی۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مل لوں گا۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی گلیاں دیکھ لوں گا۔ لیکن بیٹا میں انشاء اللہ تعالیٰ تجھے دلائل کی روشنی میں نجد پہنچادوں گا۔ جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ھناك الزلازل والفتن یعنی نجد میں زلزلے ہوں گے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطانی ٹولہ نکلے گا

﴿بخاری، مشکوٰۃ صفحہ ۵۸۲﴾

اسی نجد میں محمد بن عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا تھا۔ جس کے تم پیروکار ہو۔ وہاں جا کر اپنے وڈیرے سے مل لینا۔ پہنچے گی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر ہے۔

لڑکے نے کہا آپ نے مجھ پر کیچڑ اچھالا ہے عالم نے کہا بیٹا پہلے تم نے کیچڑ اچھالا تھا اور مجھ پر نہیں بلکہ میرے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر کیچڑ اچھالا تھا۔ اور ان کے شہر کوفہ کی توہین کی تھی۔ میں نے تو صرف جوابی کاروائی کی ہے۔

اس لڑکے نے کہا۔ آپ رفع یدین ترک کرنے کا ثبوت دیجئے۔ عالم نے کہا۔ اس کا ثبوت بخاری میں بھی موجود ہے۔ مسلم میں بھی موجود ہے اور بے شمار دوسری کتابوں میں بھی موجود ہے۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث لی گئی ہے۔ کہ آپ رضی

marfat.com

نے نبی کریم ﷺ کو بے شمار مرتبہ رفع یدین کئے بغیر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث مسند امام اعظم اور موطا امام محمد میں موجود ہے۔

اس لڑکے نے کہا یہ حدیث دکھائیں۔ عالم دین نے حدیث اصل کتابوں میں دکھادی۔ اس لڑکے نے حدیث نوٹ کرلی اور کہنے لگا کہ میں اپنے علماء سے پوچھوں گا۔

گفتگو کافی طویل ہو چکی تھی۔ عالم دین نے فرمایا کہ جاؤ اپنے علماء سے پوچھ لو۔ پھر دوبارہ تشریف لے آنا وہ باپ بیٹا دونوں چلے گئے۔

اگلے دن وہ لڑکا اپنے علماء سے خوب معلومات لے کر دوبارہ آگیا۔ آتے ہی کہنے لگا کہ مسند امام اعظم اور موطا امام محمد معتبر کتابیں نہیں اور آپ کی پیش کردہ حدیث ضعیف ہے۔

عالم دین نے کہا کہ اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے رفع یدین ترک کرنے والی احادیث صحاح ستہ میں بھی موجود ہوں تو پھر؟

لڑکے نے کہا۔ پھر ٹھیک ہے۔ آپ دکھا دیجئے۔ عالم دین نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ والی نماز پڑھ کر دکھاؤں؟ آپ نے نماز پڑھ کر دکھائی۔ اور صرف شروع میں رفع یدین کیا، بعد میں پوری نماز میں رفع یدین نہیں فرمایا۔ یہ حدیث ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور امام بخاری کی جزء ورفع یدین وغیرہ میں موجود ہے۔

اب بتاؤ کہ مسند امام اعظم اور موطا امام محمد پر تو آپ نے فوراً زبان درازی کردی۔ مگر صحاح ستہ کے مصنفین اور امام بخاری تک نے اس کی تائید کردی ہے۔ یاد رکھو کہ جو حدیث امام اعظم اور ان کے شاگرد بیان کردیں۔ (جو پہلی اور دوسری صدی کے لوگ ہیں) تو ایسی حدیث پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ اب اس کو ضعیف کہنا یا کسی کتاب کو غیر معتبر کہنا محض فریب بلکہ فراڈ ہے۔ ایسی حدیث احناف اور شوافع کے درمیان متفق علیہ بن جاتی ہے اور ثابت ہو جاتا ہے کہ احناف کچی گولیاں نہیں کھیلتے۔

marfat.com

اس لڑکے نے کہا میں اپنے علماء سے پوچھ کر آیا ہوں کہ اس حدیث میں فلاں راوی ضعیف ہے اور تدلیس سے کام لیتا ہے۔ عالم نے کہا اس راوی کو کس نے ضعیف لکھا ہے؟ لڑکے نے کہا ذہبی اور ابن حجر نے۔

عالم نے کہا پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ اہل حدیث ہیں اور اہل حدیث کا دعویٰ ہے کہ قرآن وحدیث کے علاوہ ہر چیز ناقابل قبول ہے تم بتاؤ کہ ذہبی اور ابن حجر کی کتاب قرآن ہے یا حدیث؟ نیز ذہبی اور ابن حجر خدا ہیں یا خدا کے رسول؟ جب تمہارا نعرہ قرآن وحدیث ہے تو پھر ذہبی کیا ہیں اور ابن حجر کون ہیں؟ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کو بخاری پر عمل کرنے کا بھی کوئی حق حاصل نہیں۔ اسلئے کہ بخاری کے لکھنے والے کا نام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہے اور امام بخاری نہ خدا ہیں اور نہ خدا کے رسول۔ جب کہ اہل حدیث خدا رسول کے سواء کسی کی بات نہیں مانتے۔

پھر یہ رجال کی کتابیں جو سات آٹھ سو سال بعد لکھی گئی ہیں آپ کے ہاں ان کتابوں کی کیا حیثیت رہ گئی؟ پھر یہ بھی سن لو کہ تابعین جیسے عظیم المرتبت اولیاء اللہ کو ضعیف اور جاہل کہنے کا دھندا جن لوگوں نے شروع کیا ہے۔ ان کی اپنی اوقات کیا ہے۔ ذہبی کے شاگرد تاج الدین سبکی اپنی کتاب طبقات شافعیہ کی جلد ۱ صفحہ ۱۹۱ پر لکھتے ہیں کہ ذہبی میرے استاد ضرور ہیں لیکن نہایت افسوس کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ذہبی نے اللہ والوں کے خلاف سخت زبان درازی کی ہے مجھے ڈر ہے کہ جن لوگوں کے خلاف انہوں نے زبان درازی کی ہے قیامت کے دن یہ لوگ ذہبی کے خلاف کھڑے نہ ہو جائیں۔

اس سے زیادہ سخت الفاظ ابن حجر کے بارے میں امام سخاوی علیہ الرحمہ نے لکھے ہیں اور انہیں احناف کے خلاف سخت متعصب قرار دیا ہے

لڑکا سہم گیا اور کہنے لگا میں اپنے علماء سے پوچھوں گا باپ کو سخت غصہ آ گیا۔ باپ نے اپنے بیٹے کو ایک لاٹھی ماردی اور اسے اس کے علماء سمیت گالیاں دینے لگ گیا۔ اور اسے بار

marfat.com

سے پکڑ کر باہر کو گھسیٹا۔ چل دفع ہو۔

بابا ان پڑھ ضرور تھا مگر ذہین بہت تھا اور بار بار گفتگو سن کر اچھی خاصی سوجھ بوجھ حاصل کر چکا تھا۔ اور اس نے بعض علمی اصطلاحات تک یاد کر لی تھیں۔

گھر پہنچ کر بابا کہنے لگا۔ بیٹا مجھے تین باتیں اچھی طرح معلوم ہو گئی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جس حدیث کو امام اعظم ابو حنیفہ نے یا امام محمد نے بیان کیا ہو، اسی حدیث کو جب بعد والے محدثین بھی بیان کر دیں تو اب سند کے چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اب ایسی حدیث کو ضعیف کہنا محض جان چھڑانے والی بات ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ رجال کی کتابیں، جن میں کہیں کسی جلیل القدر تابعی کو ضعیف کہا گیا ہے اور کہیں کسی تبع تابعی کو کذاب کہا گیا ہے۔ میری سمجھ کے مطابق یہ سب زبان درازی ہے اور اولیاء اللہ سے دشمنی اور ان کا ناجائز گلہ ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اہل حدیثوں کو رجال کی کتابوں پر اعتماد کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ ورنہ اس سے اندھی تقلید لازم آئے گی۔ لڑکا اپنے باپ کی باتوں سے مزید پریشان ہو گیا۔ مگر ابھی وہ اپنی ضد پر قائم تھا۔

اتفاق سے بابے کا دوسرا بیٹا ایران سے واپس آ گیا۔ لیکن تقدیر کا کھیل دیکھئے کہ اس کا یہ بیٹا شیعہ مذہب اختیار کر چکا تھا۔ اس نے گاؤں پہنچتے ہی مجلس عزا میں جانا شروع کر دیا۔ ایک دن اپنے گھر میں بھی زبردستی مجلس عزا رکھ دی۔ چند دنوں میں اپنے ذاتی خرچے پر امام بارگاہ کی تعمیر کی افواہ بھی چھوڑ دی۔ جو آدمی اس سے بات کرتا، اس سے لڑنے پر اتر آتا تھا۔ بابا پہلے بیٹے سے کیا پریشان تھا کہ دوسرا بیٹا اس سے بھی نمبر لے گیا۔ بابا اس بیٹے کو بھی مختلف علماء کے پاس لے گیا۔ پہلے تو اس نے کہا کہ تمہارے مولویوں کے پاس ہے ہی کیا؟ یہ سب اہل بیت کے منکر ہیں۔ لیکن بابا کسی نہ کسی طرح اسے علماء کے پاس لے کر پہنچ ہی گیا۔ یہ لڑکا بھی ہر عالم سے دو باتیں ضرور کرتا تھا۔ ایک تو وہ حدیث من کنت مولاہ ہر کسی کو سناتا تھا۔ دوسری بات یہ کر

marfat.com

تا تھا کہ اہل بیت پر دین کا دار و مدار ہے۔ جن کے گھر میں دین اترا، جو دین کے سب سے پہلے مخاطب ہیں اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے ہیں ان کی پیروی ضروری ہے۔ اور تم لوگ ان سب کے منکر ہو۔

بابا اس بیٹے کو ایک عالم دین کے پاس لے گیا۔ اس عالم سے اس طرح گفتگو ہوئی۔ لڑکے نے کہا آپ اہل بیت کے منکر ہیں۔ عالم نے کہا جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ ہم اہل بیت کے منکر نہیں۔ بلکہ اہل بیت اور صحابہ کرام سب کا ادب کرتے ہیں اور ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ لڑکے نے کہا یہ آپ اوپرا اوپر سے کہہ رہے ہیں۔ بابے کو غصہ آ گیا۔ بابے نے گالی دے کر کہا۔ میں تمہارا باپ ہوں۔ میں اہلسنت ہوں اور تو مجھے اچھی طرح جانتا ہے کہ میں اہل بیت کا بہت ادب کرتا ہوں اور تجھے بھی میں نے ان کا ادب ہی سکھایا تھا۔ تو میری گود میں بیٹھ کر میری داڑھی صاف کر رہا ہے۔ تیری۔۔۔۔ بابے نے پھر ماں کی گالی دی) بابے نے کہا تجھے سکھانے والے نہایت فراڈی اور چال باز لوگ ہیں اور تم نے میری تربیت کو اور سنی مسلک کو پس پشت ڈال کر ان کی ہر بات پر ایمان رکھ لیا ہے۔ بتا! میں نے تجھے مولا علی کا ادب سکھایا تھا یا بے ادبی؟ بتا مسجد کے مولوی صاحب تمام اہل بیت اور مولا علی کا نام ادب سے لیتے ہیں یا بے ادبی سے؟

عالم دین نے سمجھا بجھا کر بابے کا غصہ ٹھنڈا کیا۔ پھر عالم دین فرمانے لگے کہ بیٹا! جھوٹ بولنا اور اوپرا اوپر سے ماننا اہلسنت کا طریقہ نہیں۔ یہ تعلیم شیعہ مذہب میں پائی جاتی ہے۔ جسے یہ لوگ تقیہ کا نام دیتے ہیں۔ شیعوں کی سب سے پہلی کتاب اصول کافی میں لکھا ہے کہ جس نے دین کو ظاہر کیا اللہ اسے ذلیل کرے گا اور جس نے دین کو چھپایا اللہ اسے عزت دے گا (اصول کافی جلد ا صفحہ ۳۲۰)۔ دوسری جگہ لکھا ہے کہ دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے (اصول کافی جلد ا صفحہ ۳۱۱)۔ اب بتایئے کہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ سنی اہل بیت کے ساتھ اوپرا اوپر سے محبت کرتے ہیں۔ جب کہ سچ تو یہ ہے کہ شیعہ مذہب کی ہر بات اوپرا اوپر سے ہوتی ہے، جو سچی

marfat.com

بات کرے وہ ذلیل ہے اور جو جھوٹ بولے وہ باعزت ہے۔

اب بتایئے کہ آپ کے مذہب کی کسی بھی بات کا کیا اعتبار ہے؟ آپ کے علماء اگر کہہ دیں کہ ہم اہل بیت سے محبت کرتے ہیں۔ ہمیں کیا معلوم کہ یہ سچ ہے یا تقیہ۔ اگر یہ لوگ کہہ بھی دیں کہ بارہ امام برحق ہیں۔ ہمیں کیا معلوم کہ یہ سچ ہے یا تقیہ۔ آپ کو ایران والوں نے جو جو باتیں رٹا کر بھیجا ہے آپ کو کیا معلوم وہ سچ ہیں یا تقیہ؟

لڑکا یہ باتیں سن کر پریشان سا ہو گیا۔ کہنے لگا مجھے اصل کتاب میں لکھا ہوا دکھا دیں کہ شیعہ مذہب کا دارومدار تقیہ پر ہے۔ عالم دین نے اصول کافی کھول کر اس کے سامنے رکھ دی۔ بلکہ اس مضمون کی کئی احادیث اس کے سامنے آگئیں لڑکا سوچ میں ڈوب گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ واقعی کہیں شیعہ علماء نے مجھ پر تقیہ تو استعمال نہیں کیا؟ میں کونسے اصول کے تحت ان کی کسی بات کو سچ سمجھوں اور کونسی بات کو تقیہ قرار دوں۔

لڑکا بوکھلایا ہوا تھا۔ مگر ہمت سنبھال کر کہنے لگا آخر بہت سے لوگ شیعہ کیوں ہوتے جا رہے ہیں۔ عالم دین نے کہا وہابی بھی یہی کہتے ہیں کہ پچھلے سال میں دس ہزار آدمی سنی مذہب سے اہل حدیث ہو گئے ہیں۔ بیٹا! مزہ تو جب ہے کہ کسی کافر کو شیعہ مذہب میں لے آؤ تا کہ کفر کا مقابلہ کرو۔ سنی عوام ہی تمہیں لوٹ کا مال نظر آتے ہیں؟

یہاں عالم دین نے ایک نہایت زبردست پوائنٹ مارا۔ عالم نے کہا کہ اگر تم کسی غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دو اور اسے بتاؤ کہ مسلمان ہونے کے بعد تمہیں ماتم کرنا پڑے گا۔ اور اپنے آپ کو تھپڑ، مکے، بلیڈ اور چھریاں مارنا پڑیں گی۔ اور قمیض اتار کر سینہ کوبی کرنا پڑے گی ۔ورنہ تم منافق اور کافر ہی رہو گے۔ تو ایمان داری سے بتاؤ کہ کیا وہ غیر مسلم ایسا اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا؟

یہ تلخ حقائق سن کر لڑکے کا دماغ گھوم گیا۔ یہ لڑکا اندر اندر سے ڈگمگا چکا تھا۔ مگر تا حال ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم تھا۔ وہ بہت سی فروعی باتوں پر بحث کرنا چاہتا تھا مگر ان دو اصولی باتوں

marfat.com

نے اس کے پلے کچھ نہیں رہنے دیا تھا۔ پھر بھی اس نے کہا کہ میں اپنے علماء سے پوچھوں گا۔

عالم دین نے کہا جاؤ اپنے علما سے پوچھ کر دوبارہ آنا۔ انشاء اللہ ان باتوں کا تسلی بخش جواب دیا جائے گا۔ اپنے علماء سے مل کر لڑکا پھر انہی لچھنوں پر اتر آیا۔ مگر اب کی بار اس نے کسی سنی عالم کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔

الغرض یہ لڑکا بھی بابے سے کنٹرول نہ ہوا۔ بلکہ یہ تو الٹا جذباتی بھی ہو جاتا تھا اور اگر کسی عالم کے سامنے لاجواب ہو جاتا تو کہتا تھا کہ اس کا جواب میں اپنے علماء سے پوچھ کر دوں گا۔ بابے کو اس بات پر بھی غصہ آ جاتا تھا۔ بابا کہتا تھا تم بھی اپنے دوسرے بے ایمان بھائی کی طرح اب علما سے رابطہ رکھتے ہو۔ شیعہ ہونے سے پہلے اپنے سنی علماء سے رابطہ رکھتے تو یہ نوبت ہی نہ آتی۔

ایک دن بابے نے ان دونوں بیٹوں کو آمنے سامنے کر دیا۔ ایک وہابی اور دوسرا شیعہ۔ بابا دیہاتی آدمی تھا اور کبھی کبھی اپنے بیٹوں کو ماں کی گالی بھی دے دیتا تھا۔ اس نے دونوں بیٹوں کو اپنی مخصوص گالی دی اور کہا کہ میں تو ان پڑھ آدمی ہوں۔ اگر تم دونوں میں سے کسی ایک نے مجھے قائل کرنا ہوتا تو میں لاعلمی کی وجہ سے ضرور قائل ہو جاتا۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ دونوں کے دلائل اور انداز گفتگو تقریباً ایک جیسا ہے مگر تقدیر نے دونوں کو متضاد مذاہب پر لگا دیا ہے۔ اگر وہابی سچا ہے تو پھر شیعہ بھی سچا ہے۔ اور اگر وہابی جھوٹا ہے تو پھر شیعہ بھی جھوٹا ہے۔ اس صورت حال میں میرے لئے بہتر یہی ہے کہ میں سنی مذہب پر پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو جاؤں۔ اور میرا یہی فیصلہ ہے۔ مگر تم دونوں آپس میں بحث کرو (یہاں بابے نے ان دونوں کو ماں کی گالی بھی دی) اور کہا کہ میں تمہاری بحث سنوں گا۔

دونوں میں بحث شروع ہوئی۔ وہابی نے کہا صحابہ سب کچھ ہیں۔ شیعہ نے کہا اہل بیت سب کچھ ہیں۔ بابا خاموش نہ رہ سکا۔ ماں کی گالی دے کر کہنے لگا "اوئے! صحابہ اور اہل بیت دونوں کو سب کچھ مان لینے میں تمہیں کیا تکلیف ہے؟

marfat.com

مگر وہ دونوں اپنے اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے۔ اور دلائل کی بھر مار کرتے رہے۔ پھر شیعہ نے کہا امام حسین علیہ السلام حق پر تھے۔ اور جن صحابہ نے امام پاک کا ساتھ نہیں دیا تھا وہ سب مجرم ہیں۔ وہابی نے کہا حضرت یزید رحمت اللہ حق پر تھے اور امام حسین سے تو جنرل ضیاء الحق ہی بہتر تھا

بابے کو دونوں بیٹوں پر غصہ آ گیا۔ اس نے کہا تم دونوں بے ادب اور بدتمیز ہو۔ ایک امام حسین کا بے ادب ہے اور دوسرا صحابہ پاک کا بے ادب ہے۔ بابے نے دونوں بیٹوں پر لاٹھیاں برسانا شروع کر دیں اور گالیاں دے کر کہنے لگا میرے گھر سے نکل جاؤ۔ آج مجھے تم دونوں کی حقیقت پہلے سے بھی زیادہ معلوم ہو گئی ہے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اہل سنت مذہب اختیار کرنے کی توفیق دی ہے۔

بابے کا تیسرا بیٹا جب لاہور سے واپس آیا تو وہ قادیانی ہو چکا تھا۔ یہ بیٹا نہایت خاموش اور محتاط تھا۔ اس نے سب سے پہلے سائنس اور عقلیات کا فلسفہ جھاڑنا شروع کر دیا۔ کچھ دنوں تک اس نے کہنا شروع کر دیا کہ آسمانوں پر انسان آکسیجن کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آسمان پر چڑھ جانا اور آسمان سے اتر آنا عقلاً ناممکن ہے۔ ان پڑھ لوگ اس کی باتوں کے نتائج پر غور کئے بغیر اس کی باتوں میں آنے لگے۔ یہ لڑکا بظاہر مسلمان بلکہ اہل سنت نظر آتا رہا۔ آہستہ آہستہ اس نے کہنا شروع کر دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام آسمان سے نہیں اترے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی نہیں ہوئی تھی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔ اور نہ ہی قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور بالآخر اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ جس عیسیٰ نے آنا ہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اور چونکہ عیسیٰ علیہ السلام نبی تھے لہذا یہ بھی نبی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے آخری نبی نہیں ہیں بلکہ آپ کے بعد ظلی اور بروزی نبی آ سکتا ہے۔ اور مرزا قادیانی وہی ظلی اور بروزی نبی ہیں۔

بابا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ بابے نے کہا یہ تو پہلے سے بھی بھاری آفت آن پڑی۔ اب کہاں

marfat.com

جاؤں۔ بابے نے ایک بار پھر قسمت آزمانے کے لئے علماء کا رخ کیا۔ مگر یہ لڑکا بظاہر بڑا با اخلا ق، ٹھنڈا اور چالباز بھی تھا۔ یہ خود کہتا تھا کہ مجھے علماء کے پاس لے چلو۔ بابا اسے ایک مولوی صاحب کے پاس لے گیا۔ ان مولوی صاحب کی معلومات قادیانیت کے موضوع پر صفر تھیں۔ بابا اسے اسی طرح کے چند مولویوں کے پاس لے گیا جنہیں نور بشر کے سواء کچھ نہیں آتا تھا۔ بالآخر کسی مولوی صاحب نے اسے فقیر غلام رسول قاسمی کا اڈریس دیا۔

بابا اپنے بیٹے کو لے کر فقیر کے پاس پہنچ گیا۔ اور اپنی روئداد سنائی۔ اس لڑکے نے کہا کہ میں آپ سے کچھ معلومات لینا چاہتا ہوں۔ فقیر نے کہا کہ فرمائیں۔ اگر میری سمجھ میں ہوں گی تو ضرور عرض کر دوں گا۔ اس لڑکے نے کہا کہ میں قرآن کی روشنی میں حیات مسیح کا مسئلہ سمجھنا چاہتا ہوں۔ مسلمانوں کے پاس حیات مسیح پر صرف ایک آیت بل رفعه الله اليه موجود ہے۔ جب کہ مرزا صاحب نے وفات مسیح کو تیس آیات سے ثابت کر دیا ہے۔ یہ سیدھا سیدھا معیار ہے۔ آیات کی تعداد سے ہی آپ سچ اور جھوٹ کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

فقیر نے کہا کہ پادری فانڈر نے اپنی کتاب میزان الحق میں قرآن کی ایک سو چودہ آیات سے تین خدا ثابت کئے ہیں۔ اگر آیات کی تعداد گن سنانے پر دارومدار ہے تو پھر پادری فانڈر مرزا صاحب سے بھی نمبر لے گیا۔

پھر لا الہ الا اللہ کے الفاظ بھی قرآن کی تیس آیات میں نہیں بلکہ صرف ایک آیت میں وارد ہوئے ہیں۔ بتائیے کہ جب تک تیس آیات فراہم نہ ہوں گی کیا آپ خدا کی توحید کا انکار کرتے رہیں گے؟

اسی طرح محمد رسول اللہ کے الفاظ بھی پورے قرآن میں صرف ایک جگہ استعمال ہوئے ہیں۔ کیا آپ نبی کریم ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرنے کے لئے انتیس مزید آیات کا انتظار کریں گے؟

اصل بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کھینچا تانی کے ذریعہ تیس آیات سے وفات مسیح

marfat.com

ثابت کر ماری ہے۔ جب کہ حیات مسیح جس آیت سے ثابت ہے وہ لا الہ الا اللہ کی طرح بڑی صاف اور صریح ہے۔ دلائل کو تولا کرتے ہیں گنا نہیں کرتے لڑکا لاجواب ہوگیا۔

پھر اس لڑکے نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول قرآن میں ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں مجھے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر چلے گئے ہیں تو اب وہ زکوٰۃ کس طرح ادا کرتے ہوں گے۔ اور وہ زکوٰۃ کون وصول کرتا ہوگا؟

فقیر نے کہا کہ یہ انہی تیس آیات میں سے ایک ہے جنہیں مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھا ہے اور کھینچا تانی کر کے اس آیت سے وفات مسیح ثابت کر ڈالی ہے۔ اصل بات یہ ہے جس کسی بھی زکوٰۃ دینے کا حکم ہو اس کیلئے شرط یہ ہوتی کہ وہ شخص مالدار ہو۔ مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت کو حکم ہے کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو مگر زکوٰۃ وہی شخص دیتا ہے جو مالدار ہو باقی لوگ عمومی حکم ملنے کے باجود زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے بھی زکوٰۃ دینے کیلئے مالدار ہونا شرط ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تک زمین پر موجود رہے انہوں نے اس وقت بھی زکوٰۃ نہیں دی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دنیا میں کبھی بھی مالدار نہیں ہوئے۔ بلکہ ہمیشہ فقر اور غریب الوطنی میں وقت گزارا۔ اگر زمین پر رہتے ہوئے زکوٰۃ نہیں دی تو آسمان پر جا کر زکوٰۃ نہ دینے میں تو بالکل ہی کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے حال اور پیش آنے والے معاملات کو خوب سمجھتا ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ اس قسم کے احکام میں ظاہری خطاب نبی کو ہوتا ہے۔ جب کہ حکم امت کو دیا جا رہا ہوتا ہے۔ گویا زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت سب کے لئے تھا۔ جب کہ صاحب نصاب یعنی مالدار ہونے کی شرط اپنی جگہ پر ہے۔

بابا یہ ساری گفتگو بڑی غور سے سن رہا تھا۔ پھر اس لڑکے نے کہا کہ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے جاندار اس وقت زندہ ہیں آج سے سو سال بعد سارے کے سارے مر جائیں گے۔ لہذا عیسیٰ علیہ السلام اگر زندہ تھے بھی تو فوت ہو گئے ہوں گے۔

marfat.com

فقیر نے کہا کہ یہ حدیث پوری پڑھو اس حدیث میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔ علی وجہ الارض الان یعنی اس وقت روئے زمین پر جتنے جاندار ہیں مر جائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نہیں تھے۔ لہذا اس حدیث سے ان کی وفات ثابت نہیں ہوتی۔ آپ نے حدیث ادھوری پڑھ کر بے ایمانی کی اور اگر آپ کو ادھوری رٹائی گئی تو رٹانے والوں نے بے ایمانی کی۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے بحث کے آغاز میں کہا تھا کہ قرآن کی روشنی میں حیات مسیح ثابت کریں۔ جب کہ آپ نے خود اپنا اصول توڑ ڈالا ہے۔ آپ نے قرآن کو چھوڑ کر حدیث پیش کر دی ہے۔ اس جرم کی کیا سزا ہے؟ آپ کو جواب دینا پڑے گا اور میں ادھر ادھر نہیں ہلنے دوں گا۔

اس پر وہ لڑکا بالکل بند ہو گیا۔ فقیر نے بار بار پوچھا کہ آگے بولو۔ اس نے کہا آپ نے میرا بولنا ہی بند کر دیا ہے۔ مگر میں اپنے علماء سے پوچھوں گا۔

باپ ان پڑھ ضرور تھا مگر بلا کا ذہین اور صلاحیت والا شخص تھا۔ بابے نے اپنے بیٹے کو خوب گالیاں دیں اور کہا کہ یہ تینوں ایسے تیسے اپنے علماء سے پوچھنا چاہتے ہیں مگر گمراہ ہونے سے پہلے ان کی ماں مر گئی تھی کہ علماء سے پوچھتے۔ بابا اپنے بیٹے کو لے کر گاؤں چلا آیا۔

ایک دن بابے کا چوتھا بیٹا کھیتوں سے تھک ہار کر واپس گھر آیا تو گھر میں اس کے تینوں بھائی آپس میں بحث کر رہے تھے اور باہم دست و گریباں ہونے کے قریب تھے۔ یہ صورت حال دیکھ کر اس نے بیل ہانکنے والی لاٹھی جسے پنجابی میں تروڑ کہتے ہیں، اٹھالی اور تینوں بھائیوں کی اس قدر پٹائی کر دی کہ ان کی ناس مار کر رکھ دی۔ اسی وقت بابا مکان کی چھت پر چڑھ کر چیخنے لگا کہ کوئی تین پڑھے لکھے بیٹے لے لو اور ایک ان پڑھ دے دو۔

گاؤں کے لوگ جمع ہو گئے۔ کوئی مذاق اڑا رہا تھا، کوئی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔ کوئی لڑکوں کی اصلاح کے لئے مشورے دے رہا تھا اور کوئی کہہ رہا تھا کہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ ان کا مرض لا علاج ہو چکا ہے۔

marfat.com

گاؤں کے کسی نوجوان نے بابے سے پوچھا کہ باباجی آخر یہ لڑکے اتنی محنت کے باوجود صحیح کیوں نہیں ہو رہے؟ بابا غصے میں تھا۔ کہنے لگا حرام کا حمل ضائع کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ نوجوان کو سمجھ آ گئی اور پیچھے ہٹ کر بیٹھ گیا۔ بالآخر ایک پڑھا لکھا آدمی آگے بڑھا اور اس نے بابے کو عجیب مشورہ دیا۔ اس نے کہا باباجی اپنے تینوں بیٹوں کو اکٹھا کر کے ایک ہی وقت میں کسی ماہر نفسیات کے پاس لے جاؤ۔ بابے کو یہ بات پسند آ گئی۔ اگلے ہی روز بابا اپنے تینوں بیٹوں کو لے کر پی اے ایف ہسپتال سرگودھا پہنچ گیا۔ وہاں کے ماہر نفسیات ڈاکٹر کے سامنے تینوں بیٹے پیش کر دیئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔

اتفاق سے وہ ڈاکٹر قادیانی تھا جو نیا نیا قادیانی ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے ساری کہانی بڑی غور سے سنی۔ اور پھر تھوڑی دیر آنکھیں بند کر کے کچھ سوچتا رہا۔ بالآخر آنکھیں کھول کر کہنے لگا باباجی میں خود پچھلے مہینے قادیانی ہوا تھا۔ میں آج اور اسی وقت قادیانیت سے توبہ کرتا ہوں۔ اور یہ سب آپ کی برکت ہے۔

بابا حیران ہو گیا۔ بابے نے کہا میری برکت سے میرے تین بیٹوں میں سے ایک بھی انسان نہیں بنا۔ تم پر میری برکت کیسے اثر کر گئی؟

ڈاکٹر نے کہا۔ دراصل یہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے۔ پوری دنیا میں اہلسنت کی اکثریت ہے۔ اور جس قوم کی اکثریت ہو اس قوم میں ان پڑھ اور بھولے لوگ بھی کثرت سے ہوتے ہیں۔ ان میں سے جسے کوئی سب سے پہلے ٹکر جاتا ہے یہ اسی سے قائل ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کا ایرانی بیٹا سعودیہ میں چلا جاتا تو اس نے وہابی ہو جانا تھا اور اگر سعودی بیٹا ایران میں چلا جاتا تو اس نے وہاں سے شیعہ ہو کر واپس آنا تھا۔ ان کے پاس اپنا مطالعہ اور شعور نہیں تھا۔ یہ ہر کسی کی باتوں میں آ سکتے تھے۔ یہی کچھ میرے ساتھ بھی ہوا تھا۔ مگر میں اس مسئلے کی نفسیات کو اس وقت نہیں سمجھا تھا۔ آج اللہ کریم نے اپنے فضل سے مجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولنا تھا تو آپ اور آپ کے بیٹوں کا کیس میرے سامنے آ گیا۔ اور میں معمولی غور و خوض کے بعد بڑی آسانی سے معاملے کی تہہ تک پہنچ گیا۔

marfat.com

ڈاکٹر نے ایسے دل نشین انداز سے گفتگو کی کہ بابے کے تینوں بیٹوں پر ڈاکٹر کی باتیں اثر کر گئیں۔ وہیں بیٹھے بیٹھے تینوں نے اپنے اپنے مذاہب سے توبہ کر لی پہلے دونوں اہلسنت ہو گئے اور تیسرا بھی قادیانیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو گیا۔

بابا اپنے بیٹوں کو لے کر سیدھا گھر پہنچا۔ شکرانے کے نفل ادا کیے اور نفل ادا کرنے کے بعد خصوصی سجدہ کیا اور سجدے میں پڑ کر زار و قطار رونے لگا۔

اس کے بیٹے اپنے اپنے کام کاج میں مصروف ہو گئے۔ اور مذہبی مصروفیات ترک کر دیں۔ بابے نے کچھ عرصے تک ان کا جائزہ لیا۔ بالآخر ایک دن بابے نے ان تینوں کو جمع کر کے خوب گالیاں سنائیں۔ بابے نے کہا۔ بے غیر تو! تم بے ایمان ہونے کے بعد تو بڑے سرگرم ہو گئے تھے۔ مگر اب تمہیں سانپ نے سونگھ لیا ہے؟

تینوں مل کر دین کی خدمت کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر دو ورنہ میں تمہاری ...... (بابے نے پھر وہی ماں کی گالی دی)۔

ان تینوں بھائیوں نے اپنے باپ کی بات پر سنجیدگی سے غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ واقعی ہم بے حس اور بے انصاف ہیں۔ آخر ہم اس وقت اتنے سرگرم کیوں تھے اور آج اتنے نرم کیوں ہیں؟ انہوں نے اسی وقت دین کی خدمت کا فیصلہ کر لیا۔ تینوں نے ایک ہی مرشد کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور اپنی زندگیاں دین کیلئے وقف کر دیں۔ وہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ ☆

﴿از شیخ الحدیث والتفسیر سائیں غلام رسول قاسمی نقشبندی﴾

marfat.com

فہرست کتب سنی علمائے کرام

ملنے کا پتہ: صراط مستقیم پبلی کیشنز گوجرانوالہ

عرفان الحدیث	250
گوشہ خواتین	220
انوار حافظ الحدیث	180
آؤ میلاد منائیں	220
دروس القرآن	170
مسئلہ رفع یدین	120
بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم	120
اہل جنت اہل سنت	150
اختلاف ختم ہوسکتا ہے	130
تحفہ رمضان المبارک	300
تحفہ شعبان المعظم	120
رسائل رمضان المبارک	120
ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں	100
خلاصۃ القرآن	40
قادیانی دھرم کا علمی محاسبہ	500
غیر مقلدین کو دعوت انصاف (اول تا چہارم)	700 فی جلد
غیر مقلدین کا علمی محاسبہ	700
سرور کونین کی نورانیت وبشریت	700
فیصلہ کن مناظرے	700
مجموعہ رسائل	200
مالک کل	40
مختصر شرح سلام رضا	70
محمدی نماز	50
حرمت رسول پر سب کچھ قربان	40
شاہراہ اہلسنت	250
آئینہ اہلسنت	250
مقالات جلالیہ	180
جراتوں کا قافلہ	20
آپکے مسائل کا شرعی حل	150
سنی جاگ	15
زندہ نبی کے زندہ صحابہ	40
نماز کا سنت طریقہ	20
میاں بیوی کے باہمی معاملات	120
تحقیق مسئلہ ختم نبوت	20
کشتیاں	50
یزید علمائے اہلسنت کی نظر میں	20

میلاد النبی	24
بارہ ماہ کے فضائل ومسائل	40
عقائد ومعمولات اہلسنت	40
شفاء اور برکت	25
ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے	20
میں سنی کیوں ہوا؟	40
حقیقت ایصال ثواب	60
فضائل درود شریف	20
ایصال ثواب کیوں اور کیسے؟	20
بزرگان دین کا نعتیہ کلام	50
والیان نجد وحجاز کا تاریخی جائزہ	30
تبلیغی جماعت کے کارنامے	30
گستاخوں کا برا انجام	240
رفع یدین	20
اوجھڑی کی کراہت	25
انگوٹھے چومنے کا ثبوت	30
اہل ذکر کا بیان ازروئے قرآن	150
برکات الرجب	40
نماز کورس	80
ذکر اویس	120
ذکر سیرانی	120
کالج اور لڑکی	90
غم ٹال وظیفے	70
علم حضرت یعقوب علیہ السلام	40
بہشتی دروازہ	30
بسنت تہوار یا غضب کردگار	20
گلدستہ تقاریر (اول دوم)	240 فی جلد
شاہ شہیداں	70
سو غلط مسائل	20
باپ کی نصیحت بیٹی کے نام	40
کامیاب شادی	40
محفل میلاد برائے خواتین	170
مقام مصطفیٰ ﷺ	120
انیس الجلیس	200
ضرب حیدری	100
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مناظرہ)	80
مردے سنتے ہیں	20

marfat.com

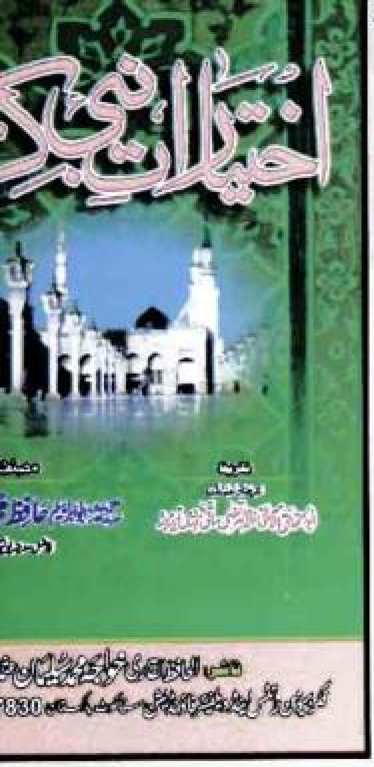
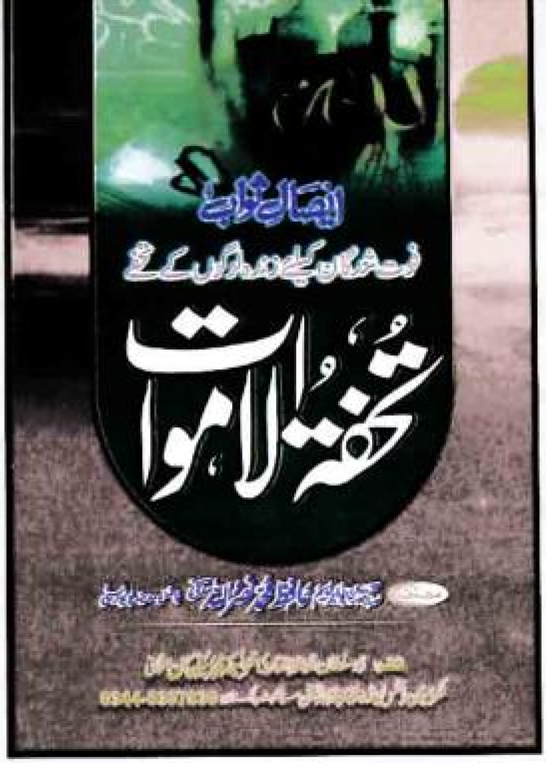

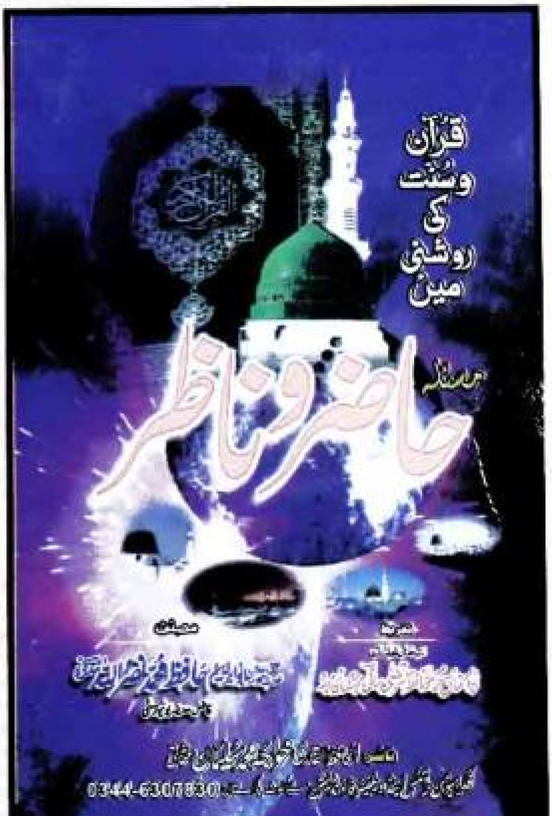

ملنے کا پتہ

اویسی بُک سٹال جامع مسجد رضائے مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

marfat.com